سولہ سورہ رضویہ ۱۶

ترجمہ

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرّہ

ترجمہ
اعلیٰحضرت شاہ امام احمد رضا خانصاحب
بریلوی قدس سرہٗ

تفسیر از مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب
مرادآبادیؒ

۱۶

عکسی مترجم سولہ سورہ

مع

وظائفِ رضویہ مکمل

کوہِ نور پبلیکیشنز موبائل
۳۱۰۱، کوچہ پنڈت، لال کنواں، دہلی ۶ ۹۸۹۹۹۸۸۹۹۷

فہرست ۱۶ سولہ سورہ مع وظائف رضویہ مکمل مترجم

فضائلِ سُورۂ یٰسٓ

○ جناب رسالت پناہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق ہر چیز کے لئے دِل ہے اور قرآن مجید کا دِل سُورۂ یٰسٓ ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے۔ سُورۂ یٰسٓ شریف لکھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ پڑھنے والے کے حق میں ثواب دس مرتبہ کامل قرآن مجید پڑھنے کا۔

○ نیز فرمایا رسُولِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مُسلمان مرد یا عورت کی حالتِ نزع میں سُورۂ یٰسٓ پڑھی جائے گی تو ہر حرف کے بدلے دس دس فرشتے رحمت کے نازل ہو کر صاحبِ نزع کے سامنے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور اس کے واسطے رحمت کی التجا کریں گے اور مغفرت کے ملتمس ہوں گے اور اسکے نہلانے کے وقت حاضر رہیں گے اور جنازے کے ساتھ چلیں گے۔

○ نیز فرمایا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ اس سُورۃ کو بہت پڑھا کرو کیوں کہ اس میں بہت فائدے ہیں۔ شارحین نے اس حدیث کی شرح میں کہا ہے کہ اگر بھوکا خلوصِ دِل حضورِ قلب سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی بھوک دفع کر دے گا اور قوت ملکیہ اس کی غذا ہو جائے گی۔ اگر خوف زدہ پڑھے گا تو اس کا خوف وغم دُور ہوگا۔ اگر قرض دار پڑھے گا بارِ قرض سے سبکدوش ہوگا اور اگر کوئی حاجت مند پڑھے گا تو اس کی حاجت برآئے گی۔

○ اور جو شخص اس کو صبح کے وقت پڑھے گا شام تک اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا اور جو رات کو پڑھے گا صبح تک مع اہل وعیال کے خدا کے حفظ میں رہے گا۔

○ اگر کسی میّت پر پڑھی جائے تو عذابِ قبر آسان ہو اگر میّت اہلِ عذاب

سے ہے تو ورنہ میت کی راحت و خوشی زیادہ ہوگی اس لئے کہ قبر یا تو ایک باغ ہے بہشت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے۔

○ دیلمی اور ابو الشیخ ابن حیان حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قریب المرگ ہو اس کے رُو برُو یٰسٓ شریف پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرمادے گا۔

○ حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مُردوں کو سُورۂ یٰسٓ سُناؤ۔ (ابوداؤد شریف)

○ امام دارمی اور طبرانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سُورۂ یٰسٓ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ مریض اچھا ہوگا خواہ اس کا مرض کتنا ہی شدید اور مریض کتنا ہی ضعیف و کمزور کیوں نہ ہو۔

○ اس سورۃ کے خواص اس قدر ہیں کہ قلم کو یارا نہیں کیونکہ یہ قرآن مجید کا دل ہے۔ جو شخص اس نقش کو لکھ کر گلے میں پہنے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہر آفت سے نجات ہو۔ سُورۂ یٰسٓ کا نقش یہ ہے:

٧٨٦/٩٢			
٦٦٤٤٨	٦٦٤٥١	٦٦٤٥٤	٦٦٤٤١
٦٦٤٥٣	٦٦٤٤٢	٦٦٤٤٧	٦٦٤٥١
٦٦٤٤٣	٦٦٤٥٦	٦٦٤٤٩	٦٦٤٤٦
٦٦٤٥٠	٦٦٤٤٥	٦٦٤٤٤	٦٦٤٥٥

○ امام طبری حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو ہمیشہ سُورۂ یٰسٓ پڑھتا رہے گا اور پھر اسی حالت میں مرجائے تو شہید مرے گا۔

○ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے سے پڑھنے والوں کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور مُردے کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

ف١ سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے تین ہزار حرف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لیے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے اور جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسٓ پڑھو اسی لیے قرب موت عالم نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔ ف٢ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف٣ جو منزل مقصود کو پہنچانے والی ہے۔ یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا۔ ف٤ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا۔ ف٥ یعنی حکم الٰہی و قضائے ازلی ان کے عذاب پر جاری ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کے حق میں ثابت ہوچکا ہے اور عذاب ان کے لیے مقرر ہوجانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مُصر رہنے والے ہیں۔ ف٦ اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی۔

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف١

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾

تم ف٢ سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو ف٣

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

عزت والے مہربان کا اُتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف٤ تو وہ بے خبر ہیں

الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہوچکی ہے ف٥ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف٦

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کردیے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں

الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ

تو یہ تو اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ف ۷ اور ہم نے ان کے

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ

سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا ف ۸ اور انہیں

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

ایک سا ہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ایمان لانے کے

يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

نہیں تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو ف ۹ جو نصیحت پر

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ

چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت

اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ

کے ثواب کی بشارت دو ف ۱۰ بے شک ہم مُردوں کو جِلائیں گے اور

نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ

ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف ۱۱ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف ۱۲ اور ہر چیز

ف ۷ یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیاتِ نذر و پند و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ اشخاص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہونچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال اُن کا ہے کہ کسی طرح حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقت حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ شانِ نزول یہ آیت ابو جہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابو جہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سیدِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لیکر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور اُن سے واقعہ بیان کیا تو اسکے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور میں انکا سر کچل کر ہی آؤنگا چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کرلی حضور کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا

توکیا کیا کہنے لگا میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دیگا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ اُلٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ یہ اوندھے مُنہ گر گیا اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزّیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل) ف۸ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لیے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہونچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی، اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انھیں میسّر نہیں ع ف۹ یعنی آپ کے ڈر سُنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اُٹھاتا ہے۔ ف۱۰ یعنی جنّت کی ف۱۱ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے ف۱۲ یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے اُمتی نکالتے ہیں ان کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو بُرے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

ع ۱۲ / ۱۸

أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ

ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے نشانیاں

لَهُم مَّثَلًا أَصْحَٰبَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا

بیان کرو اس شہر والوں کی ف۱۴ جب ان کے پاس

الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

فرستادے آئے ف۱۵ جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے ف۱۶

فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا إِنَّآ

پھر انہوں نے انکو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے

إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا مَآ أَنتُمْ إِلَّا

کہا ف۱۸ کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی

بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ

اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ

جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے

إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلَٰغُ

کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف

اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان

الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ

پہنچا دینا ف۱۹ بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بے شک اگر تم

لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بے شک ہمارے ہاتھوں تم پر دُکھ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

کی مار پڑے گی انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے

جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

لوگ ہو ف۲۴ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ

میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی

لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں ف۲۶

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف

عمل کرنیوالوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارہویں و تیجہ و چالیسویں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جنکو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور انکو بدعتِ سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعتِ سیئہ نہیں بدعتِ سیئہ وہ بُرے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سُنت اٹھ جاتی ہے تو بدعتِ سیئہ وہی ہے جس سے سُنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض و خروج و وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں۔ رفض و خروج جو اصحاب و اہلِ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب اور اہلِ بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سُنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت مقبولانِ حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگانِ دین کی

حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیز ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً

تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸

اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ

کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام

شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّ لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّیْۤ اِذًا

نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچاسکیں بیشک جب

لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر میں تمہارے رب

فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ

پر ایمان لایا تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱

یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ

کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری

وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿٢٧﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی

مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم نے اس

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ

ہے اور اس معنی پر آیت کی شانِ نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا ف۱۳ یعنی لوحِ محفوظ میں ف۱۴ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے ف۱۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دینِ حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا

نام حبیب نجار تھا اُس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دینِ حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم

بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کرتے ہیں۔ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس
پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب نجار ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی تا آنکہ ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا

مَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً
نہیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی
وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً
جب ہی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴ اور کہا گیا کہ ہائے
عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ
اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انہوں نے نہ دیکھا
اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ
ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ
طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے
لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
حضور حاضر لائے جائیں گے ف۳۸ اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے
الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے

پائی یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آگیا۔ شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون
نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس
کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا کہ اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے

شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ فوراً
بینا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور

يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ

کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں

نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ

اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے

الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ

پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے

أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ

بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اسے

الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا

جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی

تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا

ہے ف۴۴ اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ ج نَسْلَخُ

ف۴۶ اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے ف۴۷ ہم اس پر سے

مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَ

دن کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیروں میں ہیں اور

ان کی عزت ظاہر ہو بادشاہ
نے شمعون سے کہا کہ تم سے
کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے
ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ
کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر
بادشاہ نے ان دونوں حواریوں
سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو
مُردے کے زندہ کر دینے کی
قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان
لے آئیں انہوں نے کہا ہمارا
معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ
نے ایک دہقان کے لڑکے
کو منگایا جس کو مرے ہوئے
سات دن ہو گئے تھے اور
جسم خراب ہو چکا تھا بدبو پھیل
رہی تھی انکی دعا سے اللہ نے
اسکو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا
ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک
مرا تھا مجھ کو جہنم کی سات
وادیوں میں داخل کیا گیا
میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ
جس دین پر تم ہو بہت
نقصان دہ ہے ایمان لاؤ
اور کہنے لگا کہ آسمان کے
دروازے کھلے اور ایک حسین
جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں
شخصوں کی سفارش کرتا ہے
بادشاہ نے کہا کون تین اس
نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا شمعون نے دیکھا کہ اسکی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور
اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے ف۱۶ یعنی دو حواری وہ جیسے کہا کہ انکے نام یوحنا اور پولس

تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں نے ف۱۹ اول وہ منہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا اور مردوں کو زندہ کرتا ہے ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی ف۲۱

الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ

سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے ف۴۹ یہ حکم ہے زبردست

الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ

یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ف۵۲ سورج کو نہیں

یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ

پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر سبقت

سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور

اٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ

ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ انہیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے

الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا

بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لئے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر

یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ

سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی

اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے ف۲۵ یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروف عبادت الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لے آیا اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اس کی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قبر ان کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو جب وہ قتل ہو چکے تو

بطریق اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ
اللہ تعالیٰ نے حبیب نجار کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا

فریاد کو پہونچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور

وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا

ایک وقت تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم

مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے۔

تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ

ف۵۹ اس امید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا

نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰

قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ

اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن

تو کافر مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ

لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي

چاہتا کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں مگر کھلی

اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور اس کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کیلئے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے ف۳۵ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف۳۶ یعنی اہلِ مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے ف۳۸ یعنی تمام امتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کیلئے موقف میں حاضر کی جائیں گی ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائے گا ف۴۰ پانی برسا کر ف۴۱ یعنی زمین میں ف۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے ف۴۳ یعنی اصناف و اقسام ف۴۴ غلے پھل وغیرہ ف۴۵ اولاد ذکور و اناث ف۴۶ بر و بحر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے ف۴۷ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنے والی ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے

تو وہ پھر سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان وزمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اُتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہ جاتی ہے ف۴۹ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنیٰ ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مُستقر ہے ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر دلالت کرتی ہے ف۵۱ چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پُوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس کا ہو تو ایک شب چُھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے ف۵۲ جو سُوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہورِ شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کر کے کیونکہ سُورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہورِ شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لئے دن اور چاند کے لئے رات ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا

گمراہی میں — اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ مَا یَنْظُرُوْنَ

ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳ راہ نہیں دیکھتے

اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ

مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انہیں آلے گی جب وہ دُنیا کے جھگڑے میں

یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً

پھنسے ہوں گے ف۶۵ تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ

وَّ لَاۤ اِلٰۤی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نُفِخَ فِی

اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائے گا

الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ

صور ف۶۷ جبھی وہ قبروں سے ف۶۸ اپنے رب کی طرف

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں

مَّرْقَدِنَا ٜ سکتة هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ

سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور

دونوں مُعیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور مُتعیّن یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں ف۵۵ جو سامان اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتیِ نوحؑ ہے جس میں انکے پہلے اجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریتیں ان کی پشت میں تھیں ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو انکی زندگانی کے لئے مقرر فرمایا ہے ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی انکا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و رُوگردانی کیا کرتے ہیں ف۶۱ شانِ نزول یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لیے نکالا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیّت کے خلاف ہوگا یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطورِ تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دارالامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

رسولوں نے حق فرمایا ف۷۰ وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ

فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ

ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ف۷۲ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلا نہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ

ملے گا مگر اپنے کئے کا بے شک جنت والے آج دل کے

فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ

بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ

میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ

لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لئے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ

ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ

تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں ف۶۲ بعث و قیامت کا ف۶۳ اپنے دعوے میں اکا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے ف۶۴ یعنی صُور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے

أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي

اے مجرمو ف۷۵ اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد

آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ

نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پُوجنا ف۷۷ بے شک وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا

کُھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸

صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ

یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں سے

جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾

بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹

هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾

یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا۔

اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾

آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ

آج ہم ان کے مونھوں پر مہر کردیں گے ف۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے

ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دُنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت ہوجائے گی حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۶۶ وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دیگی ف۶۷ دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لئے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا ف۶۸ زندہ ہوکر ف۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور احوال قیامت دیکھیں گے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۸۱ اور

لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر راستہ

الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ

کی طرف جاتے تو انھیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے

عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ

گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے

لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

لوٹتے ف۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش

فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو

الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰

تو جو ہو چکی انھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب کو دیکھیں گے تو اس کے مقابل میں عذاب قبر انھیں سہل معلوم ہوگا اس لئے وہ ویل و افسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار انھیں کچھ نافع نہ ہوگا ف۷۱ یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی ف۷۲ حساب کے لئے پھر ان سے کہا جائے گا ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینان جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ اعمال کے شغل ہوں گے ف۷۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائیگا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے۔ ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائیگا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائیگا ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۱ ان کے اعضا بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے

قادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کر دیتے ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور ہم نے اپنے فضل و کرم سے نعمت لبصارت کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں ف۸۴ اور انھیں بندر یا سُور بنا دیتے ف۸۵ اور ان کے جُرم اس کے مستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کیلئے مہلت رکھی ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دمبدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے ف۸۷ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دُبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست و برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انھیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے ف۹۹ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن

وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے ف۹۱ کیا اور انہوں نے

اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا

نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے انکے لئے پیدا کئے

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا

تو یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا

رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا

ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لئے

مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

ان میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

اور انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے ف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو

يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ

ف۹۷ اور وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے ف۹۸ اور وہ ان کے لشکر

لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو

سے کشف صفائی ہوتا ہے اور آپ کی معلومات واقعی نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامن تقدس اس سے پاک ہے اس میں شعر یعنی کلام موہوم کے جاننے اور اس کے موہوم مقدمے پیدا کرنے کو پہچاننے کی نفی نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لئے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے

قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

ف بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر

يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا

کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی

خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ

کی ایک بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے

مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ

ف۱۰۲ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی

خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ

پیدائش بھول گیا ف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ

رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا

بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں

أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۱۰۵

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ

جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی

کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں تو ایسی شعر و نغز تہم ایسا اور رموز اجمال کا محل ہوتا ہے
اس لئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمایا وف ۸۹ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ

تم اس سے سلگاتے ہو وف ۱۰۶ اور

لَيْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے

بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَ

ان جیسے اور نہیں بنا سکتا وف ۱۰۷ کیوں نہیں وف ۱۰۸

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ

اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا، اس کا کام تو یہی

اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے وف ۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے وف ۱۱۰

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ

تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف

شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

پھیرے جاؤ گے وف ۱۱۱

کلام کاذب بہ نسبت ننگ
را با عالم پاک (الکبریت الاحمر
للشیخ الاکبر) وف ۹۰ ولی زندہ
رکھتا ہو تو کلام خطاب کو سمجھے
اور یہ شان مومن کی ہے وف ۹۱
یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے
وف ۹۲ یعنی مسخر و زیر حکم کر دیا
وف ۹۳ اور مغلوب ہیں کہ انکی
کھالیں بال اون وغیرہ
کام میں لاتے ہیں وف ۹۴ دودھ
اور دودھ سے بننے والی چیزیں
دہی مٹھا وغیرہ وف ۹۵ اللہ تعالیٰ
کی ان نعمتوں کا وف ۹۶ یعنی
بتوں کو پوجنے لگے وف ۹۷ اور
مصیبت کے وقت کام آئیں
اور عذاب سے بچائیں اور ایسا
ممکن نہیں وف ۹۸ کیونکہ جماد
بے جان بے قدرت بے شعور
ہیں وف ۹۹ یعنی کافروں کے
ساتھ ان کے بت بھی گرفتار
کر کے حاضر کئے جائیں گے اور
سب جہنم میں داخل ہوں گے
بت بھی اور ان کے پجاری
بھی وف ۱۰۰ یہ خطاب ہے سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے
کہ کفار کی تکذیب و انکار سے

ع ۵ ۱۶ ۴

اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں وف ۱۰۱ ہم انہیں انکے کردار کی جزا دیں گے۔ وف ۱۰۲ شان نزول یہ آیت عاص بن وائل
یا ابوجہل اور بقول مشہور اُبی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اُٹھنے کے انکار میں سید عالم

فَضَائِلِ سُوْرَۂ فَتْح

نمازِ ظہر کے بعد دشمن پر نصرت پانے کے لئے اکتالیس بار یہ سُورۂ فتح پڑھنا نہایت ہی اثر رکھتا ہے۔ صلح حدیبیہ سے جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس ہوئے تو اثنائے راہ میں ایک رات کو یہ سُورۃ نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آج رات ایک ایسی سُورۃ مجھ پر نازل ہوئی ہے جس کو میں تمام دُنیا سے زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرامؓ کو مبارک باد دی) اگر اس نقش کو لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے حاسدوں کے حسد سے بچا رہے گا۔ جس وقت رمضان شریف کا چاند دیکھا جائے تو سُورۂ فتح کو تین بار پڑھنے سے تمام سَال رزق میں فراخی ہوتی ہے۔ کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھنے سے غرق ہونے سے مامون رہتا ہے۔ جدال اور قتال کے وقت لکھ کر پاس رکھنے سے حفاظت ہوتی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو سورۃ فتح کی مداومت کرے گا۔ قیامت کے دن صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اٹھے گا۔ (اعجاز نما)

۴۷۱۹۹	۴۷۲۱۳	۴۷۲۱۰	۴۷۲۰۶
۴۷۲۱۱	۴۷۲۰۵	۴۷۲۰۰	۴۷۲۱۲
۴۷۲۰۴	۴۷۲۰۸	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۱
۴۷۲۱۴	۴۷۲۰۲	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۹

امام یافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُرّالنظم میں لکھا ہے کہ جو شخص اس سُورۃ کے پڑھنے پر مداومت کرے جب تک اپنی جگہ جنّت میں نہ دیکھ لے اس وقت تک نہ مرے گا اور اس کے رنج و غم کو اللہ تعالیٰ دور کرے گا اور ظالموں کے شر سے اُس کو امن میں رکھے گا۔

سورۂ فتح کے نقش کو سحر، آسیب اور مرض میں مریض کو پانی میں دھو کر پلائے ان شاء اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کی رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھ کو دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سُوْرَۃُ فَتَحْ پڑھی۔ (بیہقی)

بعض عارفین فرماتے ہیں کہ جو اس سورۃ کو رمضان المبارک کا چاند دیکھتے وقت پڑھے تو سال بھر اس کی روزی کشادہ ہوگی اور جو ہمیشہ پڑھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب میں بیعت کا شرف حاصل کرے گا۔ اور کمزور قوی ہو جائے گا، فقیر تونگر ہو جائے گا، مقروض قرض سے سبکدوش ہوگا۔

جس شخص پر کوئی مصیبت ناگہانی آن پڑی ہو یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو یا کوئی مہم درپیش ہو، اس کو چاہیئے کہ جمعرات کی رات کو غسل کر کے پاک کپڑے پہنے اور اس کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پڑھے اور سلام کے بعد اسی طرح بیٹھے اور سو مرتبہ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ پڑھے، پھر سجدہ میں جا کر سو مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ عاملان کامل کا تجربہ ہے کہ سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ اس نماز کو کُنْ فَیَکُوْنُ کہتے ہیں۔

سورة الفتح مدنية وهي تسع وعشرون آية وأربع ركوعات

سورۂ فتح مدنی ہے اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ

تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام

عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾ وَّيَنْصُرَكَ

کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور اللہ تمہاری

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں

فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ

میں اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے۔

اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے ف۸

ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو اڑسٹھ حروف ہیں ۔ شان نزول انا فتحنا حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارک بادیں دیں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ سنہ ۶ھ کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہونچکر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہیں جب حدیبیہ پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا

سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں تک کہ قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انھیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عُروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ④ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ

خٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ

ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ کہ

ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا ⑤ وَيُعَذِّبَ

اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے

الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكٰتِ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو

الظَّآنِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ

اللہ پر گمان رکھتے ہیں ف۱۰ انھیں پر ہے بڑی گردش

السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَ

ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انھیں لعنت کی اور

اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ⑥ وَ

ان کے لئے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے اور

عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انہوں نے آکر دیکھا کہ حضور دستِ مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غُسالہ شریف حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اپنے چہرے اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسمِ اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر اکھڑا تو بڑا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہو جاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عُروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہانِ فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہو سکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اِس سال انہیں واپس کر دیں گے وہ اگلے سال آئیں عُروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ

ے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف باسلام کیا۔ یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے
کفار خوفزدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کر صلح کر لیں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سالِ آئندہ حضور کا تشریف لانا

لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

عزت و حکمت والا ہے بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی

اَصِیْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا

بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو

یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْۚ فَمَنْ

اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ انکے ہاتھوں پر ف۱۷ اللہ کا ہاتھ ہے تو جس

نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖۚ وَ مَنْ اَوْفٰى

نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو

بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ ع

اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹

قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحاتِ اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر انکے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن رُوح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت اُمّت کی مغفرت فرمائے (خازن رُوح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامتِ مراسم ریاست میں (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے ف۷ اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینانِ نفس حاصل ہو ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان و زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدۂ فتح و نصرت اس لئے فرمایا ف۱۰ کہ

وہ اپنے رسول سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا ف۱۱ عذاب و ہلاک کی ف۱۲ اپنی اُمت کے اعمال و
احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو ف۱۳ یعنی مومنین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر

اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی
ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ف۱۷ جن سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا

اب تم سے کہیں گے جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے

أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ

مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت

بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ

چاہیں ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو

يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا

اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تمہاری

أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی

خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ

خبر ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول

وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ

اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں

فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ

میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے برا گمان کیا ف۲۵ اور تم ہلاک

علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت ف۲۰ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سالِ حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالیِ مدینہ کے گاؤں والے اور اہلِ بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جب کہ مددِ الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبرگیراں نہ تھا اس لئے ہم قاصر رہے ف۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں ف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہیہ کے پورا نہ ہونے کا ف۲۶ عذاب الٰہی کے

مستحق ف٢٦ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے ٢٩
یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے ف٢٩ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے تھے اے ایمان والو ف٣٠ خیبر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کیلئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمع غنیمت کہا ف٣١ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف٣٢ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لئے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لئے ہے ف٣٣ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے ف٣٤ اور یہ گوارہ نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف٣٥ دین کی ف٣٦ یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امورِ آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل) ف٣٧ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی

قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ہونے والے لوگ تھے ف٢٦ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف٢٧

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ

بیشک ہم نے کافروں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ

کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اور جسے چاہے عذاب کرے ف٢٨ اور اللہ بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ

ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف٢٩ جب تم

اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

غنیمتیں لینے چلو ف٣٠ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف٣١

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ

وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف٣٢ تم فرماؤ

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف٣٣

جاتی تھی بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لئے حکم ہوا کہ ان سے فرما دیجئے ف٣٨ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے

يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ

ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ

الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ

ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ف۳۸

شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ

کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم

تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ

فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ف۳۹ اور اگر

تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ

پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَ

دے گا اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱ اور نہ

لَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ف۳۹ **مسئلہ** یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور انکی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر ف۴۱ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحبِ عذر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کیلئے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملے سے بچنے اور بھاگنے کی انہیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ یا کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ اعذار جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغالِ ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوائے کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں ف۴۳ طاعت سے اعراض کریگا اور کفر و نفاق پر رہے گا ف۴۴ حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی

گئی اس سے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب بسلسلہ بیان ظاہر ہو یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ کے ضعیف

حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

حرج نہیں ف۴۱ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ

جائے گا ف۴۲ اسے دردناک عذاب فرمائے گا بیشک اللہ راضی

اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ

ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ

تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے ف۴۵

السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ

تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور

مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

بہت سی غنیمتیں ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت

حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا

مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی سنائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار

کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بہت بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ثمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دستِ مبارک داہنے دستِ اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جب ہی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجدیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپید کردیا سالِ آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا ف۴۵ صدق اخلاص و وفا ف۴۶ یعنی فتحِ خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہوکر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی ف۴۹ کہ وہ خائف ہوکر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکیں اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے

تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

کہ تم لو گے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ اٰيَةً

روک دیئے ف۴۹ اور اس لئے کہ ایمان

لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾ وَّ

والوں کے لئے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے ف۵۱ اور

أُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا

ایک اور ف۵۲ جو تمہارے بل کی نہ تھی ف۵۳ اور اللہ کے قبضہ میں ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر

قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ

کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر

لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ

دیں گے ف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے

الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ

کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہرگز تم اللہ کا

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ

دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ

اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ

ف٥٧ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے

مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ

وادیٔ مکہ میں ف٥٨ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ف٥٩ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا

وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

اور تمہیں مسجد حرام سے ف٦٠ روکا اور قربانی کے

مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ

جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف٦١ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ

مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ

مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں ف٦٢ جن کی تمہیں خبر نہیں

اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ

ف٦٣ کہیں تم انہیں روند ڈالو ف٦٤ تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں

چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرکے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے ف٥٠ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا ف٥١ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو ف٥٢ فتح ف٥٣ مراد اس سے یا غنائم فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ف٥٤ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان ف٥٥ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی ف٥٦ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کرتا ہے ف٥٧ یعنی کفار کے ف٥٨ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شانِ نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسّی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا ف٥٩ کفار مکہ ف٦٠ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے ف٦١ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے ف٦٢ مکہ مکرمہ میں ہیں ف٦٣ تم انہیں پہچانتے نہیں ف٦٤ کفار سے قتال کرنے میں ف٦٥ یعنی مسلمان کافروں سے

ممتاز ہو جاتے ف۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر ف۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا ف۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِىْ رَحْمَتِهٖ مَنْ

کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے

يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے ف۶۵ تو ضرور

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے

فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

دلوں میں اڑ رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی اڑ ف۶۷

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى

تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ

ف۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ف۶۹ اور

كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے ف۷۰ اور اللہ سب کچھ

شَىْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا

جانتا ہے ف۷۱ بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب

ف۶۹ کلمہ تقویٰ سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے ف۷۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا ف۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ف۷۲ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں باامن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈوائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شوکت کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے ف۷۳ تمام ف۷۴ تھوڑے سے ف۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لئے یہ

تا فیہ بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے ف۷۱ یعنی دخولِ حرم سے قبل مکہ فتح خیبر ہی وعدہ کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں گے اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب کا جلوہ دکھا دیا اور واقعات نے اس کی تصدیق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۷۲ تباہ محمد مصطفیٰ کے دین ہونے کا ہے کہ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمایا ف۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے ف۸۰ یعنی ان کے اصحاب ف۸۱ جیسے کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک) ف۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے ف۸۴ اور یہ

بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ

ف۷۲ بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ

امن وامان سے اپنے سروں کے ف۷۳ بال منڈاتے یا ف۷۴ ترشواتے

لَا تَخَافُوْنَ ۗ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ

بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں ف۷۵ تو اس سے

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ

پہلے ف۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

ف۷۸ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۷۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۸۰

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

کافروں پر سخت ہیں ف۸۱ اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انہیں دیکھے گا

علامت دور ہے جو روز قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطاؔ کا قول ہے کہ شب کی دراز

نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین ف۸۷ صحابہ سب کے سب صاحبِ ایمان و عملِ صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ

رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ

ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي

یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت

الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ

انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ

طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو

الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ

بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ

سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ف۸۷

مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

بخشش اور بڑے ثواب کا

ع ۳ / ۱۲

فضائلِ سورۂ رحمٰن

اس سورۃ کو تسخیر عام کے لئے اس طرح پڑھتے ہیں کہ جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جائے۔ اس وقت آفتاب کی طرف منہ کر کے یہ سورۃ پڑھے اور ہر ایک آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پر آفتاب کی طرف اُنگلی سے اشارہ کرے۔ اوّل چالیس روز بہ نیت زکوٰۃ پڑھے۔ پھر ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرے اور جب کسی کے سامنے جائے تو یہ سورۃ ایک بار پڑھ کے جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ تین بار پڑھ لے۔ طحال والے کو لکھ کر پلائی جائے تو تلی دور ہو۔ اگر لکھ کر پانی سے دھو کر گھر کی دیواروں پر چھڑک دی جائے تو موذی جانور بھاگ جائیں۔

حاجت براری کے لئے اس کا نقش گلے میں ڈالا جاتا ہے نقش مکرّم و معظم یہ ہے:

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے منقول ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہر چیز کی زینت قرآن ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (بیہقی)

علمائے کرام اور عاملین عظام فرماتے ہیں کہ جو شخص سُورۂ رَحمٰن کسی مقصد کے لئے گیارہ مرتبہ پڑھے گا اس کا مقصد حاصل ہوگا۔ (اوراد و ظائف)

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ عَلیہِ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو

شخص سورۂ رحمٰن کو پڑھتا ہے رضوانِ جنت اس پڑھنے والے کو اے جنت کے باشندے کہہ کر پکارتا ہے گویا وہ جنتی ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ رحمٰن کو پڑھتا ہے گویا وہ اللہ رب العزت کی تمام نعمتوں کا شکر کرتا ہے اور دردِ چشم میں پڑھ کر دم کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ شفا بخشے۔

حدیث شریف: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورۃ جب میں نے جنات کو سنائی تو وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے اور جب میں آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے رب! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے حمد کی مستحق تیری ہی ذات ہے۔

چیچک کے لئے سورۂ رحمٰن کا عمل نہایت مفید ہے۔ جب چیچک ظاہر ہو تو ایک نیلا ڈورا لے کر سورۂ رحمٰن پڑھنی شروع کرے اور ہر فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر ڈورے میں گرہ دیکر پھونکتا جائے اور پھر اس ڈورے کو مریض کے گلے میں ڈال دے۔

مطلب براری کے لئے گیارہ مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھنا مفید ہے۔

حدیث شریف: حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز اختیار کرو یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ ہے اور قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے، گناہ معاف ہونے کا سبب اور بدن کی بیماریاں دور ہونے کے لئے موجب ہے، اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

مسئلہ: جس تعویذ اور عمل میں کوئی کلمۂ کفر یا شرک نہ ہو وہ جائز ہے۔ بالخصوص وہ اعمال جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جاتے ہیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان کے جواز میں اصلاً کلام نہیں۔

ف۱ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں ف۲ شانِ نزول جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفارِ مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن)

ف۳ انسان سے اس آیت میں سیدِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن)

ف۴ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لئے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انہیں پر ہے۔ ف۵ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں ف۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدر بنایا

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمٰن مکی ہے اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّ

ماکان و مایکون کا بیان انہیں سکھایا ف۳ سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور

النَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ

پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا ف۶

وَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸ وَ

اور ترازو رکھی ف۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ف۸ اور

اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹

انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ

اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ف۹ اس میں میوے اور

ف۷ جیسے سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے ف۸ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

النَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بُھس کے ساتھ اناج ف۱۱ اور

الرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ

خوشبو کے پھول ف۱۲ تو اے جن وانس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ

اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو

الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے ف۱۴ تو تم دونوں اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۸﴾

کا رب ف۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا

اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں

يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ

روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو تم اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

ف۹ جو اس میں بستی بستی ہے تاکہ اس میں آرام سے رہیں اور فائدے اٹھائیں۔

ف۱۰ جن میں بہت برکت ہے

ف۱۱ مثل گیہوں جو وغیرہ کے

ف۱۲ اس سورۃ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت وارشاد کا بہترین اُسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے — (الترمذی وقال غریب) ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکناتی

آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچ کے ہوگئی ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے — تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ

جھٹلاؤ گے — اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں

كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ

جیسے پہاڑ ف۲۰ — تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے — زمین

مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو

پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ — تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿۲۸﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

جھٹلاؤ گے — اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اسے ہر دن ایک کام ہے ف۲۴ — تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿۳۱﴾ فَبِأَيِّ

جھٹلاؤ گے — جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری

والے شعلہ سے۔

ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔

ف۱۶ شیریں اور شور

ف۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔

ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے

ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔

ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔

ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے

ع ۲۵ / ۱۱

بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا

اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبانِ حال و قال سے اس کے حضور سائل ف۲۴ یعنی وہ

الآءِ ربکما تکذبٰن ﴿۳۲﴾ یٰمعشر الجن والانس

گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے — اے جن و انسان کے گروہ اگر

ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت و

تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ

الارض فانفذوا ۚ لا تنفذون الا بسلطٰن ﴿۳۳﴾

جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶

فبای الآء ربکما تکذبٰن ﴿۳۴﴾ یرسل علیکما

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے — تم پر ف۲۷ چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی

شواظ من نار ۙ و نحاس فلا تنتصرٰن ﴿۳۵﴾

آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ف۲۹

فبای الآء ربکما تکذبٰن ﴿۳۶﴾ فاذا انشقت السماء

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے — پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو

فکانت وردۃ کالدھان ﴿۳۷﴾ فبای الآء

گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری — تو اپنے رب کی کونسی

ربکما تکذبٰن ﴿۳۸﴾ فیومئذ لا یسئل عن

نعمت جھٹلاؤ گے — تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ

ہر وقت اپنی قدرت کے تجلیٰ ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور

تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار، بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے

ف ۲۵ جن و انس کے۔

ف ۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔

ف ۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔

ف ۲۸ حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزا جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزا شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھی جائے گی جس کے سب اجزا جلانیوالے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ

ف ۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ۔

ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف ۳۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف ۳۳ تو ماتھا اور پاؤں

بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف ۳۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا

جھٹلاؤ گے یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ

ف ۳۵ پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے

اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ

پانی میں ف ۳۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور

لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ

جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف ۳۷ اسکے لئے دو جنتیں ہیں ف ۳۸ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ

رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف ۳۹ تو اپنے

وقف لازم

ع ۲ / ۲۰ / ۱۲

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾
رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۳۰

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيهِمَا مِن كُلِّ
تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
دو قسم کا تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ
اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ف۳۱ اور

جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ
جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو

يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۳۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی نے اور نہ جن نے تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں ف۳۴

اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔
ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سُرخ (حضرت مترجم قدس سرہٗ)
ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔
ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جب کہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔
ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔
ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے۔
ف۳۵ اور ان سے کہا جائیگا
ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا

جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے ف۳۷ یعنی

جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٩ هَلْ جَزَآءُ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ

الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝٦٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کیا ہے مگر نیکی ف۴۵ تو اپنے رب کی کون سی

تُكَذِّبٰنِ ۝٦١ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝٦٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٣ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝٦٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٥ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝٦٦

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٧ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں

نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝٦٨ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٩

اور انار ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝٧٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

انہیں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کون سی نعمت

ف۳۸ جنتِ عدن اور جنتِ نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔

ف۴۰ ایک آبِ شیریں کا اور ایک شرابِ پاک کا ایک تسنیم اور دوسرا سلسبیل

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سبحان اللہ

ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔

ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے شوہر کیا اور مجھے تیری بیوی بنایا۔

ف۴۴ صفائی اور خوشش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس

طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ ف۴۵ یعنی جس نے دُنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہے کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اسکی جزا جنت ہے

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾

جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ف۴۷

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں

اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کونسی

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ

نعمت جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش

وَّ عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

خوب صورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسۡمُ رَبِّکَ

جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے تمہارے رب

ذِی الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ﴿۷۸﴾

کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں ایسی ہیں کہ جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ انکی شرافت و کرامت ہے حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔

ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے

فضائلِ سورۂ واقعہ

بعض بزرگوں نے حصولِ غنا کے لئے سُورۃ الواقعۃ کا عمل اس طرح لکھا ہے کہ جمعہ کے روز سے سات روز تک بلا ناغہ ہر فرض نماز کے بعد ۲۵ مرتبہ پڑھیں، پھر جب شبِ جمعہ آئے تو اس سورۃ کو نماز مغرب کے بعد ۲۵ بار اور پھر نماز عشاء کے بعد ۲۵ بار مع درود شریف پڑھیں۔ بعد ازاں ہر روز صبح و شام ایک مرتبہ نماز کے بعد پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ یا جس مطلب کے واسطے پڑھے گا وہ مطلب پورا ہوگا۔

اس سُورۃ کا چالیس دن تک ہر روز چالیس مرتبہ لگاتار پڑھنا اس طرح کے تھکے نہیں موجب رزق واسع ہے۔

اگر اس سُورۃ کو حاملہ کے شکم پر لکھ کر باندھ دیا جائے تو وضعِ حمل میں آسانی ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو سُورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے گا اس کو فاقہ نہ ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کبھی محتاج نہ ہوگا۔ خود پڑھے اور بچوں کو بھی سکھائے۔ (ابو یعلی)

امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ سورہ واقعہ کو پڑھتا رہے گا اس کو ساری زندگی میں کبھی فقر و فاقہ سے دوچار ہونا نہ پڑے گا۔ (اوراد و وظائف)

سُورۂ واقعہ بعد غروبِ آفتاب کے صبح کے وقت ایک بار پڑھنا فاقہ سے امان ہے۔ (از سیدی اعلیٰ حضرت)

ف١ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اور آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ کے اس سورت میں تین رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو تین حروف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن)

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکی ہے اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف١

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ① لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف٢ اس وقت اسکے ہونے میں کسی کو انکار

كَاذِبَةٌ ② خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ③ اِذَا رُجَّتِ

کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ف٣ کسی کو بلندی دینے والی

الْاَرْضُ رَجًّا ④ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ⑤

ف٤ جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف٥ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائینگے

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ⑥ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا

جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو

ثَلٰثَةً ⑦ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

جاؤ گے تو داہنی طرف والے ف٦ کیسے داہنی طرف

الْمَيْمَنَةِ ⑧ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

والے ف٧ اور بائیں طرف والے ف٨ کیسے بائیں طرف

ف٢ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونیوالی ہے

ف٣ جہنم میں گرا کر

ف٤ دخولِ جنت کے ساتھ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دُنیا میں اُونچے تھے قیامت انھیں پست کرے گی اور جو دُنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہیکہ اہلِ معصیت کو پست کرے گی اور اہلِ طاعت کو بلند۔

ف٥ حتیٰ کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

ف٦ یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف٧ یہ ان کی تعظیم شان کے لئے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنّت میں داخل ہوں گے ف٨ جنکے نامۂ اعمال

بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف۹ یہ ان کی تحقیر شان کے لئے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہوں گے ف۱۰ نیکیوں میں ف۱۱ دخول

الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾

والے ف۹ اور جو سبقت لے گئے ف۱۰ وہ تو سبقت ہی لے گئے ف۱۱

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ

وہی مقرب بارگاہ میں چین کے باغوں

النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ

میں اگلوں میں سے ایک گروہ اور

قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ

پچھلوں میں سے تھوڑے ف۱۲ جڑاؤ تختوں پر

مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾

ہوں گے ف۱۳ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ف۱۴

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

ان کے گرد لئے پھریں گے ف۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۱۶

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ

کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں

مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق

جنّت میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنّت کی طرف سبقت کریں گے ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں ف۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں سے مراد یا تو پہلی اُمتیں ہیں زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے سرکار سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعیف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح مفسرین میں یہ ہے کہ اگلوں سے اُمتِ محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار ہیں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے انکے

بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اوّلین و آخرین یہاں اسی اُمت کے پہلے اور پچھلے ہیں

اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں (تفسیر کبیر و بحر العلام وغیرہ) ف۱۳ جن میں لعل و یاقوت موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے ف۱۴ حسن معاشرت کے ساتھ باشان وشکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دلشاد ہوں گے۔ ف۱۵ آداب خدمت کیساتھ ف۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے۔ ف۱۷ بخلاف شراب دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ ف۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اسکے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا (خازن) ف۱۹ ان کے لئے ہوں گی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوا ہوتا ہے کہ ... تر و تازہ ...

وَلَا یُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاکِہَۃٍ مِّمَّا

آئے ف۱۷ اور میوے جو پسند

یَتَخَیَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحۡمِ طَیۡرٍ مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ ﴿۲۱﴾

کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں ف۱۸

وَ حُوۡرٌ عِیۡنٌ ﴿۲۲﴾ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ

اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی

الۡمَکۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا

ف۲۰ صلہ ان کے اعمال کا

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا وَّ

ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری

لَا تَاۡثِیۡمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ

ف۲۲ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام ف۲۳ اور

اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۷﴾

داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے ف۲۴

فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾

بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵

... اس کے بعد ... نہایت ... اس طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ ...

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ

اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے

كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

اور بلند بچھونوں میں ف۲۸ بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی

اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا

اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں

اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ع ثُلَّةٌ

ایک عمر والیاں ف۲۹ داہنی طرف والوں کے لئے اگلوں

مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾

میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ

اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾

ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳

کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تحمید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار ان کی گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے۔

ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرماں برداری کی۔

ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔

ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔

ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔

ف۲۶ جب کوئی پھل

لَا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی — بے شک وہ اس سے پہلے ف۳۴

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى

نعمتوں میں تھے — اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ

الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا

رکھتے تھے — اور کہتے تھے کیا ہم مرجائیں — اور

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

ہڈیاں مٹی ہوجائیں تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی — تم فرماؤ بے شک سب اگلے

وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ

اور پچھلے — ضرور اکٹھے کئے جائیں گے — ایک جانے ہوئے دن

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ

کی میعاد پر ف۳۶ — پھر بے شک — تم اے گمراہو ف۳۷

الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ

جھٹلانے والو — ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے

توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دوسرا موجود۔

ف۲۷ اہل جنت پھلوں کے لینے سے۔

ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔

ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔

ف۳۰ یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس اُمّت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحاب رسول اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔

ف۳۱ جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔

زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ

پھر اس سے پیٹ بھروگے پھر اس پر

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ

کھولتا پانی پیوگے پھر ایسا پیوگے جیسے سخت پیاسے

الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ

اونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ

تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی

مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ

والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى

ف۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں کہ تم

اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا

جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمہیں

ف۳۱ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔ ف۳۲ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا ف۳۴ دنیا کے اندر ف۳۵ یعنی شرک کی ف۳۶ وہ روز قیامت ہے ف۳۷ اے حق سے بہکنے والو اور حق کو ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا ف۳۹ نیست سے ہست کیا ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو ف۴۱ عورتوں کے رحم میں ف۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مُردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید ف۴۳ حسب اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مر جاتا ہے کوئی

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان ف۴۵

فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶ تو بھلا بتاؤ جو

تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

والے ہیں ف۴۷ ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن کر دیں ف۴۹

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی ف۵۱ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ

ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو

الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ

یا ہم ہیں اُتارنے والے ف۵۲ ہم

جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے ف۴۴ یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنا دیں۔ یہ سب ہماری قدرت میں ہے ف۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کر سکتا ہے وہ بالیقین مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں ف۴۸ جو تم بوتے ہو ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے ف۵۰ متحیر اور نادم و غمگین ف۵۱ ہمارا مال بے کار ضائع ہو گیا ف۵۲ اپنی قدرت کاملہ سے ف۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے ف۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا ف۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زندو زند کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے ف۵۶ مرخ و عفار جن سے زندو زند بنائی جاتی ہے۔

نَشَاءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

چاہیں تو اسے کھاری کر دیں ف۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف۵۴

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ

تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف۵۵ کیا تم نے

اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾

اس کا پیڑ پیدا کیا ف۵٦ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

ہم نے اسے ف۵۷ جہنم کا یادگار بنایا ف۵۸ اور جنگل میں

لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

مسافروں کا فائدہ ف۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے

الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف٦۰

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷٦﴾ اِنَّهٗ

اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک

لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا

یہ عزت والا قرآن ہے ف٦۱ محفوظ نوشتہ میں ف٦۲ اسے

ف۵۷ یعنی آگ کو ف۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے ف۵۹ کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں ف٦۰ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت و جلال الٰہی کے ف٦۱ جو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے ف٦۲ جس میں تبدیل و تحریف ممکن نہیں ف٦۳ مسئلہ، جس کو غسل کی حاجت ہو جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں ف٦۴ اور نہیں مانتے ف٦۵ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو ف٦٦ اہل میت ف٦۷ اپنے علم و قدرت کے ساتھ۔

يمسه الا المطهرون ۝٧٩ تنزيل من

نہ چھوئیں مگر باوضو ف۶۳ اتارا ہوا ہے

رب العلمين ۝٨٠ افبهذا الحديث انتم

سارے جہان کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی

مدهنون ۝٨١ وتجعلون رزقكم انكم

کرتے ہو ف۶۴ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے

تكذبون ۝٨٢ فلولا اذا بلغت الحلقوم ۝٨٣

ہو ف۶۵ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے

وانتم حينئذ تنظرون ۝٨٤ ونحن

اور تم ف۶۶ اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف۶۷

اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون ۝٨٥

اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف۶۸

فلولا ان كنتم غير مدينين ۝٨٦

تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ لینا نہیں ف۶۹

ترجعونها ان كنتم صدقين ۝٨٧ فاما

کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف۷۰ پھر وہ

ف۶۸ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے ف۶۹ مرنے کے بعد اٹھنے کا رف کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہونچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور انکے درجات کا بیان فرمایا۔ ف۷۱ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لئے ف۷۲ ابوالعالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے ف۷۳ آخرت میں ف۷۴ مرنے والا ف۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ انکا سلام

إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ

مرنے والا اگر مقربوں سے ہے ف۷۱ تو راحت ہے اور

رَيْحَانٌ ۵ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِنْ

پھول ف۷۲ اور چین کے باغ ف۷۳ اور اگر ف۷۴

كَانَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ

داہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام

مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ

ہو داہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶

مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی

مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾

مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۷۸

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ

یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع

تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

قبول فرمائیں اور ان کے لئے غم گین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت دمنونا رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو

ف۷۶ مرنے والا

ف۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔

ف۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔ ف۷۹ حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔

ع ۳ ۱۶

فضائلِ سورۂ ملک

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک سورۃ ہے، جو مُسلمان اس کا ورد کرے گا اُس کے لئے خُدا تعالیٰ کے حضور اِتنی شفاعت کرے گی کہ اس کی بخشش ہو جائے گی۔ وہ سُورۃ شریف تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ ——— (دارمی)

رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کو ہر رات کو پڑھا کرے اللہ تبارکٗ وتعالیٰ اس کو عذابِ قبر سے بچا لے گا۔ ——— (ابنِ ماجہ)

۳۳۱۹۹	۳۳۱۹۴	۳۳۲۰۱
۳۳۲۰۰	۳۳۱۹۸	۳۳۱۹۶
۳۳۱۹۵	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۷

جو شخص اس کو ۴۱ بار پڑھے تو جُملہ مشکلات اس کی حل ہوں اور تمام آفات سے محفوظ رہے اور اگر قرض دار ہو تو قرضہ اس کا اُتر جائے اور اگر اس سُورت کا نقش لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھیں تو جس مطلب کے لئے لِکھا جائے وہ پُورا ہو جائے۔

ابنِ حبان سے روایت ہے کہ یہ سُورۃ استغفار کرتی ہے۔ اپنے صاحب کے لئے یہاں تک کہ وہ بخشا جاتا ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یہ لفظ ہے کہ یہ سُورۃ منجیہ ہے۔ عذابِ قبر سے نجات دیتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہر مومن کے دِل میں ہو۔

دُکھتی آنکھوں پر اگر برابر تین روز تک اس سُورۃ کو پڑھ کر دم کر دیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ آشوب سے صحت ہوگی۔

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکیہ ہے اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ف۲ اور وہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ

چیز پر قادر ہے وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی

وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَ

کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴ اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ

ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ

دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶

ف۱ سورۂ ملک مکیہ ہے اس میں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابو داؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا وہ صاحبِ قبر سورہ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحبِ قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی وقال غریب)

هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ

تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ف

كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ

نظر تیری ناکام پلٹ آئے گی تھکی

هُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

ماندی ف۸ اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۹

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ

چراغوں سے آراستہ کیا ف۱۰ اور انھیں شیطانوں کے لئے مار کیا ف۱۱ اور

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ

ان کے لئے ف۱۲ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ف۱۳ اور جنہوں نے اپنے

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾

رب کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ

جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے کہ جوش

تَفُوْرُ ﴿۷﴾ لا تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ

مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائیگی جب کبھی کوئی

ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔

ف۳ دنیا کی زندگی میں

ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔

ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم مستوی متناسب بنائے۔

ف۶ آسمان کی طرف بار دگر۔

ف۷ اور بار بار دیکھ۔

ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی۔

ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے

ف۱۰ یعنی ستاروں سے

ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف انکی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے۔

ف۱۲ یعنی شیاطین کے۔

ف۱۳ آخرت میں

ف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں یا

اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

گروہ اس میں ڈالا جائیگا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس

نَذِیْرٌ (۸) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬

کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا ف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے

فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ

والے تشریف لائے ف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ (۹) وَ قَالُوْا لَوْ

تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر

كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ

ہم سنتے یا سمجھتے ف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ

السَّعِیْرِ (۱۰) فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ف۱۹ تو پھٹکار ہو

لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ

دوزخیوں کو بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے

رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ (۱۲)

ڈرتے ہیں ف۲۰ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف۲۱

سے ہوں یا جنوں میں سے

ف۱۵ مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ۔

ف۱۶ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا۔

ف۱۷ اور انہوں نے احکام الٰہی پہونچائے اور خدا کے غضب اور عذاب آخرت سے ڈرایا۔

ف۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار ادلۂ سمعیہ و عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں ملزمہ ہیں۔

ف۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں۔

ف۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

ف۲۱ ان کی نیکیوں کی جزا

ف۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں شانِ نزول مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خدا سن نہ پائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ

اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَ

کی بات کو خوب جانتا ہے ف ٢٢ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ف ٢٣ اور

هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے

لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا

زمین بنائی تو اس کے رستوں میں چلو

وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ف ٢٤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف ٢٥

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ

کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں

الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي

دھنسا دے ف ٢٦ جبھی وہ کانپتی رہے ف ٢٧ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی

السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ

سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے ف ٢٨ تو اب جانو گے ف ٢٩

کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے۔

ف ٢٣ اپنی مخلوق کے احوال کو ف ٢٤ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی۔

ف ٢٥ قبروں سے جزا کے لئے

ف ٢٦ جیسا قارون کو دھنسایا

ف ٢٧ تاکہ تم اس کے اسفل میں پہونچو۔

ع ١٤

ف ٢٨ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔

ف ٢٩ یعنی عذاب دیکھ کر۔

ف ٣٠ یعنی پہلی امتوں نے

ف ٣١ جب میں نے انہیں ہلاک کیا۔

ف ٣٢ ہوا میں اڑتے وقت

ف ٣٣ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے

ف ٣٤ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شے ثقیل طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر

كَيۡفَ نَذِيۡرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف ۳۰

فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ

تو کیسا ہوا میرا انکار ف ۳۱ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے

فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ ؔ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا

نہ دیکھے پر پھیلاتے ف ۳۲ اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا ف ۳۳ سوا

الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ بَصِيۡرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنۡ هٰذَا

رحمن کے ف ۳۴ بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے یا وہ کون سا

الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ

تمہارا لشکر ہے کہ رحمن کے مقابل تمہاری مدد

الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنۡ

کرے ف ۳۵ کافر نہیں مگر دھوکے میں ف ۳۶ یا کونسا

هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ ۚ

ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے ف ۳۷

بَلۡ لَّجُّوۡا فِىۡ عُتُوٍّ وَّنُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ

بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف ۳۸ تو کیا وہ جو اپنے

پڑیں۔

ف ۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔

ف ۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا۔

ف ۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔

ف ۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لئے ایک مثل بیان فرمائی۔

ف ۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

ف ۴۰ راستہ کو دیکھتا جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے۔

ف ۴۱ اور مومن آنکھیں کھولے راہ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے

ف ۴۲ اے مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ

ف ۴۳ جو آلات علم ہیں لیکن

مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا

منہ کے بل اوندھا چلے ف۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ

سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ

کم حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ

یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ

یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا

مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــَٔتْ وُجُوْهُ

ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹ پاس دیکھیں گے کافروں

تم نے ان قویٰ سے فائدہ نہ اٹھایا، تو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔

ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے۔ یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو۔

ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لئے۔ ف۴۶ مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر۔

ف۴۷ عذاب یا قیامت کا

ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں یہی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں۔

ف۴۹ یعنی عذابِ موعود کو۔

ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی۔

ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرما دیا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم

تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ

مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳ بھلا دیکھو تو اللہ اگر مجھے اور میرے ساتھ والوں

وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

کو ف۵۴ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا

دکھ کے عذاب سے بچا لے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر

بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ

ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے ف۵۸ کون

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ف۵۹ تو وہ کون ہے جو

يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا ف۶۰

ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی

ف۵۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفارِ مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں۔

ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو

ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کر دے۔

ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا تمہاری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔

ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

ف۵۸ یعنی وقتِ عذاب

ف۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے۔

ف۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے انہیں کیوں عبادت میں اس قادرِ برحق کا شریک کرتے ہو۔

ع ۲ ۱۹

فضائلِ سُورۂ مُزّمِّل

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ مُزّمِّل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دینی و دُنیوی مشکلات، بے گمان حادثات دُور فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ سُورۂ مُزّمِّل کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ خوش رکھے گا۔

اکثر عاملین کا مجرّب ہے کہ بااخلاص سُورۂ مُزّمِّل کے پڑھنے والے کو سرکارِ دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔

سُورۂ مُزّمِّل کے نقش کو گلے میں ڈالنے سے مریض اچھا ہوجاتا ہے نقش معظم یہ ہے:

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۴	۲۲۸۲۲	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص نماز کے بعد اس سُورۃ کو پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس سُورۃ کی برکت سے اس کی حاجت برلاتا ہے۔

اگر اس سُورۃ کو پڑھ کے حاکم کے سامنے جائے تو حاکم مہربان ہوجائیگا۔ اور واسطے زبان بندی اور تیغ بندی کے مجرّب ہے اور اگر لکھکر مریض کے گلے میں لٹکائے تو اس کو صحت ہو اور ہر روز سات مرتبہ پڑھے تو کشائش رزق ہو۔ اس میں ۲۲۲۶ عدد ہیں۔ علماء کا بیان ہے کہ جو شخص سُورۂ مُزّمِّل کا وِرد رکھے گا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۃ المزمل مکیۃ وھی عشرون اٰیۃ وفیہا رکوعان

سورہ مزمل مکی ہے اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ

قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾

رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو

اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾

یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶

اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ

بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک

نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ

رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات خوب سیدھی

قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾

نکلتی ہے ف۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱

ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاس کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اس کے شانِ نزول میں کئی قول ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانۂ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ کہہ کر ندا کی ایک قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادر رسالت کے حامل و لائق۔

ف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ

ف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کیلئے ہو باقی شب عبادت

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾

اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲ اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو ف۱۳

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

کو اپنا کارساز بناؤ ف۱۴ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَ

اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ف۱۵ اور مجھ پر چھوڑ دو ان

الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾

جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا

بیشک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا

غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸ جس دن تھرتھرائیں گے

الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا

زمین اور پہاڑ ف۱۹ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلا

میں گزارئیے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے

ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب و بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات یا آدھی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے :۔ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا

بہتا ہوا بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف ۲۰

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ف ۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول

رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ

بھیجے ف ۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا

فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ

تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچوگے

تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ

ف ۲۳ اگر ف ۲۴ کفر کرو اس دن ف ۲۵ جو بچوں کو بوڑھا کردے گا

شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ

ف ۲۶ آسمان اسکے صدمے سے پھٹ جائیگا اللہ کا وعدہ ہو کر

مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ

رہنا بیشک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ

رب کی طرف راہ لے ف ۲۷ بیشک تمہارا رب

ف ۶ رعایت وقوف و ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تابامکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے ف ۷ یعنی نہایت جلیل باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر نواہی اور تکلیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے ف ۸ سونے کے بعد ف ۹ بہ نسبت دن کی نماز کے۔ ف ۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتا ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریاء و نمائش کا موقع نہیں ہوتا ف ۱۱ شب کا وقت عبادت کیلئے خوب فراغت کا ہے ف ۱۲ رات دن کے جملہ اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن مجید درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی

الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ
آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ
تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ دن اور رات

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ
کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
کا شمار نہ ہو سکے گا ف۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمایا اب قرآن میں

الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار

مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى
ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر

الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ
کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے ف۳۱

پڑھو ف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقے قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے ف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ف۱۵ وھٰذا منسوخ بآیۃ القتال ف۱۶ بدر تک یا روز قیامت تک ف۱۷ آخرت میں ف۱۸ ان کے لئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی ف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا ف۲۰ سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں ف۲۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۲۳ عذاب الٰہی سے ف۲۴ دنیا میں ف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت دراز ہوگا ف۲۶ اپنی شدت دہشت سے ف۲۷ ایمان وطاعت اختیار کرکے ف۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیلی

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ف۳۲

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا

تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ف۳۳ اور نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ

رکھو ف۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا

قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

قرض دو ف۳۵ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اسے اللہ کے پاس بہتر اور

خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ

بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

میں آپ کا اتباع کرتے ہیں ف۲۹ اور ضبطِ اوقات نہ کر سکو گے ف۳۰ یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ: اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ مسئلہ: اقلّ درجہ قرأت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں ف۳۱ یعنی تجارت یا طلبِ علم کے لئے ف۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ف۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہوگیا ف۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں ف۳۵ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مالِ حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

فَضَائِلِ سُورۂ نُوح

○ اگر کسی سخت دشمن سے ہنگامہ ہو جائے اور دفعیہ اس کا ناممکن ہو تو ایک ہزار بار سورۂ نوح پڑھیں یا بہت سے آدمی جن کی تعداد وتر ہو، ایک ہی جلسہ میں بیٹھ کر ختم کریں یا دو تین روز میں ختم کریں دشمن ہلاک ہو جائے گا۔

○ دفع احتلام کے لئے یہ سورۃ رات کو پڑھ کر سونا چاہیئے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ احتلام نہ ہوگا۔ نقش اس کا لکھ کر باندھنا دافع رنج وغم ہے اور لکھ کر میدان میں رکھے بارش ہو۔ عورت گلے میں ڈالے اولاد کی نعمت سے مالا مال ہو۔

○ **تعبیرِ خواب:** جو شخص سورۂ نوح کو خواب میں دیکھے کہ پڑھ رہا ہوں اگرچہ وہ جاہل قوم میں رہتا ہو مگر انجام میں ان پر غلبہ حاصل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ان پر مدد ملے گی۔

○ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ قرآن شریف کی کسی سورۃ یا آیت کو عمل میں لانے کے لئے صدق عقیدہ، دل اور دماغ کی طہارت، پاکیزگی سچائی، فرائض کی پابندی اور اکلِ حلال کی ضرورت ہے۔

نقش سورۂ نوح

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۵۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح مکّی ہے اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے

قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ

پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے

أَلِيمٌ ① قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ

ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لئے صریح ڈر سنانے

مُّبِينٌ ② أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَ

والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳ اور اس سے ڈرو ف۴ اور

أَطِيعُونِ ③ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا ف۵

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ

اور ایک مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں مہلت دے گا ف۷ بیشک

ف۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو ننانوے حرف ہیں ف۲ دنیا و آخرت کا ف۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ف۴ نافرمانیوں سے بچ کر تاکہ وہ غضب نہ فرمائے ف۵ جو تم سے وقتِ ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے ف۶ یعنی وقتِ موت تک ف۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا ف۸ اس کو اور ایمان لے آتے ف۹ حضرت نوح علیہ السلام نے ف۱۰ ایمان و طاعت کی طرف ف۱۱ اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی ف۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف ف۱۳ تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں ف۱۴ اور منہ چھپا لئے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیوں کہ انہیں دینِ الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی

أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ

اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ

طرح تم جانتے ف ۸ عرض کی ف ۹ اے میرے رب

دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ

میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف ۱۰ تو میرے

يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَإِنِّيْ

بلانے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا ف ۱۱ اور میں نے

كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا

جتنی بار انہیں بلایا ف ۱۲ کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے

أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

کانوں میں انگلیاں دے لیں ف ۱۳ اور اپنے کپڑے اوڑھ

ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾

لئے ف ۱۴ اور ہٹ کی ف ۱۵ اور بڑا غرور کیا ف ۱۶

ثُمَّ إِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ إِنِّيْٓ

پھر میں نے انہیں علانیہ بلایا ف ۱۷ پھر میں نے

گوارا نہ تھا ف ۱۵ اپنے کفر پر ف ۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا ف ۱۷ بآنگ بلند محفلوں میں ف ۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی ف ۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس سال تک انکے مال ہلاک ہوگئے جانور مرگئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں استغفار کا حکم دیا۔ ف ۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لاکر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعت رزق کا سبب ہوتا ہے ف ۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ ف ۲۲ مال د

أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ۙ

ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ

تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰ وہ بڑا

كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ

معاف کرنے والا ہے ف۲۱ تم پر شرائے کا مینہ

مِدْرَارًا ﴿١١﴾ۙ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ

بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا

بَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَ

ف۲۲ اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا اور

يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ؕ مَا لَكُمْ

تمہارے لئے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا

لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ۚ وَقَدْ

اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے

خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ

تمہیں طرح طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے

اولاد بکثرت عطا فرمائے گا ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلتِ بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگ دستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلتِ نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلتِ پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا۔ ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے) ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش

خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ

اور ان میں چاند کو روشن کیا ف۲۶ اور سورج

الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ

کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی

مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ

طرح زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں

فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ

لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا

نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے

مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ

وسیع راستوں میں چلو نوح نے عرض کی اے میرے

اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ

رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہولئے

میں خدا کی اس کی خالقیت وقدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کا وا جب کا ہے ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمان دنیا میں ہے ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کرکے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روز قیامت ف۳۱ اور میں نے جو ایمان واستغفار کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا۔ ف۳۲ ان کے عوام غرباء اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال واولاد کے تابع ہوئے۔

ع ۲۰ / ۹

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَ

جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ف۳۳ اور

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا

ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶

لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا

وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ

ود اور سواع اور یغوث اور یعوق

وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَ

اور نسر کو ف۳۸ اور بیشک انہوں نے بہتوں کو بہکایا ف۳۹ اور

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا

تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱ اپنی

خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ

کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲ پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳

فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار

ف۳۳ اور وہ غرورِ مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا ف۳۴ وہ رؤسا ف۳۵ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں ف۳۶ رؤسا کفار اپنے عوام سے ف۳۷ یعنی انکی عبادت ترک نہ کرنا ف۳۸ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پُوجتے تھے بُت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ انکے نزدیک بڑی عظمت والے تھے وَدّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سُواع عورت کی صورت پر اور یَغوث شیر کی شکل اور یَعوق گھوڑے کی اور نَسر گِرگس کی یہ بُت قوم نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہونچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کر لیا ف۳۹ یعنی یہ بُت بہت سے لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنٰی ہیں کہ رؤساء قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کر کے بہت

أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ

اور نوح نے عرض کی اے میرے رب ف۴۴ نہ

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ

إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ

بیشک اگر تو انہیں رہنے دے گا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶

رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور اسے جو

دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ

ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ

سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا

إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع

مگر تباہی ف۴۸

سے لوگوں کو گمراہ کر دیا

ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے تھے

ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی

ف۴۲ طوفان میں

ف۴۳ بعد غرق ہونے کے

ف۴۴ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتا

ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا

ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کیلئے دعا فرمائی

ف۴۷ کہ وہ دونوں مومن تھے

ف۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور انکی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ع ۲ ۸ ۱۰

فضائلِ سُورۂ جنّ

- جس پر آسیب آتا ہو ایک مرتبہ سُورۂ جنّ پڑھ کر اس پر دم کریں یا لکھ کر بازو پر باندھ دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ آسیب جاتا رہے گا۔
- اگر قیدی، سُورۂ جنّ کو پڑھے تو وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ بہت ہی جلد رہائی پائے۔
- اگر کسی پر آسیب کا خلل ہو تو پاک پانی پر سُورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں سُورۂ جنّ کے شروع کی یعنی قُلْ اُوْحِیَ سے کَذِبًا تک پڑھے اور اس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹا مارے۔ اس عمل سے وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ ہوش میں آجائے گا۔
- اگر کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی طرح پانی پڑھ کر اس کے سب طرف چھڑک دے، خدا چاہے جن رفع ہو جائے گا۔
- اس کے ۶۶۳۰۳ عدد ہیں سُورۂ جنّ کا نقشِ مُبارک یہ ہے:

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

تعبیرِ خواب:

- سُورۂ جنّ کو جو شخص خواب میں پڑھے گا وہ ایک ایسی قوم سے سخت مضرت پائے گا جن کے دِل سخت ہوں گے
- اگر کوئی شخص جن و پری کو تسخیر کرنا چاہے تو سُورۂ جنّ کو سات سو بار پڑھے جن اور پری مسخر ہو جائیں گے یا ایک ہزار سات نقش سُورۂ شریف کے لکھے تو بھی جن و پری قابو میں آجائیں۔

سورة الجن مكية وهي ثمان وعشرون اٰية وفيها ركوعان

سورۂ جن مکیہ ہے اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

قُلۡ اُوۡحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴

فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى

تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے

الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور

وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى

نہ بچہ ف۸ اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات

اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ

کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز

ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو پچاس کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں ف۲ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی ف۴ نماز فجر میں بمقام نخلہ مکہ مکرمہ وطائف کے درمیان ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جاکر ف۶ جو اپنی فصاحت وبلاغت وخوبی مضامین وعلو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے ف۷ یعنی توحید و ایمان کی ف۸ جیسا کہ کفار جن وانس کہتے ہیں ف۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک واولاد اور بی بی بتاتا تھا ف۱۰ اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لئے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شانِ الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ

آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّ

تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور

اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ

یہ کہ انہوں نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی

اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴ تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا

ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷

نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

پہلے آسمان میں سننے کیلئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ

وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے ف۱۹ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم

بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن شریف کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہوگیا ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے ف۱۲ یعنی کفار قریش نے ف۱۳ اے جنات ف۱۴ یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا ف۱۵ فرشتوں کے ف۱۶ تاکہ جنات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے ف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے ف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے ف۲۱ قرآن مجید سننے کے بعد ف۲۲ اور بعض شقی کافر ف۲۳ فرقے

اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

کہ ف ۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف ۲۱ کچھ نیک ہیں ف ۲۲ اور

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّ

کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں ف ۲۳ اور یہ

اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے

وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا

اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب

الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا

ہدایت سنی ف ۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ

يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا

کسی کمی کا خوف ف ۲۵ اور نہ زیادتی کا ف ۲۶ اور یہ کہ ہم میں

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ

کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم ف ۲۷ تو جو اسلام لائے

فرقے مختلف ف ۲۴ یعنی قرآن پاک ف ۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا ف ۲۶ بدیوں کی ف ۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر ف ۲۸ اور ہدایت و راہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا ف ۲۹ کافر راہ حق سے پھرنے والے ف ۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے ف ۳۱ یعنی انسان ف ۳۲ یعنی دین حق و طریقۂ اسلام پر ف ۳۳ کثیر مراد وسعتِ رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کر دیئے گئے تھے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے ف ۳۴ کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں ف ۳۵ قرآن مجید سے یا توحید یا عبادت سے ف ۳۶ جس کی شدت

فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

انہوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا

وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی

عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم انہیں وافر پانی

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ

دیتے ف۳۳ کہ اس پر انہیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے

يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

ف۳۵ وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ

کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸ اور یہ کہ جب اللہ کا

عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ

بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ

لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ

کے ٹھٹھ ہو جائیں ف۴۱ تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا

دم بدم بڑھے گی ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کیلئے بنائے گئے ف۳۸ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے ف۳۹ یعنی سیدِ عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بطنِ نخلہ میں وقتِ فجر ف۴۰ یعنی نماز پڑھنے ف۴۱ کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں۔ ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے ف۴۵ وہ عذاب ف۴۶ کافر کی یا مومن کی کہ اس روز کافر کا کوئی [illegible]

بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْٓ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا

شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی برے بھلے کا مالک

وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ

نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ

اللّٰهِ اَحَدٌ ۥ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

بچائے گا ف۴۲ اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ

پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچاتا اور اس کی رسالتیں ف۴۳

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴ تو بیشک

نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب

مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم ف۴۶

نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔

شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی

ف۴۷ یعنی وقتِ عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے ف۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کیساتھ وہ منفرد ہے (خازن و بیضاوی وغیرہ) ف۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشفِ تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو

ف۵۰ تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشفِ تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیا کا علم باعتبارِ کشف و انجلا اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیا ہی کے وساطت اور انہی

قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا

اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ

ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا ف۴۷ غیب کا جاننے والا

فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ

تو اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا ف۴۹ سوائے

ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے آگے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

پیچھے پہرہ مقرر کر دیتا ہے ف۵۱

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے

وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ

اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اس کے علم میں ہے اور اس نے

شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کیلئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے ف۵۱ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں۔

ع ۹ ۱۲

فضائلِ سُورۂ کہف

✪ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اس سُورۃ کو جمعہ کے دن پڑھے گا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے لئے روشنی ہوگی۔ (حاکم)

✪ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اس کی شروع کی دس آیتوں کو حفظ کرے گا وہ دجّال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم) نقش سُورۂ کہف یہ ہے:

۱۲ ۶۳ ۷۹	۱۲ ۶۳ ۸۲	۱۲ ۶۳ ۸۵	۱۲ ۶۳ ۷۱
۱۲ ۶۳ ۸۴	۱۲ ۶۳ ۷۲	۱۲ ۶۳ ۷۸	۱۲ ۶۳ ۸۳
۱۲ ۶۳ ۷۳	۱۲ ۶۳ ۸۷	۱۲ ۶۳ ۸۰	۱۲ ۶۳ ۷۷
۱۲ ۶۳ ۸۱	۱۲ ۶۳ ۷۶	۱۲ ۶۳ ۷۴	۱۲ ۶۳ ۸۶

✪ جو شخص کہ مبتلائے قرض ہو بعد نماز جمعہ سُورۂ کہف سات بار پڑھے، اور اللہ کے حضور رو رو کر دُعائیں کرے قرض اس کا اتر جائے گا اور وہ حیران ہو جائے گا۔ اور مداومت اختیار کرنے والا طاعون، برص، جذام، سے محفوظ رہے گا۔ اور واسطے زبان بندی، حفاظتِ بلیّات اور کشادگی رزق کے لئے ہر روز صبح کو پڑھیں اور اگر اس کا نقش لکھ کر پاس رکھیں تو دافع بلیّات ہے۔

✪ اصحابِ کہف کے کُتّے "قِطمیر" کا نام پڑھ کر مٹی پر دم کرے۔ کھیتی میں برکت ہو، چوہا، ٹڈی و دیگر موذی جانوروں سے کھیت محفوظ رہے۔

سورۃ کہف مکیۃ وھی مائۃ وعشر آیات واثنا عشر رکوعا

سورۂ کہف مکی ہے اس میں ایک سو دس آیات اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر

الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿۱﴾ قَيِّمًا

کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی ف۴ عدل والی

لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

والوں کو جو نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے

لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّ

اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور

يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا

ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس

ف۱ اس سورۃ کا نام سورۂ کہف ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچسو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں ف۲ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے ف۴ نہ لفظی نہ معنوی، نہ اس میں اختلاف نہ تناقض ف۵ کفار کو ف۶ کفار ف۷ خارج جاتی یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں ف۸ یعنی قرآن مجید پر ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلیِ قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے ف۱۰ رہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار ف۱۱ اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کردیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو ف۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے ف۱۵ اور

ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحابِ کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ

بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا ف کتنا بڑا بول

كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ

ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں

اِلَّا كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى

تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے

اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

پیچھے اگر وہ اس بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں غم سے

اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً

ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا

اس پر ہے ف۱۰ کہ انھیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ ؕ اَمْ

بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳

کے نام یہ ہیں مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ خواص: یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے، باری کے بخار، درد سر، ام الصبیان خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں (جمل) واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہلِ انجیل کی حالت ابتر ہوگئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا اصحاب کہف شہر

افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ

كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ

ہماری ایک عجیب نشانی تھے — جب ان نوجوانوں نے ف۱۴

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ

غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے

رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا

اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر ف۱۵ تو ہم نے

عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ

اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۱۶ پھر

بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا

ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں ف۱۷ دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی

لَبِثُوا أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے — ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں

نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا

سنائیں — وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا

لائے — اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی — اور ہم نے ان

غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں گھر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے عمّال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد اور پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اسکا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہ

الٰہی میں دعا کی یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک

شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اس غار کو تجویز کیا اور دیوار گرادی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت
طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اُٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تروتازگی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ
کی ڈھارس بندھائی جب ف۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ
آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو
دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ
نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو
قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ
ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں
لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ
نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند تو اس
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾ وَ
سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹ اور
اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا
جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے
اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ
ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب

موجود ایک نے دوسرے کو
سلام کیا نماز کے لئے کھڑے
ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے
کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے
کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر
بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم
لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے
وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے
دروازے پر اسلامی علامت دیکھی
نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی
قسم کھاتے سُنا تعجب ہوا یہ
کیا معاملہ ہے کل تو کوئی
شخص اپنا ایمان ظاہر نہ کر سکتا
تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا نام لینے سے قتل کر دیا
جاتا تھا آج اسلامی علامتیں
شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ
بے خوف و خطر حضرت کے
نام قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ
نان پز کی دوکان پر گئے کھانا
خریدنے کے لئے اس کو
دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا
جس کا چلن صدیوں سے
موقوف ہو گیا تھا اور اس کا
دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ
رہا تھا بازار والوں نے خیال
کیا کہ کوئی پرانا خزانہ انکے

ہاتھ آگیا ہے انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انہوں نے کہا خزانہ

کہیں نہیں ہے یہ روپیہ بھلا اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں یہ سکہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلقِ کثیر ان کے ہمراہ سرِ غار پہونچے اصحابِ کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہونچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکمِ الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکمِ سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ

تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی

اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا

کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے

وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے ف۲۰

وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ

حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں میں

اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ

سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع

گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ

تم انہیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی

برآمد ہوئی اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی دقیانوس نے خبر پاکر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کردینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں

ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم

داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ

اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے

لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت

رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

میں بھر جائے ف۲۵ اور یونہی ہم نے انکو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے

بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ

احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۸ تم یہاں کتنی دیر رہے

قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا

کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم

جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱

بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ

شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ

کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لیکر حاضر ہوا اور سجدۂ شکرِ الٰہی بجالایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خوابگاہوں کی طرف واپس ہوکر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے انکی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہونچ سکے بادشاہ نے سرِ غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید

کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عُرس کا معمول قدیم سے ہے ف۱۶ یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے ف۱۷ کہ اصحاب کہف کے ف۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے ف۱۹ اور اس کے لئے شریک

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ

بیشک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے

يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا

دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا

اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا

نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵

اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ

کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ

فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ

ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں

اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا ف۲۰ یعنی اللہ پر تمام ولی سایہ ہے طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی ف۲۱ اور قائم ہوئی اللہ کو تعجب ہے ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک

ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے ف۲۶ ایک مدت دراز کے بعد ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں ف۲۸ یعنی تملیخا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں ف۲۹ کیوں کہ وہ غار میں طلوعِ آفتاب کے

بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ

خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ

ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰

ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ج وَيَقُولُونَ

کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ

خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج

ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤ تکا بات ف۴۱

وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ

اور کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا

قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا

تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں

قَلِيلٌ ۵ قف فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً

جانتے مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی

ظَاهِرًا ص وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع

ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو

وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریبِ غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے **مسئلہ** اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظنِ غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے ف۳۰ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکے کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لئے تھے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے ف۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے

ع ۵ ۱۵

اور مدت گزر جانے کے بعد ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ۡ وَّلَا

اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۴ اس کے سوا ان کا کوئی والی نہیں ف۵۵

ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجبِ ثواب ہے ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا ف۴۱ جو بے جانے کہدی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کرکے کہا۔ ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے ف۴۴ حضرت ابنِ عباس تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا ف۴۵ اہل کتاب سے ف۴۶ اور قرآن مجید

میں نازل فرمائی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں ف۴۷ یعنی اصحابِ کہف کے ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہیے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے شانِ نزول

يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ

اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو

اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا

تمہارے رب کی کتاب ف۵۶ تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

کوئی بدلنے والا نہیں ف۵۷ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضا چاہتے ہیں

وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ

ف۵۸ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم

زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ

دنیا کی زندگانی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا

اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے

اہلِ مکہ نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحابِ کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۹ یعنی ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیر میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے ؎

ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام
محو گشتی مذکور ماند والسلام

ف۵۰ واقعہ اصحابِ کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے والے یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاءِ سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک

پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور حشر اور حساب و کتاب سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہ (خازن و جمل) ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے شانِ نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی

وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ

چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

طرف سے ہے ف۵۹ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر

فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ

کرے ف۶۰ بیشک ہم نے ظالموں ف۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر ف۶۲ پانی کے لئے فریاد

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ

کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دئے ہوئے دھات

بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ

کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے ف۶۳ اور دوزخ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا

کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے

نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ۚ اُولٰۗىِٕكَ

نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف۶۴ ان کے لئے

کیسی ہے اس کا انہیں علم نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا ف۵۶ یعنی قرآن مجید ف۵۷ اور کسی کو اسکے تبدیل و تغیر کی قدرت نہیں ف۵۸ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں شانِ نزول: سرداران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غربا اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۹ یعنی اسکی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا ہیں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لئے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کرونگا

ف۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ ف۶۱ یعنی کافروں ف۶۲ پیاس کی شدت سے ف۶۳ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس

فرمایا مٹھا پانی ہے روحِ مُبْتَرٰن کی تیجٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلا ہوا تانبہ اور تیل ہے وسلا بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں وسلا

لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

وہ اس میں بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے وسلا

يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ

اور سبز کپڑے کریب اور

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ

قناویز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے وسلا

نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَ

کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور

اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو وسلا کہ ان میں

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا

ایک کو وسلا ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں

بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا

سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی وسلا دونوں

جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے وسلا شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ ہوں گے وسلا کہ کافر و مومن اس میں غور کرکے اپنا انجام کار سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے وسلا یعنی کافر کو وسلا یعنی انھیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا وسلا بہار خوب آئی وسلا باغ والا اس کے علاوہ اور بھی وسلا یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں وسلا ایمان دار وسلا اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کرکے کہنے لگا کہ وسلا میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمت گار نوکر چاکر بہت ہیں وسلا اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو فخراً ہر طرف لئے پھرا اور ہر چیز دکھائی وسلا کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور وسلا جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض وسلا کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ

باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی

شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ

ف۷۰ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۷۱

ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا

پھل رکھتا تھا ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور وہ اس سے

اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ

رد و بدل کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا

جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ

زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷۵ اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا

اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ

ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ

قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ

سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰ نے اس سے

ہے ف۸۰ مسلمان ف۸۱ عقل و بلوغ و قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پاکر کافر ہوگیا۔ ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا ف۸۴ دنیا یا عقبیٰ میں ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جا سکے ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہوگیا ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کرسکتا۔ ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے ف۹۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے ف۹۵ زمین تر و تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا ف۹۶ اور پراگندہ کردیں ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ

جس طرح سبزہ شاداب ہوکر فنا ہوجاتا ہے اور اس کا نام ونشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی ہے اس پر اعتبار کیا ہے اس پر
مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں ف۹۸ راہ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد

هُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ

الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾

نے تجھے مٹی سے بنایا پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ

نہیں کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ

ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے اپنے سے مال واولاد میں

مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ

کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے

خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے

مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا

دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے ف۹۹ باقیاتِ صالحات سے اعمالِ خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے پنجگانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقیاتِ صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنا ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح رواں ہوں گے ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت ف۱۰۲ قبروں سے اور موقفِ حساب میں حاضر کریں گے ف۱۰۳ ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے

زبانِ انبیاء پر فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ف۱۰۶ ہر

شخص کا اس کے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں، کافر کا بائیں میں ف۱۰۰ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو ف۱۱۲ کہ بجائے اطاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعت شیطان میں مبتلا ہوئے ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریکِ عمل نہ کوئی مُشیرِ کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے ف۱۱۴ اللہ تعالیٰ کفار سے ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بُت پرستوں کے یا اہلِ ہُدیٰ اور اہلِ ضَلال کے ف۱۱۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مَوبِق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے ف۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پندپذیر ہوں ف۱۱۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر بن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا بعض نے کہا اُبَیّ بن خلف مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح ہے ف۱۱۹ یعنی قرآن کریم یا رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ف۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے جائے مفر نہیں ہے

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ف۸۷

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ

اور اس کے پھل گھیر لئے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس

اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ

لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۹۰ اور

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ

کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور

لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا

اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ

كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ

لینے کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے

هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ع وَاضْرِبْ لَهُمْ

اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور ان کے سامنے ف۹۳

مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا

اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس ہو گیا

تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے

مُّقْتَدِرًا (۴۵) اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ

ف۹۷ مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے

الدُّنْیَاۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ

ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا (۴۶) وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ

ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے

الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةًۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ

بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے

فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًاۚ (۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ

ف۱۰۱ اور ہم انہیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور

صَفًّاؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ

پرا باندھے پیش ہوں گے ف۱۰۳ بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے پہلی بار

کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں ف۱۲۱ یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہے اس کے بعد ف۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لئے ثواب کی ف۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لئے عذاب کا ف۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں ف۱۲۵ عذاب کے ف۱۲۶ اور پند پذیر نہ ہوا اور ان پر ایمان نہ لائے ف۱۲۷ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا ف۱۲۸ کہ حق بات نہیں سنتے ف۱۲۹ یہ ان کے حق میں ہے جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۱۳۰ دنیا ہی میں ف۱۳۱ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی ف۱۳۲ یعنی روز قیامت بعث و حساب کا دن ف۱۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور وہ بستیاں ویران ہو گئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں ف۱۳۴ حق کو نہ ماننا اور کفر اختیار کیا ف۱۳۵ ابن عمران نبی محترم صاحب توریت و معجزات باہرہ ف۱۳۶ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں ف۱۳۷ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک

وہاں پہنچوں ف۱۳۸ اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے ف۱۳۹ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروفِ خواب ہو گئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہو گئی

بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ

بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

نامۂ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے

مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَ

چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور

وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ

تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ

حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت ف۱۴۱ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزلِ مقصود سے آگے بڑھ کر تھکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور ف۱۴۲ یعنی مچھلی نے ف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصولِ مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں انکی ملاقات وہیں ہوگی ف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسرِ خا و سکونِ ضاد، اور فتح خا و سکونِ ضاد، اور فتح خا و کسرِ ضاد

ع ۵ ۱۸

یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابوالعباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں آپ نے دُنیا ترک کرکے زہد اختیار فرمایا ف۱۲۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے ف۱۲۶ یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ ۔ فرمایا جی ہاں پھر ف۱۲۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ تواضع و ادب پیش آئے (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ أَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ

کیا ہی بُرا بدل ملا ف۱۱۲ نہ میں نے آسمانوں اور زمین کو

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ ۠ وَ

بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور

مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ

نہ میری شان کہ گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور

يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے تو

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

انہیں پکاریں گے وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان

مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ

ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے ف۱۱۶ اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَ

کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور

جواب میں ف۱۲۸ حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امورِ منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور

انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کرسکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرمایا اور فرمایا ف ۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ
بیشک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان
كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ
فرمائی ف ۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے
جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ
اور آدمیوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ف ۱۱۸
جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ
ہدایت ف ۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے معافی مانگتے ف ۱۲۰
تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ
مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف ۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب
قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ
آئے اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف ۱۲۲ خوشی اور
وَ مُنْذِرِیْنَۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ
ڈر سنانے والے ف ۱۲۳ اور جو کافر ہیں وہ باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف ۱۲۴
لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ
کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں

کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور یہ اہل کمال کے لئے باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینے میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ف ۱۵۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک و ابوالسعود) ف ۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا ف ۱۵۲ اور بسولے یا کلماڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن

أُنذِرُوا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ

سُنائے گئے تھے ان کی ہنسی بنالی ف۱۲۵ اور اس سے بڑھ کر ظالم

بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ

کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منھ پھیر لے ف۱۲۶

يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن

اور اس کے ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷ اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر

يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ

غلاف کر دیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ف۱۲۸ اور اگر تم

إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَ

انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹ اور

رَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم

تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انھیں ف۱۳۰ ان کے کئے

بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم

پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱ بلکہ ان کے لئے ایک

مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَ

وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور

باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا ف۱۵۳ حضرت خضر نے ف۱۵۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۵۵ کہ نابالغ پر [illegible] کرامت نہیں ف۱۵۶ یعنی کشتی سے اُتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے ف۱۵۷ جو ان میں خوب صورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا ف۱۵۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا ف۱۵۹ حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ ف۱۶۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ نے ف۱۶۱ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے ف۱۶۲ اور میزبانی پر آمادہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے ف۱۶۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک لگا کر اپنی کرامت سے ف۱۶۴ کیونکہ یہ ہماری حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں اُن کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے ف۱۶۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار ف۱۶۶ اور ان کے اندر جو راز تھے انکا اظہار کر دوں گا ف۱۶۷ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو ف۱۶۸ کہ انھیں

واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا ف۱۶۹ اور
اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ رہے ف۱۷۰ اور وہ اس کی

تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا
یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں ف۱۳۳ جب انہوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ
ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم
لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ
سے کہا ف۱۳۶ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں
اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا
ف۱۳۷ یا قرنوں چلا جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے
نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ
ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ
سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا
بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا
غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا
نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ
ہوا ف۱۴۱ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو

محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب سے تھا کہ وہ باعلام الٰہی اس کے حال باطن کو جانتے تھے۔ حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حال باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انہیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گزرا اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا جمل ف۱۷۱ بچے گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسن سلوک اور مودت و
محبت رکھتا ہو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن

کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو ہدایت دی بندے کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے
ف۱۷۳ جن کے نام اصرم اور صریم تھے ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس

فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا

بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا

الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی

کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی

الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ

راہ لی اچنبا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳

فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا

تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے

عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ

بندوں میں سے ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت

عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ

دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ف۱۴۶ اس سے

لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا

موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک

عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ

بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ف۱۴۷ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لکھا تھا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کیا اس کے لئے خوشی جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی اس کے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کیا ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار

تھا حضرت محمد بن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں ف۱۷۷ بلکہ بامر الٰہی والہام خداوندی کیا ف۱۷۸ بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضرؑ ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضرؑ نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں کہ مشائخ صوفیا واصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خضر و الیاس دونوں

مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ

سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم

بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

محیط نہیں ف۱۴۹ کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر

صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ

پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ

اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى

میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى

خود اس کا ذکر نہ کروں ف۱۵۰ اب دونوں چلے یہاں تک کہ

اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا

جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا ف۱۵۲ موسیٰ نے کہا

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾

کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بیشک یہ تم نے بری بات کی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

ف۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر

ع ۱۱ / ۲۱

زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ف۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفارِ مکہ یا یہود بہ طریقِ امتحان ف۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی

صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَ

سکیں گے ف۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۵۵ اور

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے ف۱۵۶

حَتّٰٓى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ أَقَتَلْتَ

یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۵۷ اس بندہ نے اسے قتل کردیا موسیٰ نے کہا کیا

نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا

تم نے ایک ستھری جان ف۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بیشک تم نے بہت

نُكْرًا ﴿٧٤﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ

بری بات کی کہا ف۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز

تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ

میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۶۰ کہا اس کے بعد میں تم سے

عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ

کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بیشک میری طرف

مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَآ أَتَيَا

سے تمہارا عذر پورا ہوچکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک

ہیں انہوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر ان کے وزیر اور صاحب اللواء تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمراں تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسمِ مبارک امام مہدی ہے ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔ ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے بلکہ اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انہیں محبوب بنایا ف۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا ف۱۸۲ سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا ف۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں

میں دیکھا تھا کہ اولادِ سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پئے گا [illegible] دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں
مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمۂ حیات تک پہنچ گئے [illegible] مگر

اَهْلَ قَرْيَةِ ِۣاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

گاؤں والوں کے پاس آئے ف۱۶۱ ان دہقانوں سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ

دینی قبول نہ کی ف۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی

يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ

ہے اس بندہ نے ف۱۶۳ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ

عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ

مزدوری لے لیتے ف۱۶۴ کہا یہ ف۱۶۵ میری اور آپ کی جدائی ہے

بَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ

عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

ہوسکا ف۱۶۶ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ

ف۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے

اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ

عیب دار کردوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱۶۸ کہ ہر ثابت

ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے [illegible] سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منزلیں قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا وہاں انہیں آفتاب وقتِ غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس ف۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے۔ ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کردے ف۱۸۷ اور انہیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں۔ ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ف۱۸۹ اسے قتل کریں گے یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ میں امت میں ف۱۹۱ یعنی جنت ف۱۹۲ اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں دشوار نہ ہوں اب ذوالقرنین کی نسبت

كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ

کشتی زبردستی چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے

أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا

ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور

طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا

کفر پر چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ

سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۷۲

أَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي

رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس

الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ

کے نیچے ان کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ نیک

أَبُوهُمَا صَالِحًا ۚ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا

آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی

أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

جوانی کو پہنچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب

ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانب مشرق میں ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہوسکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوعِ آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے ف۱۹۵ فوج لشکر آلاتِ حرب سامان سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امورِ مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۱۹۶ مفسرین نے کذلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہلِ مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مُصر رہے ان کو تعذیب کی ف۱۹۷ جانب شمال میں (خازن) ف۱۹۸ کیونکہ ان کی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بہ مشقت بات کی جاسکتی تھی ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے درندوں وحشی جانوروں بچھوؤں

ہم کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان سے ایذا سے محفوظ رہیں ف یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو ف ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا ف اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چُن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا ف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ ف اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت آپہنچے گا قریب قیامت ف۲۰ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ

کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷

ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع

یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۱۷۸

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ

اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں

سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ

تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے

فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ

اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا ف۱۸۳ اور وہاں ف۱۸۴

عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن

ایک قوم ملی ف۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو

اِن شاء اللہ، اِن شاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جانے کی اور اگلے دن اسیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی

تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ

تو انہیں عذاب دے ف۱۸۶ یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ف۱۸۷ عرض کی

اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى

کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۸۸ اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف۱۸۹ پھر اپنے رب

رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ

کی طرف پھیرا جائیگا ف۱۹۰ وہ اسے بری مار دیگا اور جو ایمان لایا

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ

اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ف۱۹۱ اور عنقریب ہم

لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى

اس سے آسان کام کہیں گے ف۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۳ یہاں تک

اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ

کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا

لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ

جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴ بات یہی ہے

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ

اور جو کچھ اس کے پاس تھا ف۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک

پہلے روز توڑ کے گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائینگے جانوروں، درختوں اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہوسکیں گے اللہ تعالیٰ بہ دعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو انکی ہلاکت کا سبب ہوں گے ف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قریب قیامت کی علامت میں سے ہے۔ ف۲۰۹ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روزِ قیامت ف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں ف۲۱۱ اور وہ آیاتِ الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے ف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ف۲۱۳ مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام

صفت خرید و مالک کے ف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے

ف۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کرکے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزین رہتے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہلِ حرورا یعنی خوارج ہیں۔

ف۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے

ف۲۱۷ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب کے منکر رہے

ف۲۱۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روزِ قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا

سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ

سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا ان سے

مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ

ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے

قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ

تھے ف۱۹۸ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج

مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ

ماجوج ف۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا

ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں

وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ

ایک دیوار بنا دیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے

خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط

بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى

آڑ بنا دوں ف۲۰۳ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک

ف۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو

تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں

إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا

کہ جب وہ دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو

حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کردیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ

عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ

انڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هَٰذَا

اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف ۲۰۵ یہ

رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي

میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا ف ۲۰۶

جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾

اُسے پاش پاش کردیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف ۲۰۷

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آئے گا

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾

اور صور پھونکا جائے گا ف ۲۰۸ تو ہم سب کو ف ۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور

جاری ہیں حضرت قتادہ نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے ف ۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ اور ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ جانتے ہوں گے کہ فضلِ الٰہی سے انہیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت حاصل ہے ف ۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لئے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں۔

شانِ نزول: حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی

اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ

آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیۃ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾

ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ف۲۱۰

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ

وہ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا

ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

ف۲۱۱ اور حق بات سن نہ سکتے تھے ف۲۱۲

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا

تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو

عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

ف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بیشک ہم نے

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ۭ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ

سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ اُن کے جن کی ساری

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہوگئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں

توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو ف۲۲۲ کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں در صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفا قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ

ع ۱۹ / ۲

اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو

أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ

اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب

أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہ کریں گے

وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا

ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ إِنَّ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بیشک

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس

لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خَالِدِينَ

کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ

فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَوْ

ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرما دو اگر

بہر حال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کیلئے حکم فرمایا گیا یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) مسئلہ: کسی کو جائز نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مثل البشر کہے کیوں کہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بہ طریق تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں ہوتا دوم یہ کہ جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ

سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ

ہوجائیں گے اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم

جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا

ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ

میں تو میں تم جیسا ہوں ف۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ

ہی معبود ہے ف۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو

رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ

اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۲۲۴

تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد آیت یُوْحٰۤى اِلَیَّ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے ف۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں ف۲۲۴ شرکِ اکبر سے بھی بچے اور ریا سے بھی جس کو شرکِ اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ع ۱۲ ۲

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ طارق مکیہ ہے اور اس میں سترہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا

مَا الطَّارِقُ ② النَّجْمُ الثَّاقِبُ ③ اِنْ

رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا کوئی

كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④ فَلْيَنْظُرِ

جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہئے کہ

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ

آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴ جست کرتے پانی

دَافِقٍ ⑥ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ

سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ

التَّرَآئِبِ ⑦ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ⑧

سے ف۶ بیشک اللہ اس کے واپس کردینے پر ف۷ قادر ہے

ف۱ سورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے دو سو انتالیس حرف ہیں ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے شانِ نزول ایک شب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں ف۴ تاکہ وہ جان لے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لئے عمل کرنا چاہئے ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے

تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ف یعنی موت کے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ

جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور

قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

ہوگا اور نہ کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینھ

الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ

بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور میں اپنی

كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ

خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انہیں کچھ

رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

تھوڑی مہلت دو ف۱۷

بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر ف۸ چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کردے گا ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے ف۱۰ جو ارضی پیداوار نباتات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے ف۱۱ اور نباتات کیلئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرتِ الٰہی کے بیشمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے ف۱۳ جو کچھ اور بے کار ہو ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی

ع ۱۴ ۱۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں ف۱۵ جس کی انہیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے پکڑا اور نسخ الاِمْہال بِاٰیۃ السَّیف۔

ف سُورَةُ الكٰفِرُوْنَ مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حروف ہیں۔ شانِ نزول، قریش کی ایک جماعت نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے، ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دینگے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورۃ انہیں پڑھ کر سُنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے ف۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۳ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے (وھٰذہ الاٰیۃ منسوخۃ باٰیۃ القتال)

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کٰفرون مکی ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَاۤ اَعْبُدُ مَا

تم فرماؤ اے کافرو ف۲ نہ میں پوجتا ہوں

تَعْبُدُوْنَ ② وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ

جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا

اَعْبُدُ ③ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④

ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا

وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ

اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥ ع

تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

ف۱ سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں۔ شانِ نزول جب حضور نے کوہِ صفا پر عرب لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور اللہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿۱﴾ مَآ

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اسے

اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى

کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳ اب دھنستا

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ

ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا

لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور

حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

کی چھال کا رسا ف۵

ف۲ ابولہب کا نام عبدالعزّٰی ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت تھا اسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے

ف۳ یعنی اسکی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔

ع ۱ ۵ ۲۶

ف۴ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر حضور کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارہ نہ کرتی تھی ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔

فضائل سورہ اِخلاص، فلق، ناس

✪ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمانے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر سُورۂ اخلاص، سُورۂ فلق، سُورۂ ناس پڑھ کر دم کرتے اور بدن کے جس حصے تک ہاتھ پہنچے وہاں ہاتھ پھیرتے لیکن ہاتھ پھیرنے کی ابتداء سر اور چہرے سے ہوتی اور جسم کے اگلے حصے سے۔ اور اسی طرح تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔

✪ عبداللہ کہتے ہیں بارش کی رات میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے، جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا صبح شام تین تین مرتبہ سُورۂ فلق، اور سُورۂ ناس پڑھا کرو، یہ ہر بلا کو دفع کرنے کے لئے کافی ہوں گی۔ (ترمذی)

✪ سُورۂ اخلاص کا نقش بیمار کو لکھ کر اور دھو کر پلائیں اسے صحت ہو۔

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۳
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۳
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۵

اس کا نقش بچے کے گلے میں باندھیں تو بچہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

✪ سُورۂ فلق کا بلاناغہ پڑھنے والا تمام آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز دشمنوں کے شر سے حفاظت اور مسحور سو بار پڑھے تو خلاصی پائے۔

✪ جو سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اُس پر کسی کا سحر نہ چلے اور بلا سے محفوظ رہے۔ اس کا نقش لکھ کر پاس رکھے۔ تمام پریشانیاں رفع ہوں۔

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۳۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

ف۱ سورۂ اخلاص مکیۃ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں اور احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی (ترمذی شریف) شانِ نزول: کفارِ عرب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ ربُّ العزت عزّ و علا تبارک و تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے رُبوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا ف۲ رُبوبیت و اُلوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ف۳ ہر چیز سے، نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا ف۴ کیونکہ کوئی اس کا

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے اس میں چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴿۱﴾

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ

اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اسکی کوئی اولاد ف۴

وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ اس کے

لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿۴﴾

جوڑ کا کوئی ہے ف۶

مجانس نہیں ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا و عدیل نہیں، اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس و اعلیٰ مطالب بیان فرما دیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔

ف۱ سورۂ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے (وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ) اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئس کلمے چوہتر حرف ہیں شانِ نزول : یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اُس وقت نازل ہوئی جبکہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر جادو کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا قلب عقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک گرہ کھلتی جاتی تھی (بقیہ ۱۲۹ پر)

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مدنی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی

شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

جب وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں

فِى الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے جب وہ

اِذَا حَسَدَ ۝۵ ع

مجھ سے جلے ف۶

ع ۵ / ۲۸

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مدنی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب

النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ

لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴ اس کے

الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ

شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ

وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

جن اور آدمی ف۷

ف۱ سورۃ الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں ف۲ سب کا خالق مالک ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لئے ہے کہ انھیں اشرف المخلوقات کیا ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے ف۵ مراد اس سے شیطان ہے ف۶ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک جاتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۃ الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو سر سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

فضائلِ سُورۂ فاتحہ

✪ حضرت سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ پر سُورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا کہ سُورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (بیہقی) ایک صحابی نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر دم کیا اور وہ اچھا ہوگیا۔ ایک روایت میں ہے قرآن مجید سب دواؤں سے بہتر دوا ہے۔ (ابنِ ماجہ) ھر سورۃ قرآن مجید ہے اور تمام سُورتوں میں بزرگ تر الحمد شریف ہے۔

✪ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سُورۂ فاتحہ اور سُورۂ اخلاص پڑھ لو تو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو جاؤ گے۔ (بزار)

✪ جو شخص سُنت و فرض کے درمیان فجر کی نماز میں سُورۂ فاتحہ، مع بسم اللہ چالیس بار پڑھ کر کسی بیمار کے منھ پر دم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سُورۃ کی برکت سے اس کو صحت کلی عطا فرمائے گا۔ اس کے نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں باندھنا باعثِ شفا ہے۔

۲۲۵۲	۲۲۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۲۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۲۷۰
۲۲۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۸۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۳	۲۳۶۷

✪ سُورۂ فاتحہ ستو مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (دارمی) ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ کی طرح سُورۂ فاتحہ بھی پڑھنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم سورۂ فاتحہ کے اسماء اس سورۃ کے متعدد نام ہیں: فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفاء، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السوال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ

اس سورۃ میں سات آیتیں ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں، کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں شانِ نزول یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی عمرو بن شرحبیل سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اقرأ کہا جاتا ہے۔ ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی عرض کیا جب ندا آئے آپ اطمینان سے سنیں اس کے بعد حضرت جبریلؑ نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا، فرمائیے بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورۃ ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورۂ اقرأ نازل ہوئی، اس سورۃ میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے احکام مسئلہ: نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا واجب ہے امام و منفرد کیلئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءتِ حکمیہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

بقیہ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکی ہے اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ۙ (۱) الرَّحْمٰنِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان

الرَّحِیْمِ ۟ۙ (۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۟ؕ (۳) اِیَّاكَ

رحم والا روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو

نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۟ؕ (۴) اِهْدِنَا

پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۟ۙ (۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ

سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا

اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۟ (۷)

اور نہ بہکے ہوؤں کا

مُسلم شریف کی حدیث ہے اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرات کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔
مَسْئَلَہ نمازِ جنازہ میں دُعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیت دُعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرات جائز نہیں (عالمگیری) سُورۂ
فاتحہ کے فضائل: احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت و انجیل و زبور
میں اس کی مثل سُورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا
اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ
بقرہ کی آخری آیتیں (مُسلم شریف) سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی) سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگے اللہ تعالیٰ
قبول فرماتا ہے (دارمی)۔ استعاذہ، مَسْئَلَہ: تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا سُنت ہے
(خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سُنت نہیں (شامی) مَسْئَلَہ: نماز میں امام و منفرد کے لئے سُبحان
سے فارغ ہو کر آہستہ اَعُوْذُ الخ پڑھنا سُنت ہے (شامی) تسمیہ مَسْئَلَہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن پاک کی
آیت ہے، مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورۃ کا جزو نہیں، اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے۔ بخاری و مسلم میں مروی
ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
سے شروع فرماتے تھے مَسْئَلَہ: تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ جہر کے ساتھ ضرور
پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے مَسْئَلَہ: قرآن پاک کی ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کی جائے سوائے
سورۂ برات کے مَسْئَلَہ: سورۂ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بِسْمِ اللّٰهِ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت
ہے۔ بلاخلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً مَسْئَلَہ: ہر مباح کام
بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کرنا مستحب ہے۔ ناجائز کام پر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا ممنوع ہے۔ سورۂ فاتحہ کے مضامین اس سورۃ
میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا: ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ،
اختصاصِ عبادت، استعانت طلب رشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دُنیا
کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء، اور روزِ جزا کا صریح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً حمد۔ مَسْئَلَہ: ہر کام کی ابتداء میں
تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجالانا چاہئے مَسْئَلَہ: کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں، کبھی مستحب جیسے خطبۂ نکاح و
دُعا و ہر امر ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد، کبھی سُنتِ مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد (طحاوی) رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم ازلی ابدی حی قیوم قادر علیم ہونے کی طرف
اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مستلزم ہے۔ دو لفظوں میں علمِ الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق
عبادت نہیں ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دُنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل
ہے اختتام دُنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا اِيَّاكَ نَعْبُدُ ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا
اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے مَسْئَلَہ: نَعْبُدُ کے
صیغۂ جمع سے ادا بجماعت بھی مستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجۂ قبول پاتی
ہیں مَسْئَلَہ: اس میں ردِ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں یہ
تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے۔ باقی آلات و
خدام و احباب وغیرہ سب عونِ الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن

ف۵ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدۂ باطلہ ہے کیونکہ مقربان حق کی امداد، امداد الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اور اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ معرفت ذات و صفات کے بعد عبادت اس کے بعد دُعا، تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغول دعا ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی السنن) صِرَاطِ مُسْتَقِیْم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے آل و اصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب اور سنت و قرآن و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ: طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے یہود اور الضَّآلِّیْنَ سے نصاریٰ مراد ہیں مسئلہ: ضاد اور ظا میں مباینت ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کرسکتا لہٰذا غَیْرِ الْمَغْظُوْبِ بظا پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن و کفر ہے ورنہ ناجائز مسئلہ: جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی) اٰمِیْنَ اس کے معنی ہیں ایسا ہی کر، یا قبول فرما مسئلہ یہ کلمۂ قرآن نہیں۔ مسئلہ سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی مسئلہ حضرت امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین اخفا کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے تمام احادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جہر کی روایتوں میں صرف وائل کی روایت صحیح ہے۔ اس میں مَدَّ بِھَا کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مد ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کے لئے حجت نہیں ہوسکتی دوسری روایتیں جن میں جہر و رفع کے الفاظ ہیں ان کی اسناد میں کلام ہے علاوہ بریں وہ روایت بالمعنیٰ ہیں اور فہم راوی حدیث نہیں لہٰذا آمین کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

(بقیہ آیۃ الکرسی صفحہ ۱۴۲ کا) کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو فلک البروج کے نام سے مشہور ہے ف۹ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے الٰہیت میں واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے تحیز و حلول سے منزہ اور تغیر و فتور سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی، ملک و ملکوت کا مالک، اصول و فروع کا مُبدع، قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذون کے کوئی شفاعت کے لئے لب نہ ہلاسکے، تمام اشیاء کا جاننے والا جلی کا بھی اور خفی کا بھی، کلی کا بھی اور جزئی کا بھی واسع الملک والقدرۃ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۳ کا) یہاں تک کہ سب گرہ کھل گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالکل تندرست ہوگئے مسئلہ: تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمۂ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کردہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور نے اجازت دی (ترمذی) ف۲ تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف

کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے. نیز جس طرح شب تاریک میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے. ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ ازیں صبح اہل اضطرار اور اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں. ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے ف۳ جاندار ہو یا بے جان، مکلف ہو یا غیر مکلف، بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد یہاں خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اسی کی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں. ف۴ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں. ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں. مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیات قرآن یا اسماء الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے. ف۶ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے.

(بقیہ صفحہ ۱۲۰ کا) سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی، اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کردے گا. حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے، کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا. گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر، اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈال دی، انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آگیا. اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا بنا دیتا ہے. اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے. ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی. ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے. ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی. ف۱۰۶ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں، ایک کا نام مرخ ہے، دوسرے کا عفار، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے، اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ و پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک، ایک جگہ، ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے. ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا. ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے. ف۱۰۹ کہ پیدا کرے. ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے. ف۱۱۱ آخرت میں.

فضائلِ آیۃ الکرسی

- مسلم شریف میں ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں میں سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سوتے وقت تلاوت کرنے سے رات بھر شیاطین قریب نہیں آسکتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔
- طبرانی میں ہے ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنّت میں داخل ہوگا۔

اکثر اکابر مشائخ سلف صالحین کا خیال ہے کہ اس میں اسم اعظم شریف اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔

- اکثر مشائخ فرماتے ہیں کہ آیۃ الکرسی میں ۵۰ کلمے ہیں اور ہر کلمے میں ۵۰ برکتیں ہیں۔
- جو شخص جمعہ کے دن بعد نمازِ عصر تین سو تیرہ بار آیۃ الکرسی پڑھے تو ایسی خیر و برکت حاصل ہو جو قیاس میں نہ آئے۔
- فتوح الاوراد میں ہے کہ جو شخص بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو شاکروں کا قلب اور صدیقوں کا عمل اور انبیاء کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اپنے دستِ رحمت کو اس کے لئے فراخ کرتا ہے اور اس کو بہشت میں داخل ہونے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی مگر موت (یعنی مرتے ہی داخلِ بہشت ہو۔)
- امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آیۃ الکرسی کو پڑھے وسوسۂ شیطان سے محفوظ رہے اور اگر فقیر ہو تو غنی ہو جائے اور جہاں سے گمان نہ ہو رزق پہنچے اور جب تک اپنی جگہ جنّت میں نہ دیکھ لے نہ مرے۔ (فوائد الکبرٰی)

ف۱ اس میں اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت اور اُس کی توحید کا بیان ہے۔ اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں ف۲ یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا ف۳ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص وعیب سے پاک ف۴ اس میں اس کی

آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱ وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ف۲

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند ف۳ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا

زمین میں ف۴ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم

بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

کے ف۵ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۶

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ

اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے ف۷

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ

اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ف۸ اور اسے

لَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۲۵۵)

بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ف۹

مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک ہے کہ جب سارا جہاں اس کی ملک ہے تو شریک کون ہوسکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں، پہاڑوں، پتھروں، درختوں، جانوروں، آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہوسکتے ہیں ف۵ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ بُت شفاعت کرینگے انہیں بتا دیا گیا کہ کفار کیلئے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی شفاعت نہیں کرسکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مومنین ہیں۔ ف۶ یعنی ماقبل ومابعد یا امور دنیا و آخرت ف۷ اور

جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء و رسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (خازن) ف۸ اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور

بقیہ ص۱۳۹

فضائلِ دُعاءِ گنج العرش

✪ جو کوئی اس دعائے گنج العرش کو پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی کمائی میں برکت دے گا۔ دوسرا اُسے غیب سے ایسی روزی پہنچائے گا کہ کوئی نہ جانے گا کہ یہ روزی کہاں سے کھاتا ہے، تیسرے دشمن اس کے مقہور ہوں گے۔

✪ جو زن وشوہر اس دُعاء کو مشک اور زعفران سے لکھ کر اکیس روز پی لیں تو حق تعالیٰ ان کو فرزند صالح عطا فرمائے گا۔

✪ اس دُعاء کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ درپردہ نقصان پہنچانے والوں اور غیبت کرنے والوں سے بچائے گا اور اس پر قرض ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قرض سے سبکدوش فرمائے گا اور جو شخص اس دُعائے گنج العرش کو حائل کر کے اپنے پاس رکھے گا تو تمام آفتوں سے امن پائے گا اور پڑھنے والے کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

✪ دُعائے گنج العرش میں بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو جمع کر دیا ہے۔ آخر میں چند انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء بھی شامل ہیں جس کے پڑھنے والے کو اسمائے باری تعالیٰ کے پڑھنے کا بھی ثواب ملے گا اور یہ فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

✪ اس دعاء کے اثر سے جادو اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس دعاء کو بارش کے پانی سے دھو کر سحر زدہ کو پلایا جائے تو شفا ہوگی اور جس مریض کو اطبا جواب دے چکے ہوں اس کو دھو کر یہ دعاء پلائی جائے تو شفا ہوگی۔ غرض کہ دعائے گنج العرش کے بیشمار فوائد ہیں۔

دعائے گنج العرش

مع فضائلِ اسمائے حسنیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بادشاہ نہایت پاک

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے غالب، بگاڑ کا اصلاح کرنے والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا مہربان نہایت رحیم والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشنے والا نہایت مہربان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْکَرِیْمِ الْحَکِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشش والا حکمت والا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اس اسم کو یا اسم یا ھو کو ہر روز جو کوئی ہزار بار پڑھے وہ صاحب یقین ہووے۔

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اس اسم کو جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے فراموشی اور غفلت اسکے دل سے جاتی ہے۔

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اس اسم کو جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے تمام عالم اس پر مہربان ہووے۔

اَلْمَلِكُ اس اسم کو جو کوئی ہر روز زوال کے وقت سو مرتبہ پڑھے تو غفلت و فراموشی اس کے دل سے جاوے اور دل اس کا پاک ہووے۔

اَلْقُدُّوْسُ یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ اس اسم کو جو کوئی روٹی کے اوپر لکھ کر کھایا کرے اس شخص میں فرشتوں کی صفت پیدا ہووے **اَلسَّلَامُ** اس اسم کو جو کوئی بیمار کی صحت کے لئے ہر روز سو مرتبہ پڑھا کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بیمار جلد آرام پاوے۔ **اَلْمُؤْمِنُ** اس اسم کو جو کوئی پڑھا کرے یا اپنے پاس رکھے تو اس شخص کے ظاہر و باطن کی دولت حق تعالیٰ کی امان

میں رہے اور اس پر کبھی شیطان قابو نہ پاوے۔ اَلْمُهَيْمِنُ اس اسم کو جو کوئی ہر روز پڑھا کرے اس کے ظاہر و باطن میں نور پیدا ہووے اَلْعَزِيْزُ اس اسم کو جو کوئی چالیس روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے تو امورِ دنیا و عقبیٰ میں کسی کا محتاج نہ ہوگا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْقَوِيُّ الْوَفِيُّ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زور آور وعدہ وفا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے باریک بیں خبردار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے نیاز عبادت کے لائق

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْغَفُوْرِ الْوَدُوْدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشنے والا بہت دوست رکھنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْوَكِيْلِ الْكَفِيْلِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے کارساز ذمہ دار کاموں کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الرَّقِيْبِ الْحَفِيْظِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے نگہبان محافظ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے ہمیشہ رہنے والا قائم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زندہ کرنے والا مارنے والا

اَلْجَبَّارُ اس اسم کو جو کوئی بعد مسبعات عشرہ کے اکیس بار پڑھا کرے تو کسی جابر اور ظالم کے پنجے میں گرفتار نہ ہووے۔ اَلْمُتَكَبِّرُ اس اسم کو جو کوئی اپنی منکوحہ سے جماع کرنے سے پہلے دس بار پڑھے بعد ازاں صحبت کرے تو فرزندِ شائستہ و متشرع اسے خدا عنایت کرے۔ اَلْخَالِقُ اس اسم کو جو کوئی تہجد میں بکثرت پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو فرماوے کہ قیامت تک تو عبادت کیا کر تاکہ ثواب اس شخص کے نام لکھا جاوے اَلْبَارِئُ اس اسم کو جو کوئی ہر روز سات مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اُسے عذابِ گور نہ ہو بلکہ اسکی لاش فرشتے قبر سے اٹھالے جاویں اَلْمُصَوِّرُ اس اسم کی خاصیت یہ ہے کہ جو عورت بانجھ ہو اور حمل اسکو نہ رہتا ہو تو چاہئے کہ وہ سات دن روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے ان شاء اللہ تعالیٰ سات روز نہ گزرنے پاویں کہ اسے حمل رہ جاوے اور فرزند شائستہ تولد ہووے اَلْغَفَّارُ اس اسم کو جو کوئی بعد نماز جمعہ سو بار ان الفاظ کے ساتھ

پڑھے یَاغَفَّارُ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وہ مغفوروں و مقبولوں کے زمرے میں داخل ہووے اَلْقَهَّارُ اس اسم کو جو کوئی کثرت سے پڑھا کرے تو دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے اور دل پاک ہووے اَلْوَهَّابُ اس اسم کو جو کوئی بعد نماز چاشت سجدے میں سات بار پڑھے تو اسے بے نیازی ملے اور اگر کسی حاجت کے حاصل ہونے کے لئے پڑھنا چاہے تو نیم شب کو صحن مکان یا مسجد میں ننگے سر ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اسے کامیابی ملے۔

اَلرَّزَّاقُ اس اسم کو جو کوئی نماز فجر سے پہلے بوقت صبح کاذب گھر کے ہر چار کونوں میں دس دس بار پڑھے تو اس مکان میں بے برکتی و بے نوائی نہ ہو۔

اَلْفَتَّاحُ اس اسم کو جو کوئی بعد نماز صبح سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر ستر بار پڑھے تو زنگ دل کا دور ہو، قسمت بڑھے اور ہرگز بے نوا نہ ہووے

اَلْعَلِیْمُ اس اسم کو جو کوئی کثرت سے پڑھا کرے تو حق تعالیٰ کی معرفت اس کو نصیب ہو اور علم میں کامل ہو۔

اَلْقَابِضُ اس اسم کو جو کوئی چالیس دن تک ہر روز چالیس ٹکڑوں پر روٹی کے لکھے اور کھایا کرے تو بھوک کے عذاب سے نجات پاوے

اَلْبَاسِطُ اس اسم کو جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اٹھا کر دس بار پڑھے اور اپنا ہاتھ منہ پر ملے تو وہ ہرگز کسی کا محتاج نہ ہو

اَلْخَافِضُ اس اسم کو جو شخص سات ہزار مرتبہ پڑھے تو دشمنوں کی بدی سے نجات حاصل کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زندہ اپنی ذات سے قائم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْخَالِقِ الْبَارِئِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے پیدا کرنے والا درست کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے عالی شان عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے ایک ذات وصفات میں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْمُؤْمِنِ الْمُهَیْمِنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے امن دینے والا نگہبان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَسِیْبِ الشَّهِیْدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے کافی اور حاضر و ناظر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بردبار بخشنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْاَوَّلِ الْقَدِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سب سے اوّل اور قدیم

اَلنَّافِعُ اس اسم کو جو کوئی دن کو یا رات کے وقت سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسے تمام آفات و بلیات سے دور رکھے اور وہ خلق میں صاحب توقیر ہو۔ اَلْمُعِزُّ اس اسم کو جو کوئی شنبہ یا جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز کے بعد تینتالیس بار پڑھے تو خلق میں معزز و مکرم ہووے

اَلْمُذِلُّ جو شخص کسی ظالم یا جفا کار سے خوف رکھتا ہو تو وہ پچھتر بار اس اسم کو پڑھ کر سجدے میں جاوے اور خدا سے دعا کرے کہ یا الٰہی تو فلاں شخص کے شر سے امان دے اور اس کی بدی سے بچائے رکھ تو ان شاء اللہ وہ ظالم اس پر غالب نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں امن و امان کے ساتھ رہے۔

اَلسَّمِیْعُ اس اسم کو جو شخص جمعرات کو نماز چاشت کے بعد پانچ سو بار پڑھے اور پڑھتے وقت کسی سے بات نہ کرے پس حق تعالیٰ سے جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی

اَلْبَصِیْرُ اس اسم کو جو کوئی جمعہ کی سنت اور فرض کے درمیان سو مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مخصوص ہووے۔

اَلْحَکَمُ اس اسم کو اگر سخت کام درپیش آجائے تو ہمیشہ بکثرت پڑھا کرے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسان ہووے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے ظاہر (قدرت والا) اور چھپا ہوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا بلند

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْقَاضِي الْحَاجَاتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے حاجتوں کا پورا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشنے والا بڑا مہربان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑے عرش کا رب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے میرا عالی رتبہ والا پروردگار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْبُرْهَانِ السُّلْطٰنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے ظاہر غلبہ والا

اَلْعَدْلُ اس اسم کو جو کوئی جمعہ کی رات کو بیس ٹکڑے روٹیوں پر لکھ کر کھائے تو اللہ تعالیٰ تمام خلق کو اس کا تابعدار کرے۔

اَللَّطِیْفُ اس اسم کو وضو کر کے سو مرتبہ پڑھنے سے مدعائے دل جو کچھ ہو بر آتا ہے اور وحشت تنہائی دفع ہوتی ہے جلدی

سنت کی دوا ہے اور ناکتخدا لڑکی کی شادی ہونے کو علاج بے بہا ہے۔ اَلْخَبِیْرُ جو شخص خواہشات نفسانی میں مبتلا ہو، وہ بکثرت اس اسم کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے چھٹکارا عطا فرما دیتا ہے۔ اَلْحَلِیْمُ اس اسم کو اگر پانی پر دم کرے یا کاغذ

پر لکھ کر دھولیوے اور اس پانی کو کھیت پر چھڑک دیوے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کھیت بخوبی پھولے پھلے اور آفات سے محفوظ رہے۔

اَلْعَظِیْمُ جو شخص اس اسم کو بلا ناغہ جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے تو لوگوں کی نظروں میں عزیز اور بزرگ ہو جاتا ہے۔

اَلْغَفُوْرُ اس اسم کو اگر کاغذ کے تین ٹکڑوں پر لکھے اور کیسے ہی بیمار کو کھلائے تین روز تک تو ان شاء اللہ تعالیٰ شفا پائے

اَلشَّکُوْرُ اس اسم کو اگر تنگی معاش والا ہر روز اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اس پانی کو سینے اور آنکھوں میں لگائے تو فراخی معاش حاصل ہو اور اسی پانی سے آنکھوں کی روشنی جو کم ہوئی ہو زیادہ ہو۔

اَلْعَلِیُّ اس اسم کو جو ہمیشہ پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کی عزت اور حرمت لوگوں میں زیادہ ہو، یہ دیگر مقصد کے لئے بھی مفید ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سننے والا دیکھنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے اکیلا غالب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَلِیْمِ الْحَکِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے علم والا حکمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ السَّتَّارِ الْغَفَّارِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے چھپانے والا (عیبوں کا) بخشنے والا (گناہوں کا)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الرَّحْمٰنِ الدَّیَّانِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا مہربان بدلہ دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا سب سے بزرگ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَلِیْمِ الْعَلَّامِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے خبردار وسیع علم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الشَّافِی الْکَافِی

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے شفا دینے والا کفایت کرنے والا

اَلْکَبِیْرُ اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھے اسے کوئی گزندہ کاٹ نہ سکے اور تمام آفات سے محفوظ رہے۔ اَلْحَفِیْظُ اس اسم کو جو شخص لکھ کر اپنے پاس تعویذ کر کے رکھے، وہ پانی میں غرق نہ ہو اور آگ میں نہ جلے

اور دیو پری جن وغیرہ کے آسیب سے محفوظ رہے۔ **اَلْمُقِيْتُ** اس اسم کو سات بار پڑھ کر خالی کوزے کے اندر دم کرے بعد ازاں اس کوزے میں پانی بھر کر رکھے پس اس پانی میں یہ تاثیر ہوگی کہ اگر اس سے تھوڑا سا اس شخص کو جو مسافرت میں جاتا ہو یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں نقل کرتا ہو یا کسی نے اس سے بدمعاملگی کی ہو یا کوئی لڑکا بدخوئی میں مبتلا ہو پلا دے تو ہر طرح کی بلا سے نجات پائے۔ **اَلْحَسِيْبُ** اس اسم کو اگر ۷۷ بار ہر روز پڑھا کرے تو چوٹوں کے خوف سے اور ہمسایہ کی بدی سے اور دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہے۔ **حَسْبِيَ اللّٰهُ الْحَسِيْبُ** اس دعا کو جس مطلب کے واسطے سات روز پڑھے بفضلہ تعالیٰ وہ مقصد سات دن کے اندر حاصل ہو لیکن لازم ہے کہ پنجشنبہ کے روز سے اس دعا کو پڑھنا شروع کرے۔ **اَلْجَلِيْلُ** اس اسم کو جو شخص مشک و زعفران سے لکھ کر کھا دے تو اپنی قوم میں موقر و معزز ہو اور اس سے ہر ایک خوف زدہ رہے۔ **اَلْكَرِيْمُ** اس اسم کو جو رات کو پڑھ کر سو رہے تو وہ شخص جہاں میں مکرم و محترم ہووے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اس اسم کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس لئے ان کے اسم مبارک میں لفظ کرم اللہ وجہہ لوگ کہنے لگے۔ **اَلرَّقِيْبُ** اس اسم کو اگر کوئی شخص اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کے گرد بگرد پڑھ دیوے تو وہ دشمنوں کی دشمنی، خطرات اور نقصان سے محفوظ رہے۔ **اَلْمُجِيْبُ** جو شخص

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَظِيْمِ الْبَاقِيْ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے عظمت والا سدا رہنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الصَّمَدِ الْاَحَدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے نیاز اکیلا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زمین اور آسمان کا پروردگار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے مخلوق کا پیدا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ مَنْ خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے جس نے دن اور رات کو پیدا کیا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے پیدا کرنے والا رزق دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْفَتَّاحِ الْعَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا کھولنے والا (کاموں کا) علم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَزِيْزِ الْغَنِيِّ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے غالب بے پروا

بکثرت اس کو پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو بلاؤں سے محفوظ رہے **اَلْوَاسِعُ** جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو قناعت اور برکت عطا فرماتا ہے **اَلْحَكِيْمُ** جس شخص کو کوئی کام پیش آئے اور پورا نہ ہو تو اس اسم پر مداومت کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا کام پورا ہوگا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْغَفُوْرِ الشَّكُوْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشنے والا قدر دان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَظِيْمِ الْعَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے عظمت والا علم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے روحانی اور روحانی بادشاہت کا مالک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے عزت والا عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِي الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے دبدبہ اور قدرت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِي الْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بزرگی اور بڑائی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ السَّتَّارِ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے چھپانے والا عیبوں کا عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَالِمِ الْغَيْبِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے جاننے والا غیب کا

اَلْوَدُوْدُ اس اسم کو کسی کھانے کی چیز پر ایک ہزار اور ایک بار پڑھ کر زن شوہر یا خصم کو جو آپس میں محبت نہ رکھتے ہوں کھلا دیوے تو محبت و الفت زیادہ ہو اور ایک دوسرے کا تابعدار ہوئے **اَلْمَجِيْدُ** اس شخص کو آتشک، جذام یا کوڑھ ہو تو وہ تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھے اور افطار کے وقت بکثرت پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جائے گا۔ جو شخص اپنوں میں باعزت ہونا چاہے تو وہ ہر صبح و شام ننانوے مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے۔ **اَلْبَاعِثُ** جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل زندہ ہو جائے تو سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا دل منور ہو جائے گا۔ **اَلشَّهِيْدُ** اس اسم کو اگر صبح کے وقت پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اکیس بار پڑھے اور منہ اپنا آسمان کی طرف کرے تو اس کی برکت سے بیٹا فرماں بردار اور بیٹی نیک کردار اور پرہیزگار ہووے **اَلْحَقُّ** اس اسم کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جاوے تو ایک کاغذ کے چار گوشوں پر اس اسم کو لکھے اور اس پر

سا نام بھی اس کاغذ پر لکھے اور آدھی رات کے وقت اس کاغذ کو ہاتھ میں لے کر آسمان کی طرف نظر کرے تو ان شاء اللہ صبح ہونے سے
پہلے وہ چیز ملے یا کوئی آکر اس کا پتہ بتلائے **اَلْوَکِیْلُ** جو شخص اس اسم کو ہمیشہ ورد کرے گا تو بفضلہٖ تعالیٰ وہ شخص باد و بلا
و صاعقہ وغیرہ آفات سے
امن وامان میں رہے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے خوبیوں والا بزرگی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَكِيْمِ الْقَدِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے حکمت والا قدیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْقَادِرِ السَّتَّارِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے قدرت والا پردہ پوش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سننے والا جاننے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْغَنِيِّ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے پروا عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَلَّامِ السَّلَامِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا دانا سلامتی دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ النَّصِيْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بادشاہ مدد دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْغَنِيِّ الرَّحْمٰنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے پروا بڑا مہربان

اَلْقَوِیُّ جو شخص دشمن سے خوف رکھتا ہو تو ایک ہزار اور ایک گولی آٹے کی بناوے اور ہر گولی پر ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور ان گولیوں کو پرندوں کو کھلاوے اور اپنے دل میں دم دشمن کی نیت کرے تو دشمن مقہور ہو۔

اَلْمَتِیْنُ اگر لڑکا دودھ نہ پیوے یا دائی کا دودھ کم ہو جاوے تو اس اسم کو لکھے اور دھو کر اس کا پانی دائی کو پلاوے اور کچھ چھاتی پر لگاوے تو ان شاء اللہ تعالےٰ دودھ زیادہ ہو اور لڑکا بھی تسکین پاوے۔

اَلْوَلِیُّ اگر مرد یا عورت یا لونڈی کی طبیعت بدفعلی و حرام کاری پر مائل ہو اور کسی طرح سے اس بدفعلی سے باز نہ آوے تو جماع سے پہلے اس اسم کو باوضو مع اوّل و آخر درود شریف کے پڑھ کر اس بدکار اپنی لونڈی یا عورت سے صحبت کرے وہ پرہیزگار ہو جاوے۔ **اَلْحَمِیْدُ** جس شخص کو فحش بکنے کی عادت ہو تو اس اسم کو کسی ظرف پر لکھے اور ہمیشہ اسی ظرف میں پانی پیا کرے ان شاء اللہ فحش بکنے کی عادت اس سے جاتی رہے گی اور کارِ ناشائستہ کے نزدیک نہ جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی

زبان کو اپنے معبودِ حقیقی کی تعریف میں تر رکھے اور وہ اوصاف اختیار کرے جس سے ساری مخلوق اچھائی کے ساتھ یاد کرے۔ **اَلْمُحْصِیُ** جسے عبادت کرنے میں سستی اور کاہلی ہو تو اسے لازم ہے کہ رات کو سوتے وقت ہاتھ اپنا سینے پر رکھے اور سات بار اس اسم کو پڑھ کر سو رہے بفضلہٖ تعالیٰ نفس اس کا امان میں رہے اور عبادت و ریاضت کا شائق ہو اور اگر عذاب قیامت کا خوف رکھتا ہو تو ہر جمعہ کی رات کو اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھے اللہ کے فضل سے اسکا عذاب کم ہو اور حساب بآسانی ہوگا۔ **اَلْمُبْدِئُ** اس اسم کو حاملہ کے پیٹ پر صبح کے وقت انیس مرتبہ اس کا شوہر صرف شہادت کی انگلی سے لکھے تو بفضلہٖ تعالیٰ اسقاط حمل کا خوف جاتا رہے اور جس کا حمل دیر تک رہے یعنی نو مہینے سے زیادہ گزر جائیں تو اس عورت کے پیٹ پر لکھنے سے جلد فرزند تولد ہو۔ **اَلْمُعِیْدُ** اگر کوئی شخص غائب ہو جاوے اور اس کی خبر نہ ملے تو اس اسم کو رات کو سوتے وقت گھر کے ہر گوشہ میں ستر ستر مرتبہ پڑھے اور کہے فلانے کو جو بیٹا فلانے کا ہے مجھ تک پہنچا ان شاء اللہ تعالیٰ ستر دن میں وہ شخص خود آجاوے یا اس کی خبر آجاوے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ قَرِیْبِ الْحَسَنَاتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے خوبیوں کے نزدیک

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ وَلِیِّ الْحَسَنَاتِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے خوبیوں کا دوست

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الصَّبُوْرِ السَّتَّارِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بردبار عیب پوش

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْخَالِقِ النُّوْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے اجالے کا پیدا کرنے والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْغَنِیِّ الْمُعْجِزِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے پروا عاجز کرنے والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْفَاضِلِ الشَّکُوْرِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے کمالات والا قدردان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْغَنِیِّ الْقَدِیْمِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بے پروا قدیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ ذِی الْجَلَالِ الْمُبِیْنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے ظاہر بزرگی والا

اَلْمُحْیِیُ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے عذاب کا ڈر ہو تو چاہئے کہ اس اسم کو سات دن تک اپنے بدن پر پھونکے نفس اسکا تابعدار ہو۔ **اَلْمُمِیْتُ** جس شخص کو عذاب آخرت کا خوف ہو تو سات روز سوتے وقت ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر اس اسم کو سات بار

بشمے بفضلہ تعالیٰ نفس اس کا تابعدار ہو۔ **اَلْحَقُّ** اس اسم کو مریض پر پڑھ کر دم کیا جاوے بفضلہ تعالیٰ شفا ہو۔ مجرب ہے کہ اسی اسم کی برکت سے فرشتوں کو سونے اور کھانے کی حاجت نہیں ہے۔ **اَلْقَیُّوْمُ** اس اسم کو جو شخص صبح کے وقت چلا چلا کر پڑھا کرے تو اس کی برکت سے ہر شخص کے دل کو مسخر کر سکے گا۔ **اَلْوَاجِدُ** اس اسم کو اگر کھاتے وقت ہر لقمہ پر پڑھے تو اس کے دل میں نور پیدا ہو۔ اس اسم کی برکت سے طالب صادق کے دل میں وجد و رقت پیدا ہو۔

اَلْمَاجِدُ اس اسم کی ہیبت سے مشرکین مقہور ہوتے ہیں۔ جو شخص خلوت میں اس نام کو اس قدر پڑھے کہ بیخود ہو جائے تو اس پر انوار ظاہر ہوں گے۔

اَلْوَاحِدُ اگر حالت تنہائی میں خوف و ہراس کسی کو لاحق ہو تو اس اسم کو پڑھنے سے اس کے دل میں قوت و ہمت حاصل ہو، خوف یک قلم زائل ہو اور اس اسم کی صفت کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔

اَلْاَحَدُ اس اسم کو ہزار بار پڑھنے سے وحشت تنہائی جاتی رہتی ہے عنایت و رحمت یزدانی مددگار ہوتی ہے۔

اَلصَّمَدُ اگر اس اسم کو آدھی رات یا صبح کے وقت ایک سو گیارہ بار پڑھا کرے صدیقوں کے زمرے میں داخل ہو۔

اَلْقَادِرُ اگر کوئی شخص کسی دشمن کو غالب جان کر ڈرتا رہے اور اس کے دفع کرنے کی کوئی تدبیر اس سے نہ ہو سکے تو چاہئے کہ وضو کرتے وقت ہر ایک عضو کے دھونے میں اس اسم کو پڑھے اور پانی بہاوے ان شاء اللہ تعالیٰ دشمنوں پر وہ غالب رہے گا **اَلْمُقْتَدِرُ** جو کوئی سو کر اٹھے اور

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْخَالِصِ الْمُخْلِصِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بالکل بے عیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ صَادِقِ الْوَعْدِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سچے وعدے والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے سچا ظاہر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زور آور مضبوط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْقَوِیِّ الْعَزِیْزِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے قدرت والا غالب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ عَلَّامِ الْغُیُوْبِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے چھپی باتوں کا جاننے والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے وہ زندہ جو نہیں مرتا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ سَتَّارِ الْعُیُوْبِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے عیبوں کا چھپانے والا

آنکھ کھول کر اس اسم کو پڑھا کرے تو تمام خلائق پر قادر ہو اور اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کی غفلت یاد سے بدل جائے گی۔

اَلْمُقَدِّمُ جو شخص خوف و وحشت سے اپنے مقام میں نہ رہ سکے تو وہ اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اس کی برکت سے کسی طرح اذیت نہ پہنچے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْغُفْرَانِ الْمُسْتَعَانِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے جس سے بخشش و مدد طلب کی جا سکتی
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الرَّحْمٰنِ السَّتَّارِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بڑا مہربان پردہ پوش
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الرَّحِيْمِ الْغَفَّارِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے رحم والا بخشنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے غالب بہت عطا کرنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِي الْغُفْرَانِ الْحَلِيْمِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشنے والا بردبار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ مَلِكِ الْمُلْكِ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بادشاہی کا مالک

اَلْمُؤَخِّرُ اس اسم کو جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھا کرے تو سوائے ذکرِ حق کے [illegible] میں اس کے کچھ نہ آوے اور عاقبت اس کی بخیر ہووے۔

اَلْاَوَّلُ جو شخص اپنے زن و فرزند سے جدا ہوا ہو یا کسی سے کوئی جدا ہو کر غائب ہو گیا ہو تو چاہیے کہ متواتر ہر شب جمعہ کو ایک ہزار بار پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ سب مقصد اس کے بر آویں گے۔

اَلْاٰخِرُ جس شخص کی عمر آخر ہوئی ہو اور نیک عمل اس نے کچھ نہ کیا ہو تو اسے لازم ہے کہ اس اسم کو ہر روز سو بار پڑھا کرے اور پڑھ نہ سکے تو لکھ کر اس کا تعویذ اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی عاقبت خیریت سے ہووے۔ اور خاتمہ بخیر ہوگا۔

اَلظَّاهِرُ اس اسم کو جو شخص نمازِ اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھا کرے اس کی آنکھیں روشن ہوں اور خدا سے جو مقصد مانگے وہ حاصل ہو۔

اَلْبَاطِنُ اس اسم کو جو شخص ہر روز ایک ہزار تیس مرتبہ پڑھا کرے اُس پر اسرار الٰہی ظاہر ہوں

اَلْوَالِيْ جس شخص کو باد و باراں و برق سے خوف ہووے تو چاہیے کہ اس اسم کو لکھ کر پانی بھرے کوزے میں ڈال دیوے اور اس کے پانی کو تمام در و دیوار اور گوشوں میں گھر کے چھڑک دیوے اور ہر

روز اس اسم کو پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ ان آفات سے بے خوف رہے۔ **اَلْمُتَعَالِیُ** جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھا کرے اس کی دشواریاں آسان ہوں اور جو عورت حیض کی حالت میں بکثرت پڑھے اس کی تکلیف جاتی رہے **اَلْبَرُّ** جس کا چھوٹا لڑکا زندہ نہ رہے وہ اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خدا کے سپرد کر دے تو وہ لڑکا سلامت رہے **اَلتَّوَّابُ** اس اسم کو جو شخص نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے اس کی توبہ قبول ہووے اور اس کا نفس معصیت الٰہی پر آمادہ نہ ہووے **اَلْمُنْعِمُ** اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھتا رہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی تمام جائز حاجات اور ضروریات زندگی بحسن و خوبی پوری ہوں **اَلْمُنْتَقِمُ** جو شخص دشمنوں کے ظلم کی برداشت نہ کر سکے تو اس اسم کو متواتر تین جمعہ کی رات کو پڑھا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ تین شب تمام نہ ہونے پائیں گی کہ اس کے دشمن اس سے راضی ہو جائیں **اَلْعَفُوُّ** جس شخص کو بہت گناہوں کے باعث مغفرت سے ناامیدی ہو تو چاہئے کہ وہ اس اسم کا بکثرت ورد کرے اللہ کے فضل و کرم سے وہ بخشا جائے اور بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو **اَلرَّءُوْفُ** اس اسم کو جو شخص پندرہ بار پڑھ کر کسی ظالم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے پیدا کرنے والا صورت بنانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے غالب زبردست

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے زبردست بڑائی کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے اللہ اس چیز سے جو مشرک بیان کرتے ہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْقُدُّوْسِ السُّبُّوْحِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے نہایت پاک بڑی پاکی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے فرشتوں اور روح کا رب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ ذِى الْاٰلَآءِ وَالنَّعْمَآءِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بخشش اور نعمتوں والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْمَقْصُوْدِ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے بادشاہ دنیا کا مقصد

ظالم سے جس مظلوم کی شفاعت کرے وہ ظالم رحم کر کے بخش دیوے اور ظلم سے باز آوے **مَالِكُ الْمُلْكِ** اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھا کرے نحوست اس کی دور ہو جاوے، تونگری منہ دکھاوے **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** جس شخص کو کوئی سخت مہم پیش آئے تو اس اسم

کو سات سو مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ فضل ہو جاوے **اَلرَّقِیْبُ** جو شخص اپنے اہل و اطفال کو بیگانوں میں رکھے اور اپنے ان سے کسی طرح وسوسہ پیدا ہو تو اپنے گھر کے چاروں طرف لکیر کھینچے اور اس اسم کو پڑھے بفضلہ تعالیٰ اس کے عیال و اطفال بیگانوں کے شر و فساد سے محفوظ رہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پاک ہے رحمت کرنے والا احسان کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ آدم اللہ کا صفی (برگزیدہ) ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ نوح اللہ کا نجی (ہمراز) ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ ابراہیم اللہ کا خلیل (دوست) ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِسْمٰعِيْلُ ذَبِيْحُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسمٰعیل اللہ کا ذبیح (اس کی راہ میں) ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ موسیٰ اللہ کا کلیم (ہمکلام) ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ داؤد اللہ کا خلیفہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ عیسیٰ اللہ کی روح ہے

اَلْمُقْسِطُ جو شخص اس اسم کو سو مرتبہ پڑھے تو شیطان کی برائی اور اس کے وسوسے سے محفوظ رہے اور اگر سات بار پڑھے تو مقصد حاصل ہو۔

اَلْجَامِعُ جس کے اہل و عیال جدا ہوگئے ہوں تو اس کو چاہئے کہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کرکے ایک ایک بار اس اسم کو پڑھتا جاوے اور ایک ایک انگلی اپنی بند کرتا جاوے جب دسوں انگلیاں بند ہو جاویں تو ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے بفضلہ تعالیٰ اس کے اہل و عیال اس سے آملیں۔

اَلْغَنِیُّ جو شخص ایسی بلا میں گرفتار ہو گیا ہو کہ اس کے دفع کرنے کا چارہ اسے معلوم نہ ہو چاہئے کہ اس اسم کو پڑھ کر ہاتھ پر دم کرے اور اس ہاتھ کو تمام بدن پر پھیرے ان شاء اللہ تعالیٰ اس بلا سے چھٹکارا پائے۔

اَلْمُغْنِیُّ اس اسم کو جو شخص بہت پڑھا کرے وہ خلق سے بے نیاز ہو جاوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر ایک ہزار بار پڑھے، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اگر پڑھے تو خلق اللہ سے بے نیاز ہو جائے گا۔

اَلْمُعْطِیُ جو شخص دعا مانگتے وقت **یَا مُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ** بکثرت پڑھا کرے گا وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔

اَلْمَانِعُ جس شخص کی بیوی ناموافق ہو تو سوتے وقت اس اسم کو دل سے بہت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(نہیں کوئی معبود مگر اللہ محمد اللہ کا رسول ہے)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ

(اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی مخلوق میں سے بہترین خلق پر ہو اور اسکے عرش کے)

نُوْرِ عَرْشِهٖ اَفْضَلِ الْاَنْبِيَآءِ وَ

(نور اور تمام انبیا اور رسُولوں سے افضل ہیں جو ہمارے حبیب)

الْمُرْسَلِيْنَ حَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا

(اور ہمارے سردار اور ہمارے سہارے اور ہمارے شفیع اور ہمارے)

وَشَفِيْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ

(آقا محمد ہیں اور آپ کی تمام آل پر اور تمام اصحاب)

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

(پر بھی رحمت ہو اے رحم کرنے والوں میں سب سے)

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞

(زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت سے ہماری دُعا قبول فرما)

لہ عاجز ہووے اور تردد میں پڑے کہ اس کام میں کیا کرنا چاہیئے یا کوئی چیز کسی کی گم ہو گئی ہو تو چاہئے کہ نماز مغرب و عشاء کے درمیان اس اسم کو ہزار بار پڑھا کرے ان شاء اللہ اسکے کام کی جلد تدبیر ہو جاوے اور گم شدہ چیز کی بھی خبر مل جاوے **اَلصَّبُوْرُ** اگر کسی کو کوئی درد یا رنج یا مشقت پیش آوے تو اسے چاہئے کہ تین ہزار بار اس اسم کو پڑھے بفضلہ تعالیٰ وہ سب دور ہو جاوے اور ہر طرح سے اطمینان و سکون اسکے دل کو حاصل ہووے ۞

پڑھے بفضلہ تعالیٰ صورت موافق ہو جائے گی **اَلضَّآرُّ** اگر کوئی شخص کسی جگہ میں اقامت کرنا چاہتا ہو اور اس کے دل میں اس طرح کا تردد ہو کہ یہاں رہنا ہمارے واسطے بہتر ہے یا مضر تو اسے چاہئے کہ ان ایام میں کہ رہنے لگے تو جمعہ کے دن سے شروع ہو وے یا اس کے ہر روز اس اسم کو سو بار پڑھے تین دن کے بعد اسے معلوم ہو جائیگا کہ وہ مقام اس کے حق میں نیک ہے یا بد۔ **اَلنَّافِعُ** جو شخص کشتی یا جہاز میں سفر کرتا ہو اگر اس اسم کو بکثرت پڑھے تو بفضلہ تعالیٰ وہ کشتی یا جہاز طوفان اور غرق ہونے سے محفوظ رہے۔ **اَلنُّوْرُ** جو شخص شب جمعہ کو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اسرار الٰہی ظاہر ہوں اور بعض نے کہا ہے کہ سورہ نور کو سات بار پڑھے **اَلْهَادِيْ** اس اسم کو جو شخص کثرت سے پڑھا کرے اور پڑھتے وقت آسمان پر نظر کرے اور ہاتھ اٹھاوے پھر آنکھیں نیچی کر لیوے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کو منہ اور آنکھوں پر پھیرے بفضلہ تعالیٰ اہل معرفت اور صاحب عرفان ہو۔ **اَلْبَدِيْعُ** جس شخص کو کوئی مہم در پیش آوے تو چاہئے کہ ستر ہزار مرتبہ **يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** پڑھے بفضلہ تعالیٰ اس مہم کی سختی آسانی سے مبدل ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی مطلب کے حاصل ہونے میں عاجز و پریشان ہووے تو لازم ہے کہ ہمیشہ رات کے وقت اس اسم کو سو مرتبہ پڑھا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مطلب اس کا حاصل ہووے۔ **اَلْبَاقِيْ** اس اسم کو جو کوئی طلوع آفتاب سے پہلے سو مرتبہ پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ اس کو زندگی میں اور مرنے کے بعد کسی طرح کی اذیت نہ ہوگی۔ **اَلْوَارِثُ** ... **اَلرَّشِيْدُ** جو شخص ایسا ہووے کہ اپنے کام کی تدبیر میں نا

درود تاج مع فضائل و خواص

خواص اس درود شریف کے بیشمار ہیں احاطہ انکا اس مختصر کتاب میں نہایت دشوار ہے مگر یہاں بفحوای مَالَایُدْرَکُ کُلُّہٗ لَایُتْرَکُ کُلُّہٗ برسبیلِ اعجاز تھوڑا بیان ہوتا ہے منجملہ انکے عمدہ تر یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص زیارتِ جمال بے مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو دل و جان سے عزیز رکھتا ہو تو عروج ماہ میں شب جمعہ کو بعد فراغت نماز عشاء کے قبلہ رخ جامہ پاک و خوشبودار پہن کر ایک سو ستر بار اس درود شریف مکرم کو پڑھ کر سو رہے، گیارہ راتیں اسی طرح پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ شرفِ زیارت بابرکت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا اور واسطے صفائیِ قلب کے ہر روز بعد نماز صبح سات مرتبہ اور بعد نماز عصر کے تین مرتبہ اور بعد نماز عشاء کے تین بار ورد رکھے اور واسطے دفع سحر آسیب جن اور شیاطین اور وبا اور فساد چیچک کے اور جو مرض کہ سوا انکے گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور واسطے کشائش رزق کے سات بار بعد نماز صبح کے ہمیشہ وظیفہ رکھے اور واسطے بانجھ عورت کے اکیس خرموں پر سات سات بار دم کرے اور ہر روز ایک خرما اسکو کھلاوے پھر بعد غسل طہارت حیض کے اُس سے ہم بستر ہووے خدا کے فضل سے فرزندِ صالح پیدا ہوگا اور اگر حاملہ کو کچھ خلل ظاہر ہو تو سات دن تک سات مرتبہ متواتر پانی پر دم کر کے پلاوے اور واسطے مواصلتِ طالب و مطلوب مشروع کے بعد نصف شب کے باوضو چالیس مرتبہ صدقِ دل سے پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ مطلب دلی حاصل ہوگا بشرطیکہ معصیت کی نیت نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو

التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ، دَافِعِ

صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں جن کے

الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ؕ

وسیلے سے بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے

اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي

آپ کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح وقلم

اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؕ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ؕ جِسْمُهٗ

میں کھدا ہوا ہے آپ عرب و عجم کے سردار ہیں آپ کا جسم

مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ؕ

نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانۂ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے

شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى

آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین

كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ؕ جَمِيْلِ الشِّيَمِ ؕ

راہ ہدایت کے نور، مخلوقات کی جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک،

شَفِيْعِ الْاُمَمِ ؕ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ؕ وَ

اُمتوں کے بخشوانے والے، بخشش وکرم سے موصوف ہیں،

اللّٰهُ عَاصِمُهٗ ؕ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ ؕ وَالْبُرَاقُ

اللہ آپ کا نگہبان جبریلؑ آپ کے خدمت گزار، براق آپ کی

مَرْكَبُهٗ. وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ. وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى

سواری ، معراج آپ کا سفر ، سدرۃ المنتہیٰ آپ کا

مَقَامُهٗ. وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ. وَ

مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب

الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ. وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ.

ہے اور مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ. خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ. شَفِيْعِ

آپ رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے ، گنہگاروں کے

الْمُذْنِبِيْنَ. اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ. رَحْمَةٍ

بخشوانے والے ، مسافروں کے غمخوار ، دنیا جہان

لِّلْعٰلَمِيْنَ. رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ. مُرَادِ

کے لئے رحمت ، عاشقوں کی راحت ، مشتاقوں

الْمُشْتَاقِيْنَ. شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ. سِرَاجِ

کی مراد خداشناسوں کے آفتاب ، راہ خدا پر

السَّالِكِيْنَ. مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ. مُحِبِّ

چلنے والوں کے چراغ ، مقربوں کے رہنما ، محتاجوں

الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ. سَيِّدِ

غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے ، جنّ وانس

الثَّقَلَيْنِ. نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ. اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

کے سردار ، حرمین کے نبی ، دونوں قبلوں (بیت المقدس وکعبہ) کے پیشوا

وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ. صَاحِبِ قَابَ

اور دنیا و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں ، وہ جو مرتبۂ قاب قوسین

قَوْسَيْنِ. مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ.

پر فائز ہیں دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے جدّ امجد اور ہمارے اور (تمام)

اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ

جن وانس کے آقا ہیں یعنی ابی قاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں

نُّوْرِ اللّٰهِ. يَآيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

سے ایک نور ہیں اے نورِ جمالِ مُحمدی کے مشتاقو ! آپ پر

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود وسلام بھیجو. جو بھیجنے کا حق ہے

فضائل درود لکھی مع واسناد

نقل ہے کہ سلطان المشائخ واقفِ اسرارِ معانی حضرت محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کا معمول تھا کہ ہر روز بطور وظیفہ صدق نیت اور فرطِ محبت سے لاکھ بار درود پڑھتے اور ثواب اس کا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کرتے تھے چونکہ اس قدر درود پڑھنے سے تمام دن گذر جاتا تھا اور انتظامِ مملکت وسرانجام سلطنت کے لئے کوئی وقت فرصت کا ہاتھ نہ آتا تھا اس وجہ سے آسیب کلی نے سیاست مہمات مملکت میں ظہور پایا اور انتظام امورِ سلطنت میں ہر طرح کا فتور آیا ایک شب خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطان محمود کو اپنی زیارت جمالِ جہاں آراسے سرفراز کیا اور ارشاد زبانی وحی ترجمانی سے یوں ممتاز کیا کہ اے محمود اس درود شریف کو ہر روز بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھا کر لاکھ درود کا ثواب ملے گا اور اس کی برکت سے میری محبت میں کامل ہوگا اور جس قدر ایک سے زیادہ بڑھتا جائے گا اسی قدر لاکھوں تک ثواب پائے گا پس سلطان محمود نے برطبق ارشادِ ہدایت بنیاد رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر روز اس درود شریف کی مواظبت کی اور اس مژدے کی ہر شخص کو خبر دی بسبب حصول ثواب لاکھ درود کے ایک دفعہ پڑھنے میں درود خوانوں کو سرور تام ہوا اسی واسطے درودِ لکھی اس کا نام ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ

آل پر بشمار اپنی رحمت کے درود وسلام نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰہِ ط

آل پر بشمار اپنے فضل کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ ط

آل پر بشمار مخلوقات کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ ط

آل پر بشمار اپنی معلومات کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللّٰہِ ط

آل پر بشمار اپنے کلمات کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ ط

آل پر اپنی بزرگی کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ ط

آل پر کلام اللہ کے حرفوں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ط

آل پر بارشوں کے قطروں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ط

آل پر درختوں کے پتوں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ط

صحراؤں کی ریت (کے ذروں) کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار

عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ ط

ہراس چیز کے جو سمندروں میں پیدا کی گئی رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر

اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط

دانوں اور پھلوں کی تعداد میں رحمت کاملہ اور سلام نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل

عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط

پر بشمار راتوں اور دنوں کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَآ

آل پر بشمار ان چیزوں کے کہ جن پر رات نے اندھیرا اور

اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ

دن نے روشنی کی رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار ان

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ

(نفوس) کے جنہوں نے حضور اقدس پر درود بھیجا رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار ان

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ

(نفوس) کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما جنہوں نے حضور پر درود نہیں بھیجا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر

عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ

اس قدر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما جس قدر کہ مخلوق نے سانس لی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر

عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ

آسمانوں کے ستاروں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر

عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا

دُنیا اور آخرت کی ہر چیز کے برابر رحمت کاملہ اور

وَالْاٰخِرَۃِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ

سلامتی نازل فرما خدائے برتر کی رحمتیں اور اس کے فرشتوں اور

اَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ عَلٰی سَیِّدِ

نبیوں، رسولوں اور تمام مخلوقات کا درود رسولوں

الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَآئِدِ الْغُرِّ

کے سرداروں پرہیزگاروں کے پیشوا، درخشاں پیشانی والوں،

الْمُحَجَّلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

کے رہنما اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے (یعنی) ہمارے آقا و مولیٰ

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل، آپ کے اصحاب، ازواج مطہرات، اولاد

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ

اور اہل بیت پر اور تیرے تمام اطاعت شعاروں پر ہو۔ جو آسمانوں

اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

اور زمینوں پر رہتے ہیں اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

الرَّاحِمِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ۔ وَصَلَّى

اور اے کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والے اپنی رحمت سے (میری یہ التجا قبول فرما)

اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور حق تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور تمام

اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَآئِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا ۔

اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت و سلامتی نازل فرمائے اور ہر قسم کی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

حمد و ثنا حق تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

فضائلِ درودِ اکبر

○ درودِ اکبر کا جو روزانہ بلا ناغہ وِرد کرے، دُنیا کی تمام ضرورتوں سے بے نیاز ہو اور حج وزیارت سے مشرف ہو، ایمان پر خاتمہ ہو، قبر میں نور ہی نور ہو، آفتابِ محشر کی گرمی سے نجات ہو اور درودِ اکبر پڑھنے والا جنت کا مستحق ہو۔

○ بزرگانِ سلف سے صحیح روایت میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے اس درود شریف کو پڑھے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوگا۔

○ درودِ اکبر میں یا کسی اور کتاب میں جہاں کہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصف میں لفظ قریشی، ر کے بعد ش کے پہلے ی تحتانی ہو تو وہ ہرگز نہ پڑھنا چاہیئے بلکہ قُرَشِیٌّ بغیر ی ماقبل ش پڑھنا چاہیئے ق کو پیش اور ر کو زبر اور ش کو زیر ی مابعد ش کو سکون۔ حرف ر کے بعد حرف ی کو حذف کر دینا نہایت ضروری ہے اس لئے کہ قُریشی باثبات ی ماقبل ش گالی ہے۔ قُرِیش ایک دریائی مچھلی کا نام ہے۔ یہ مچھلی غلیظ ترین قسم سے ہے اور قریش عرب میں ایک خاندان بھی ہے جن کی نسل سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس وقت کسی کو طائفۂ قریش کی طرف نسبت کریں تو ی اوّل کو حذف کریں اور قُرَشِیٌّ کہیں۔ جیسے مَکَدِنی بحذف ی اوّل کہتے ہیں جبکہ مدینہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اور جب مدینہ کے علاوہ کوئی اور شہر مراد ہو تو مدِینِیٌّ باثبات ی کہا جائے گا۔

درودِ اکبر اوّل ①

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَجِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَوَّلَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ بِہٖ ھَدَانَا اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً مِّنَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَنَا عِنْدَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ رُسُلِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَارَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ وَقَّاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ حَمَاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَفَاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَدَّبَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَرَّجَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ قَرَّبَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَعْلَاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَدْنَاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ وَقَّرَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَهْبَطَ وَحْیِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَلِیْمَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَبْدِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَبْلَغَ رِسَالَۃَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَطْلَعَ اَنْوَارِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَخْزَنَ اَسْرَارِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَارَ الْاَصْفِیَاءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَشْهَدَ کَلَامِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مِرْاٰۃَ جَمَالِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرَاہُ اللہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَغْنَاہُ اللہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ رَّفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَلِمَۃُ نُبُوَّتِہٖ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَکِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبْطَحِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَامِدُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْمُوْدُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُصْطَفٰی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُجْتَبٰی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُرْتَضٰی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الدَّعْوَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْعَرَبِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْمَدَنِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْمَکِّیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْحَرَمِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْحِجَازِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْاُمِّیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْحَفِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الرَّافِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ الْھَاشِمِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْقُرَشِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ التَّقِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ النَّقِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ النَّاقَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْقَنَاعَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الشَّفَاعَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْکَوْثَرِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمِنْبَرِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ التَّاجِ وَاللِّوَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْخُلُقِ وَالْحَیَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمِحْرَابِ وَالْعِزَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ النُّبُوَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الشَّرِیْعَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ اللِّوَآءِ الْمَوْقُوْدِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُرَوِّجَ السُّنَنِ وَالْفَرْضِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ الرِّسَالَۃِ وَالنُّبُوَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَظْهَرَ الشَّرِیْعَۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدَنَ الْحَقِیْقَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَدْرَ التَّمَامِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ ظَلَّلَهُ الْغَمَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنَامِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مِصْبَاحَ الظَّلَامِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَبَا الْاَیْتَامِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْفُقَرَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَنِیْسَ الْغُرَبَآءِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْکَوْنَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْحَرَمَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاٰخِرِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحِبَّ الْمَسَاکِیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غِیَاثَ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُتَّقِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

دُرود اکبر دوم ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیّٖنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْجَاهِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُشْفِقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْذِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْجِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْفِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُخْلِصِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصْلِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاهِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّائِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَائِفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاكِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنِيْبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرِيْحِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُجِیْبِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنْعِمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَشِّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُقَرَّبِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَفْرُوْحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحِبِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُلَبِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُلْهَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَرْهِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّعِظِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُفْلِحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَشْهُوْدِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْفِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقْبِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّامِتِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُخْبِتِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّامِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاعِظِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُظَفَّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّاجِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَافِظِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَرْزُوْقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الذَّاكِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّاهِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطَهَّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَلِّغِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشَفِّعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَلِّفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَدِّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصَدِّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَحِّدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَدَّسِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُهْتَدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاتِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاضِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّالِكِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّابِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّآئِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّبَّانِيِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّآئِفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَاكِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاشِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاضِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْجَآئِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّافِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاغِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاجِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّاجِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّءُوْفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبَآرِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاصِلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاقِفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَارِثِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الدَّاعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰمِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّاھِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰمِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاُمِّیِّیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَصْلَحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَمْلَحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَعْقَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَعْدَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَفْضَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَقْرَبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَفْقَهِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَشْجَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَطْهَرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَزْهَدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَصْدَقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَرْشَدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَلْطَفِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْجَبِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَکْرَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَشْرَفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَصْفِیَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوْلِیَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعُلَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفُقَھَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفُصَحَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبُلَغَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّصَحَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْخُطَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصُّلَحَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحُلَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحُکَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحُنَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السُّعَدَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشُّھَدَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشُّرَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکُبَرَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکُرَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرُّحَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْغُرَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الظُّرَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّقَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّجَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَخِلَّآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَحِبَّآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسَبِّحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُھَلِّلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحَقِّقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّاکِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ التَّابِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَاضِلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُفَضَّلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَوَّامِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَسَاکِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَانِتِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُمْکِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّیَّاحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُقْسِطِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرِیْدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُطِیْعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُقِیْمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَانِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحَدِّثِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُفَسِّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَرْکَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْوَرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَحْمُوْدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَخْلُوْقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الْمُصْطَفٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الْمُرْتَضٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ التِّهَامِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الْحِجَازِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الْقُرَشِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الْحَرَمِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدِ الزَّكِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاشِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَعْشُوْقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَآئِزِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَلِّمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَلِّمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّآئِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاصِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّافِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّادِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّوَّابِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّافِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَسْمَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُذَكِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاشِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوْرَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالْمَکِّیِّ وَالْمَدَنِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ التَّقِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

درود اکبر سوم ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا طَلَعَتْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَآ اَصْبَحَتْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَآ اَضَاءَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا كُوِّرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا نُصِبَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا زُلْزِلَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا انْفَطَرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا فُجِّرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا انْشَقَّتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا فُرِجَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا سُيِّرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا كُشِطَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا نُصِفَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا بُدِّلَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا عُطِّلَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا غَرَبَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا حُشِرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا بُعْثِرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا نُشِرَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الشَّمْسِ اِذَا دُكَّتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الصُّدُوْرِ اِذَا حُصِّلَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْكِتَابِ اِذَا قُرِأَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْحَصَاةِ اِذَا رُمِيَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْمِيَاهِ اِذَا بُدِّلَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْحَاجَاتِ اِذَا قُضِيَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الدَّرَجَاتِ اِذَا رُفِعَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْجَنَّةِ اِذَا اُزْلِفَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْبُكُوْرِ وَ الْعَشِيِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْقَطْرِ وَ الْمَطَرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّجَرِ وَ اَوْرَاقِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَغْصَانِ وَاَثْمَارِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ النَّبَاتِ وَاَصْنَافِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَيَّامِ وَسَاعَاتِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَلْقِ وَ اَنْفَاسِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَسَابِيْحِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ النُّجُوْمِ وَكَوَاكِبِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشُّهُوْرِ وَ اَيَّامِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبِحَارِ وَ اَنْهَارِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْكَوَاكِبِ وَمَنَازِلِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الطُّيُوْرِ وَرِيْشِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّوْكِ وَالشَّجَرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَنْ اٰمَنَ وَاتَّقٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ وَاهْتَدٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ سَبَّحَ وَصَلّٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الرَّمْلِ وَالثَّرٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنَازِلِ الْقَمَرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَخْيَارِ اللّٰهِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَصْفِیَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَتْقِیَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْخِیَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شُھَدَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فُقَرَآءِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالْاَشْجَارِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَکَاتِ الصَّآئِمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سَکَنَاتِ الْقَآئِمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْاَرْضِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَوَاطِرِ وَالظُّنُوْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مِلْحِ الْعُيُوْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَيْرٍ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبِلَادِ وَالْقُرٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْوَرٰى وَالثَّرٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحَدَآئِقِ وَشَجَرِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ السَّفَرِ وَمَنَازِلِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّرَفِ وَاَشْرَافِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ السَّمٰوٰتِ وَكَوَاكِبِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَفْلَاكِ وَبُرُوْجِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الطَّبَآئِعِ وَاَمْزَاجِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَحْيَآءِ وَاَمْوَاتِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِكَ وَاَلْفَاظِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ لَيْلَةِ الْبَرَاءَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَآئِمِيْنَ الْقَدْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِهِ التَّآمَّاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَشْعَارِ الْمَوْجُوْدَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سَوَاكِنِ سَبْعِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ الْاَلْوَاحِ وَالْمَصَاحِفِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَامِلِ الْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَامِلِ الْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ وَالِى الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عَالِى الْقَدْرِ وَالْمَكَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا تَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ مِّنَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ يُنْفَخُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْعَطِيَّاتِ وَالْخَيْرَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمِعْرَاجِ وَالْقَدْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عِنْدَ ذِكْرِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى

الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اسْمِهٖ فِى الْاَسْمَآءِ وَعَلٰى

جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ

وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى قَلْبِهٖ فِى

الْقُلُوْبِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ

وُضِعَ وِزْرُهٗ وَرُفِعَ ذِكْرُهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ عُرِضَ لَهُ السَّمٰوٰتُ

وَمَلَكُوْتِهَا ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ
عُرِضَ لَهُ الْبِحَارُ وَعَجَآئِبُهَا وَحِيْتَانُهَا ۞ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ عُرِضَ لَهُ النَّارُ بِاَبْدَانِهَا
وَدَرَكَاتِهَا ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ
صَاحِبِ الْمَوْقِفِ الْمُعَظَّمِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ صَاحِبِ الْمَوْقِفِ الْاَعْظَمِ ۞ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ بُعِثَ فِى الظُّلَمِ ۞ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ كَشَفَ عَنْ اُمَّتِهِ النِّقَمَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ رَسُوْلِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْوَفِىِّ بِالْعُهُوْدِ وَالذِّمَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ سَبَقَتْ اُمَّتُهُ الْاُمَمَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ اُوْتِىَ جَوَامِعُ الْكَلِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ انْتَظَمَ بِوُجُوْدِهِ الْعَالَمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ عَمَّتْ کَلِمَتُہُ الْکَلِمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ شَافِی السَّقَمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّمْ یَضِلَّ وَمَا غَوٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ اَوْحٰی اِلَیْہِ رَبُّہٗ مَا اَوْحٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّمْ یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ نَّطَقَ وَحْیًا یُّوْحٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ دَنٰی فَتَدَلّٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ صَدَّقَ فُؤَادُہٗ مَا رَاٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ کَسَرَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّمْ یُؤْثِرِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ بَلَغَتْ مُنَایَہُ الْمُنٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	وَعَدْتَہٗ اَنْ یَّرْضٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	ھَدَیْتَہٗ فَاھْتَدٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	جَزَیْتَہٗ بِالْحُسْنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	نَّھَیْتَہٗ فَانْتَھٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	کَانَ فُؤَادُہٗ اَوْفٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	رَّبُّہٗ خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	رَبُّہٗ رَبُّ الشِّعْرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	اَبَارَ رَبُّہٗ قَوْمًا طَغٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	زَارَہٗ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	رَّبُّہٗ اَھْلَکَ عَادَنِ الْاُوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	نَّزَلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَھٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	بَلَغَ عِنْدَ جَنَّةِ الْمَاْوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	مَنْ	رَّاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ مَّازَاغَ بَصَرُہٗ وَمَا طَغٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ عَلِمَ الصُّحُفَ الْاُوْلٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہٗ دَارٌ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُّعْجِزِ الْمَوْجُوْدَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَرْفُوْعِ اِلَی الْخَلَّاقِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَحْمُوْلِ عَلَی الْبُرَاقِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰی خَیْرِ الْاُمَمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ بِاَکْرَمِ الصِّفَاتِ وَالشِّیَمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الشَّمْسِ الطَّالِعِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّجْمِ السَّاطِعِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُؤَیَّدِ بِالنَّصْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الرَّحِیْمِ عَلَی الْاُمَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْکَاشِفِ الْغُمَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْقَآئِدِ اِلَی الْجَنَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِکِ الْمَنَّانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَحْمُوْدِ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَشْھُوْدِ فِی الْبُلْدَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰی کَآفَّۃِ الْاِنْسَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَصُوْنِ عَنِ الْخُذْلَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَعْصُوْمِ عَنِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّاطِقِ بِالْقُرْاٰنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْوَاعِظِ بِالْقُرْاٰنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْقَارِیِٔ بِالْقُرْاٰنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْھَادِیْ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْوَاھِبِ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْغَالِبِ بِالسُّلْطَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الظَّاھِرِ بِالْبُرْھَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الدَّافِعِ لِلْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْعَابِسِ عَنِ الْکِذْبِ وَالْبُھْتَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُنْجِیْ عَنِ النِّیْرَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُبَلِّغِ اِلَی الْجِنَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُّرْتَفِعِ الشَّانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّاشِرِ بِلَا کِتْمَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الثَّابِتِ عَلَى التُّكْلَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الدَّاعِيْ اِلَى الْاِيْمَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمَلِيْحِ الْوَجْهِ وَالْبَيَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الصَّافِيْ عَنْ اَهْلِ الْعُدْوَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمَاحِيْ لِلْبِدْعَةِ وَالْعِصْيَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُرَغِّبِ اِلَى الْخَيْرَاتِ الْحِسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْهَتَلَانِ الْاَجْفَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْكَلِيْمِ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْفَصِيْحِ اللِّسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْبَدِيْعِ الْبَيَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْعَجِيْبِ الْبَيَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ سَلِيْمِ الْجَنَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ عَدِيْمِ الْاَقْرَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ طَوِيْلِ الْاَحْزَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُعْطِي الْاَمَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُؤْنِسِ الْاِنْسَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُثَقِّلِ الْمِيْزَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَرْفُوْعِ الشَّانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُكَرَّمٍ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُعْجِزِ الْخَلْقِ عَنِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَصِيْحِ الْكَلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْفَقِيْهِ الْعَلَّامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الشَّفِيْعِ لِكُلِّ الْاَنَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْبَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُطَهَّرِ مِنَ الْاٰثَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِۨلْمُبَشِّرِ بِالْمَقَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الشَّرْعِ وَالْاَحْكَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْجُوْدِ وَالْاِكْرَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْعَفْوِ وَالْاِيْمَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْكِرَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْقَلْبِ السَّلِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْوِرْدِ الْمُسْتَقِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْعَطَآءِ الْجَسِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْجَنَّةِ النَّعِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِۨلسَّيِّدِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِكِ الْقَدِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِی الْكَرَمِ الْعَمِيْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْعِزَّۃِ الْمُقِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ اِلسَّیِّدِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا الْمَرَامَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

یَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ؕ

درود اکبر چہارم ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتِمَ الْاَنْبِیَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ اللِّوَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْفُقَرَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْکَوْثَرِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاَکْبَرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا یَبْقٰی مِنَ التَّحِیَّۃِ شَیْءٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَاتِ شَیْءٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا یَبْقٰی مِنَ التَّحَنُّنِ شَیْءٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِذَا ذَکَرَہُ الْاَبْرَارُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ

شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ

اَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ

الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلِ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ

وَذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَ

اِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَآئِيْلَ وَمُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَّعَلٰى حَمَلَةِ

الْعَرْشِ وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

كَثِيْرًا كَثِيْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ

وَقْتٍ وَّاٰوَانٍ وَّحَالٍ وَّزَمَانٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَ

اَضْعَافَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِاَضْعَافٍ لَّا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ

اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً لَّا يَنْقَطِعُ مَدُّهَا وَلَا يُحْصٰى عَدُّهَا صَلٰوةً

تَشْحَنُ الْهَوَآءَ وَتَمْلَاُ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ وَصَلِّ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى تَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَا

اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۵

درود اکسیراعظم

یہ درود اکسیراعظم ہے مصنفہ جناب شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اہل اللہ اور مشائخ عظام کا قول ہے کہ اس درود شریف کا نام "اکسیر" اس وجہ سے رکھا ہے کہ جیسا کہ اکسیر دھاتوں کو سونا بنا دیتا ہے اسی طرح سے یہ درود شریف اپنے عامل کے ظاہر کو نورانی اور باطن کو روشن کر دیتا ہے۔ اکثر اہل اللہ اور اصحاب طریقت نے اس کے ورد کیلئے روز جمعہ مقرر کیا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ہفتہ بھر میں کسی روز اول سے آخر تک پڑھ کر ختم کر لیا کرے۔

اِس درود کے ظاہری و باطنی برکات بیشمار ہیں کہ سرتاج اولیاء کی تصنیف ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

تَقَبَّلُ بِھَا دُعَآءَنَا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ

نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْمَعُ بِھَا اِسْتِغَاثَتَنَا وَنِدَآءَنَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُسَلِّمُ بِھَآ اِیْمَانَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُقَوِّیْ بِھَآ اِیْقَانَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَغْفِرُ بِھَا
ذُنُوْبَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تَسْتُرُ بِھَا عُیُوْبَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحْفَظُنَا بِھَا
مِنْ اِکْتِسَابِ السَّیِّئَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُوَفِّقُنَا بِھَا
لِعَمَلِ الصّٰلِحٰتِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُفْلِحُ بِھَا عَمَّا یُرْدِیْنَا۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تَکْسِبُ بِھَا مَا یُنْجِیْنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُجَنِّبُ
عَنَّا الشَّرَّ كُلَّهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الْخَيْرَ
كُلَّهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُحَسِّنُ بِهَا اَخْلَاقَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصْلِحُ بِهَا
اَحْوَالَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَعْصِمُنَا بِهَا عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَ
الْغَوَايَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْزُقُنَا بِهَا اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَ
الْجَمَاعَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُبَعِّدُنَا بِهَا مِنِ اقْتِرَانِ الْاٰفَاتِ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

تَکَلَّمُنَا بِهَا عَنِ الزَّلَّاتِ وَالْهَفَوَاتِ. اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَصِّلُ
بِهَا آمَالَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُخَلِّصُ بِهَا لَكَ اَعْمَالَنَا.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَجْعَلُ بِهَا التَّقْوٰى زَادَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَزِيْدُ بِهَا فِىْ
دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْزُقُنَا بِهَا الْاِسْتِقَامَةَ
فِىْ طَاعَتِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الْاُنْسَ بِعِبَادَتِكَ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُحَسِّنُ بِهَا نِيَّتَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُتِمُّ بِهَا اُمْنِيَّتَنَا ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُجِيْرُنَا بِهَا مِنْ شَرِّ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعِيْذُنَا
بِهَا مِنْ شَرِّ النَّفْسِ وَالشَّيْطٰنِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحْفَظُنَا بِهَا
مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعِيْذُنَا بِهَا مِنَ الْقَسْوَةِ وَ
الْغَفْلَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحْفَظُنَا بِهَا عَمَّا يَشْغَلُنَا عَنْكَ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُوَفِّقُنَا بِهَا لِمَا تُقَرِّبُنَا مِنْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجْعَلُ

بِهَا سَعْیَنَا مَشْکُوْرًا وَّ عَمَلَنَا مَقْبُوْلًا ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَهَبُ لَنَا
بِهَا عِزًّا وَّ قَبُوْلًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَقْطَعُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاکَ اِحْتِیَاجَنَا ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُدِیْمُ بِهَا بِنَعْمَآئِکَ اِبْتِهَاجًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ بِهَا
فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِنَا وَکِیْلًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ بِهَا
لِقَضَاءِ حَوَآئِجِنَا کَفِیْلًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعِیْذُنَا بِهَا
مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا جَزِیْلَ

الْعَطَایَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَرْزُقُنَا بِھَا عَیْشَ الرُّغَدَاۤءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تَمْنَحُنَا بِھَا عَیْشَ السُّعَدَاۤءِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُسَھِّلُ بِھَا عَلَیْنَا
جَمِیْعَ الْاُمُوْرِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُدِیْمُ بِھَا بَرْدَ الْعَیْشِ وَالسُّرُوْرِ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُبَارِكُ بِھَا فِیْمَآ اَعْطَیْتَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْنَحُنَا بِھَا الرِّضَاۤءَ
بِمَآ اٰتَیْتَنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُزَکِّیْ بِھَا عَنِ الْھَوٰی نُفُوْسَنَا۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُطَھِّرُ

بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ قُلُوْبَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصَغِّرُ بِهَا
الدُّنْيَا فِىْ عُيُوْنِنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعَظِّمُ بِهَا جَلَالَكَ فِىْ
قُلُوْبِنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُرْضِيْنَا بِهَا بِقَضَائِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوْزِعُنَا بِهَا شُكْرَ
نَعْمَائِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُصَحِّحُ بِهَا تَوَكُّلَنَا وَاعْتِمَادَنَا عَلَيْكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُحَقِّقُ بِهَا وُثُوْقَنَا وَالْتِجَاءَنَا اِلَيْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ
وَتَرْضَاهُ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُجِيْرُ بِهَا مَا
فَاتَ مِنَّا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعِيْذُ بِهَا مِنَ الْعُجُبِ وَالرِّيَاءِ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَحْفَظُنَا بِهَا مِنَ الْحَسَدِ وَالْكِبْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكَسِّرُ
بِهَا شَهَوَاتِنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَسِّنُ بِهَا عَادَاتِنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصَرِّفُ بِهَا
عَنِ الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا قُلُوْبَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجْمَعُ بِهَا فِى
الْاِشْتِيَاقِ اِلَيْكَ هُمُوْمَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوَحِّشُنَا بِهَا

عَمَّنْ سِوَاكَ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوْنِسُنَا بِهَا بِقُرْبِ وَلَآئِكَ .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُقِرُّ بِهَا فِىْ مُنَاجَاتِكَ عُيُوْنَنَا . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَسِّنُ بِهَا
بِكَ ظُنُوْنَنَا . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَشْرَحُ بِهَا بِمَعْرِفَتِكَ صُدُوْرَنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُدِيْمُ بِهَا فِىْ ذِكْرِكَ وَفِكْرِكَ سُرُوْرَنَا .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَرْفَعُ بِهَا عَنْ قُلُوْبِنَا الْحُجُبَ وَالْاَسْتَارَ .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَمْنَحُنَا بِهَا شُهُوْدَكَ فِىْ جَمِيْعِ الْاٰثَارِ . اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَقْطَعُ
بِھَا حَدِیْثَ نُفُوْسِنَا بِاَعْلَامِكَ. اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُبَدِّلُ بِھَا ھَوَاجِسَ قُلُوْبِنَا بِاِلْھَامِكَ.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُفِیْضُ بِھَا عَلَیْنَا جَذَبَاتِكَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْمُلُنَا بِھَا
بِنَفَحَاتِكَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُحِلُّنَا بِھَا مَنَازِلَ السَّارِیْنَ
اِلَیْكَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تَرْفَعُ بِھَا مَنْزِلَتَنَا وَمَكَانَتَنَا لَدَیْكَ.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تَسْحَقُ بِھَا فِیْ اِرَادَتِكَ اٰمَالَنَا. اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَتَحَقَّقُ بِہَا
فِیْ اَفْعَالِکَ اَفْعَالُنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُفْنِیْ بِہَا فِیْ صِفَاتِکَ
صِفَاتُنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْحُوْ بِہَا فِیْ ذَاتِکَ ذَوَاتُنَا۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُحَقِّقُ بِہَآ اِلَیْکَ لِقَآءَنَا۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُدِیْمُ بِہَا بِتَوَاتُرِ اَنْوَارِکَ صَفَآءَنَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تَسْلُکُنَا بِہَا مَسْلَکَ اَوْلِیَآءِکَ۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُرْوِیْنَا بِہَا مِنْ شَرَابِ اَصْفِیَآئِکَ۔ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُوْصِلُنَا

بِھَا اِلَیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا

مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُدِیْمُ بِھَا حُضُوْرَنَا اِلَیْکَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

تُھَوِّنُ بِھَا عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَغَمَرَاتِہٖ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

تُجِیْرُنَا بِھَا مِنْ وَّحْشَۃِ الْقَبْرِ وَکُرْبَتِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْلَاُ

بِھَا قُبُوْرَنَا بِاَنْوَارِ الرَّحْمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ بِھَا قَبْرَنَا

رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحْشُرُنَا بِھَا مَعَ

النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَبْعَثُنَا بِهَا مَعَ
الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْنَحُنَا بِهَا قُرْبَهٗ وَشَفَاعَتَهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُفِیْضُ بِهَا عَلَیْنَا بَرَکَاتَهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحْفَظُنَا بِهَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ یَّوْمَ
الْقِیٰمَةِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تَشْمَلُنَا یَوْمَ الْجَزَآءِ بِالرَّحْمَةِ وَالْکَرَامَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُثَقِّلُ بِهَا مِیْزَانَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُثَبِّتُ بِهَا عَلَی الصِّرَاطِ
اَقْدَامَنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُدْخِلُنَا بِهَا جَنّٰتِ النَّعِیْمِ بِلَاحِسَابٍ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُبِیْحُ لَنَا بِھَا النَّظَرَ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ مَعَ الْاَحْبَابِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُنَا بِھَا حُبَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ؛

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِہٖ عِنْدَکَ وَبِقُدْرَتِہٖ لَدَیْکَ نَسْئَلُکَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَآءِ وَنُزُوْلَ الشُّھَدَآءِ وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ وَ النَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَمُرَافَقَۃَ الْاَنْبِیَآءِ وَنَحْنُ عِبَادُکَ الضُّعَفَآءُ لَا نَعْبُدُ سِوَاکَ وَلَا نَطْلُبُ اِذَا مَسَّنَا الضُّرُّ اِلَّآ اِیَّاکَ فَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا وَاَجِبْ دَعْوَاتِنَا وَ اقْضِ حَاجَاتِنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ
یَا حَلِیْمُ وَارْحَمْنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَ
بِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.
یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ. اَللّٰھُمَّ
اِنَّا عَبِیْدُکَ وَجُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِکَ مُتَعَلِّقُوْنَ
بِجَنَابِ نَبِیِّکَ مُشَفِّعُوْنَ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. وَصَلَّی
اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ وَارْضَ عَنْ
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اسناد درود ہزاری

یہ درود شریف جو کوئی قبرستان میں تین مرتبہ پڑھے تو اس کی برکت سے اسّی برس کا عذاب خدائے تعالیٰ قبرستان سے اُٹھالے۔ اور جو چار مرتبہ قبرستان میں پڑھے تو قیامت تک کا عذاب اللہ تعالیٰ اس مقام سے اٹھالے۔ اور جو کوئی شخص چوبیس مرتبہ پڑھ کر ثواب اس کا اپنے ماں باپ کو بخشے تو گویا تمام حقوق والدین کے ادا کیے۔ اور ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ بھیجے گا جو اس کے ماں باپ کی زیارت قیامت تک کیا کریں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الصَّلٰوۃُ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الرَّحْمَۃُ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الْبَرَکَاتُ

وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ

وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ

وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ

وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ

وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ

وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ

بَیْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

فضائلِ ہفت ہیکل

○ روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں رونق افروز تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا نزول ہوا اور انھوں نے باری تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا کہ اس ہفت ہیکل کو جو شخص پڑھے گا یا لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے :

- اس کے والدین کو عذابِ دوزخ سے آزاد کر دیا جائے گا۔
- جس مکان میں ہفت ہیکل ہو، اُس میں دیو، بھوت، جن و پری کا گزر نہ ہو۔
- جو شخص اس کو اپنے پاس رکھے گا، مرگِ مفاجات سے محفوظ رہے گا۔
- اس کو پاس رکھنے والا ہمیشہ باعزت رہے اور موت کی تکلیف آسان ہوگی۔
- جو شخص اس کی روزانہ تلاوت کرے گا یا اگر پڑھنا نہ جانتا ہو تو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کو ستر ہزار ختم قرآن پڑھنے کا، ستر ہزار شہداء کا، ستر ہزار حج کا، ستر ہزار مسجدیں تعمیر کرنے کا، ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا، ستر ہزار آدمیوں کو روزہ افطار کرانے کا، ستر ہزار حافظوں کا، ستر ہزار حاجیوں کا، ستر ہزار علماء کا، ستر ہزار عابدوں کا، ستر ہزار فرشتوں کا، ستر ہزار دانشمندوں کا، ستر ہزار پیغمبروں کا اور چاروں مقرب فرشتوں یعنی جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

○ جو شخص اپنی عمر میں ایک بار ہفت ہیکل پڑھے اس کے نامۂ اعمال میں ستر ہزار نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ نیز چغل خوروں، عیب کرنے والوں اور تمام بلیات سے بچا رہے۔ قرض سے نجات پائے۔ دشمن مقہور ہوں گے۔ ●

اَلْھَیْکَلُ الْاَوَّلُ ١

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اَلْھَیْکَلُ الثَّانِیْ ٢

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اِذْ

قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا
فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ
رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ○ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ○ وَمِنَ الَّیْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَۃً لَّکَ ۖ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ
وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○

اَلْهَیْکَلُ الثَّالِثُ (۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اٰمَنَ

الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون

كل امن بالله وملئكته وكتبه ورسله

لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا

واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير ○ لا

يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت و

عليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا

او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته

على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة

لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت

مولنا فانصرنا على القوم الكفرين ○ ع

الهيكل الرابع ٤

بسم الله الرحمن الرحيم ○

اعيذ نفسي بالله العلي العظيم ○ وقل

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۖ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا
هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى
الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ○ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ۖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى
سَبِيْلًا ○ع وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۖ قُلِ
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○

اَلْهَيْكَلُ الْخَامِسُ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ قَالَ

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ○ وَاِنِّیْ

خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ

عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○ یَّرِثُنِیْ وَ

یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ○

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ

لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

اَلْهَیْکَلُ السَّادِسُ (۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ قُلْ

اُوحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ

اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّہٗ كَانَ

یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ

اَلْهَیْكَلُ السَّابِعُ ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَ

اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ

اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا

ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ ع

فضائلِ اسمائے مبارکہ

صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کا وظیفہ کرتے وقت اوّل اور آخر درود وسلام بھیجا کریں۔ ذیل میں ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے چند کے فوائد پیش کررہے ہیں؛

مُحَمَّدٌ غریب آدمی اس مُبارک نام کو چار سو بار روزانہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے۔

حَامِدٌ اللہ پاک اس نام کے پڑھنے والے پر رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

قَاسِمٌ جو شخص اس نامِ پاک کا روزانہ وِرد کرے اللہ تعالیٰ اسے عالم بنادے۔

فَاتِحٌ اس نامِ مُبارک کو جو شخص روزانہ پڑھے تو اسے قربتِ الٰہیہ حاصل ہوگی۔

اَحمَدُ اس اسمِ پاک کو روزانہ وِرد کریں تو تمام دُنیا مطیع اور فرماں بردار رہے۔

مَحمُودٌ اس نامِ پاک کے پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ مفلسی دُور ہوتی ہے۔

عَاقِبٌ کوئی بھی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ اس نام کے پڑھنے والے کی آرزو پوری کرتا ہے۔

خَاتِمٌ اتوار کے دن ستر مرتبہ پڑھ کر جو شخص دُعا مانگے تو اس کی ہر مراد برآئے گی۔

حَاشِرٌ اس نامِ پاک کو کمزور طالبِ علم پڑھے تو اس کے علم میں ترقی ہوگی۔

دَاعٍ اس نامِ مُبارک کو پڑھا کریں، دُنیا میں عزت اور ہر دلعزیزی حاصل ہوگی

رَسُوْلٌ جب کسی مالی پریشانی میں پڑ جائیں تو روزانہ اس نام کو پڑھا کریں۔ اللہ پریشانی دور کریگا۔

هَادٍ مُهْدٍ صراطِ مستقیم حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ اس اسم مبارک کو پڑھا کریں۔

نَبِیٌّ خدائے تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کے لئے اس اسم پاک کو ہمیشہ پڑھیں۔

یٰسٓ اگر آدھی رات کو ننگے سر ہو کر جو شخص ۴۱ بار پڑھے گا تو اللہ ہر مراد پوری کرے گا۔

وَلِیٌّ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس نام مبارک کا وظیفہ کریں۔

حَمِیْدٌ بری عادتوں سے بچنے کے لئے اس کا ورد کریں

مَاحٍ جو شخص اس کو روزانہ پڑھے گا حشر کا دن اس کے لئے آسان ہوگا۔

بَشِیْرٌ سِرَاجٌ جو شخص ہمیشہ اس کا ورد زبان پر رکھے گا، اس کے لئے قبر میں روشنی ہوگی۔

طٰهٰ اس کا ورد کرنے سے برکت حاصل ہوگی۔

نَکِیْرٌ عذابِ قبر سے محفوظ رہنے کے لئے اس نام مبارک کا ورد کیا کریں۔

خَلِیْلٌ اگر کسی کو برے خواب دکھائی دیں تو اس اسم کو روزانہ سونے سے پہلے پڑھے۔

مُزَّمِّلٌ اس نام مبارک کو نادار مفلس کو چاہئے کہ روزانہ پڑھا کرے مفلسی دور ہوگی۔

نَصِیْرٌ سفر میں اس نام پاک کو پڑھیں تھکن نہ ہوگی اور سفر آسان ہوجائے گا۔

حَکِیْمٌ بری عادتوں والا اس نام پاک کو اگر پڑھے گا تو نیک و صالح بن جائے گا۔

مُدَثِّرٌ اسکو پڑھنے سے شیطان کے مکر و شر سے بچے۔

حَبِیبٌ روزانہ ایک ہزار بار پڑھیں تمام عالم مسخر ہو جائیگا۔

کَلِیمٌ جو شخص اِس کو روزانہ پڑھے گا تو اللہ پاک اس کو فصیح اور بلیغ بنا دے گا۔

مُصْطَفٰی نیک کاموں کی توفیق کے حصُول کے لئے اس نام پاک کا ورد کریں۔

مُرْتَضٰی تمام آفاتِ ارضی اور سماوی سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ پڑھا کریں۔

مُخْتَارٌ شہریاری اور بلند مرتبہ حاصِل کرنے کے لئے روزانہ پچاس مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

عَادِلٌ اس نام پاک کی برکت سے پڑھنے والا ہر جگہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

نُوْرٌ روزانہ پڑھنے والا ہرگز خواب میں نہ ڈرے۔

مُصَدِّقٌ اس نام پاک کو صبح ہوتے ہی دس مرتبہ پڑھیں، تمام دن زبان سے جھوٹ نہ نکلے۔

حُجَّةٌ کسی بھی ضرورت کے لئے اس نام پاک کا زبان پر ورد کرنا چاہیئے۔

شَہِیدٌ اس نام پاک کو مسواک کرتے وقت پڑھیں، دانت بڑھاپے میں بھی قائم رہیں گے۔

بَیَانٌ عقلمندی اور سوجھ بوجھ حاصِل کرنے کے لئے اس نام پاک کا پڑھنا افضل ہے۔

قَائِمٌ اگر بارش نہ ہوتی ہو تو رات کے وقت اس نام کو ایک ہزار بار پڑھیں بارش ہوگی۔

حَافِظٌ تمام مصیبتوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے یہ اسمِ پاک بہترین ذریعہ ہے۔

صَادِقٌ آسیب کو دور کرنے کے لئے اس نام پاک کو پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑکیں۔

وَاعِظٌ جو شخص پورے رمضان روزانہ سو بار پڑھا کرے خداوند کریم اس کی عبادت قبول کرے گا۔

مَتِینٌ اس اسم کے پڑھنے سے دلی مقاصد پورے ہوں

بُرھَانٌ اس کے پڑھنے سے مفلسی دور ہوتی ہے۔

مَکِینٌ اس اسم پاک کو پڑھنے والا آنکھ کی روشنی کم ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

مُطِیعٌ اس نام کے پڑھنے سے خداوند عالم گناہ سے مغفرت عطا کرتا ہے

اَمِینٌ اس نام کو پڑھنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔

حِجَازِیٌّ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس لفظ کو پڑھا کریں۔

صَاحِبٌ اس اسم مبارک کو پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

نَاطِقٌ دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے ہر روز پڑھا کریں۔

رَءُوفٌ اس نام پاک کو پڑھ کر جس حاکم کے پاس جاؤ گے وہ عزت سے پیش آئے گا۔

مُرَبِّیٌ اس اسم مبارک کو بچھو، سانپ اور پاگل کتے وغیرہ جانوروں کے ڈسے ہوئے پر دم کرنا چاہیئے، شفا ہو جاتی ہے۔

یَتِیمٌ اس نام پاک کو پڑھ کر زخموں پر دم کریں، قدرتاً زخم مندمل ہو جائیں گے۔

کَرِیمٌ بے روزگار اس نام کو پڑھا کرے خداوندِ عالم اسے روزگار عطا فرمائیں گے۔

عَلِیمٌ اس نام پاک کے وِرد سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

عَزِیزٌ برائے ہردلعزیزی وغنا ظاہری و باطنی طالب پڑھے تو مطلوب حاصل ہو۔

مناجات بدربارِ قاضی الحاجات بعد ہر نماز

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُنکے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنسو حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

سلام

از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی دولت پہ لاکھوں درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدہ کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتے درود　　پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود　　انکے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود　　انکے اصحاب و عزت پہ لاکھوں سلام
تیرے سب دوستوں کے طفیل اے خدا　　بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام
میرے اُستاد ماں باپ بھائی بہن　　اہلِ وُلد و عشرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں　　شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور　　بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت کے ارشاد فرمودہ چند مخصوص عملیات

عامل کے لئے قابلِ قدر تحفہ

جو شخص پابندی سے کوئی وظیفہ یا عمل پڑھ رہا ہو اچانک کسی تکلیف یا مجبوری یا بیماری یا سفر کی وجہ سے عمل یا وظیفہ نہ پڑھ سکے یا عمل ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو یا کوئی فرد بہت زائد وظائف پڑھتا ہو اور کسی وجہ سے سب کے پڑھنے کا موقع نہیں اور ناغہ ہونے سے عمل ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس دُعا کو صبح و شام ایک بار پڑھ لیں۔ یہ تنہا عمل کے قائم مقام ہے نیز دن اور رات کے ہر نقصان کی تلافی ہے۔

نوٹ :(یہ یاد رکھئے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے، یونہی دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک شام ہے) اگر پابندی سے روزانہ پڑھتا رہے تو کبھی خسارے میں نہ رہے۔ (از اعلیٰ حضرت)۔

فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ○ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِیًّا وَّحِیۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ○ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَیُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ وَکَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ○

بے نظیر دُعا

احادیث میں فرمایا گیا ہے جو مومن یہ دُعا صبح ایک بار پڑھے تو رات بھر کی عبادت اور جو شام کو ایک بار پڑھے تو دن بھر کی عبادتِ الٰہی کرنے والے کو جو اجر ملے گا۔ فضل ربّی سے اتنا ہی اجر اس دُعا کے پڑھنے والے کو ملے گا۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ حَمۡدًا دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الۡحَمۡدُ حَمۡدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوۡدِكَ وَلَكَ الۡحَمۡدُ حَمۡدًا لَّا مُنۡتَهٰی لَهٗ دُوۡنَ

مَشِیْئَتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَةِ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ کُلِّ نَفْسٍ ؕ

مجرّب استخارہ

یہ وہ استخارہ ہے کہ جو اسکی مداومت کرتا رہے تو کچھ دنوں بعد سے رات و دن میں جو کچھ پیش آنیوالا ہے وہ اسے قبل از وقت معلوم ہو جایا کرتا ہے۔ روزانہ کے حالات جو صرف اپنی ذات سے متعلق ہوں معلوم کرنے کے لئے سات سات بار صبح و شام پڑھیں۔ چند یوم کی پابندی سے اپنی ذات پر گزرنے والے حالات کا انکشاف ہو جایا کرے گا۔ اگر کسی خاص مقصد کے لئے استخارہ کرنا ہو خواہ اپنی ذات سے متعلق ہو یا کسی اور کیلئے تو ایک ہزار اکیس بار پڑھ کر اس مقام پر سو رہیں۔ استخارہ خالی پیٹ کرے تو زیادہ بہتر ہے: اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰٓی اِخْتِیَارِیْ ط

سیّد الاستغفار

اگر ایک ایک بار یا تین تین بار روزانہ ورد رکھے تو تمام گناہ معاف ہوں اور اس دن یا رات میں مر جائے تو شہید اور اگر کسی کو اپنے کسی نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً تجارت میں نقصان یا دشمن سے خطرہ ہو یا پولس کا خوف ہو، ٹرین کے لٹنے، جہاز کے ڈوبنے، چوری ہونے، آگ لگنے کا اندیشہ ہو۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے طفیل محفوظ رکھتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ؕ

فقیر اس کے بعد اتنا زائد کرتا ہے: وَاغْفِرْ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ اور اپنے جس کسی ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے اسے پڑھتا ہے مولیٰ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔

نادِ علی

اس کے ۱۵ فوائد جلیلہ ہیں۔ یہاں مختصراً تحریر ہیں۔ لاعلاج امراض جملہ مشکلات۔ خلل جن و آسیب خصوصاً حُب کے لئے مجرب ہے۔ کم از کم ۲۱ بار یا ۱۸ بار پڑھ کر اس کی طرف دم کریں اِنْ شَاءَ اللہ انکار نہ کرے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبْ ✧ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبْ
كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ ✧ بِنُبُوَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دن بھر محنت کرنے اور طویل سفر کرنے پر کسل دور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی وظیفہ نہیں۔ تسبیح فاطمہؓ پڑھ کر سوئے جب صبح کو اٹھے گا تو ایسا معلوم ہوگا کہ رات بھر کنیزوں نے ہاتھ پاؤں دبائے ہیں۔ دردِ بدن کے لئے اور گرنے سے چوٹ آنے پر یہاں تک کہ اگر کسی عضو میں عیب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تسبیح فاطمہؓ کا ورد کرے اور اگر کوئی عضو معطل ہو گیا ہو تو ورد میں رکھے رفتہ رفتہ وہ عیب جاتا رہے گا اور فضیلت کا یہ عالم کہ اس دن میں تمام جہان میں کسی کا عمل اس کے برابر بلند نہ کیا جائے مگر جو اس کے مثل پڑھے وہ تسبیح یہ ہے: سُبْحٰنَ اللهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار، آخر میں ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؎

برائے حفاظت حصار حسنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہما

جب دشمن کا خطرہ ہو یا دشمنوں میں گھر جائے یا دشمن سے ملنے جائے اور اس

سے خطرہ ہو خواہ دشمنِ جان ہو یا دشمنِ ایمان۔ خواہ دشمن درندے ہوں یا انسان اِنْ شَاءَ اللّٰہ ہر حال میں محفوظ رہے گا۔

فریاد، فریاد، بدرگاہِ تو بدوستیِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و بدوستی علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم و حسن مجتبٰی و حسین شہید کربلا آنچہ مطلوب می دارم بانجام رسان" ایک بار آیۃ الکرسی، تین بار چاروں قُل، تین تین بار اپنے گرد حصار کرے یعنی ہر طرف منھ کرکے دم کردے اور کلمہ کی انگلی پر دم کرکے کان کے گرد حصار کرے۔

ہر بلا و مصیبت اور ہر بیماری سے حفاظت کیلئے

یہ دُعاء جس مصیبت زدہ کو دیکھ کر ایک بار پڑھ لیں تو اس مرض یا مصیبت سے عمر بھر محفوظ رہیں گے مگر آشوبِ چشم، بخار اور خارش والوں کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھیں کہ ان امراض کی حدیث میں تعریف آئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ۔ اس دُعاء کو خود حفظ کرلے اور اپنے بچوں کو حفظ کرالے۔ جب کسی کو مقدمہ میں ماخوذ دیکھیں یا کسی کے ہتھکڑی پڑے دیکھیں یا کسی کو مقروض دیکھیں یا کسی کو جیل یا پاگل خانہ میں دیکھیں، شوہر ساس نندوں کی جانب سے بیجا سختی ظلم ہوتے دیکھیں فوراً اس دُعاء کو پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ اس دُعاء کا پڑھنے والا زندگی بھر اس مرض اور مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے بھی اپنے ذاتی تجربات تحریر کئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دونوں جہاں کی مسرّتوں کے حصُول کا ذریعہ

اس میں ہر عمل آخرت یعنی ہمیشگی کی زندگی کو سنوارنے کے لئے ہے۔ مُسلمان کی سب سے بڑی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے کہ دنیاوی زندگی چند روزہ ہے۔ دنیاوی عزت، شہرت، طاقت، حکومت، دولت، پیغامِ اجل آتے ہی مرنے والے کے لئے بیکار ہیں۔ یہ چیزیں آخرت میں کام آنے والی نہیں۔ ہاں اگر کسی کو خدا کی عطا سے یہ سب چیزیں یا ان میں سے کوئی شے حاصل ہے اور اس سے اس نے خدا کے دین کی خدمت اور اس کی اشاعت کا کام کیا ہے تو آخرت میں یہ کام آئے گا اور صرف دنیاوی طلبی کا ذریعہ بنایا تو ان میں سے کوئی چیز آخرت میں کام آنے والی نہیں ہاں دنیاوی زندگی میں پیش آنے والی وہ اُلجھنیں جو دینی خدمت میں رکاوٹ پیدا کر سکتی ہیں ان کا تدارک اشد ضروری ہے۔ مثلاً بیماری، تنگدستی، زن و شوہر میں نا اتفاقی، اولاد کی نافرمانی۔ ماں باپ کی نظرِ محبّت سے محرومی، ملازمین کیلئے افسران کی سخت گیری، اپنوں کا حسد، دوستوں کی طرف سے نفرت کا اظہار وغیرہ وغیرہ امور جو کبھی سدِ راہ بن جاتے ہیں، ان کا حل بھی بتا دینا ضروری ہے تاکہ مُسلمان اپنے آپ کو دینی خدمت سے مجبور نہ تصور کرنے لگیں۔ اگرچہ ہمارے اسلاف کرام نے کبھی دنیاوی امور کی پرواہ نہ کی اور جو کانٹا دین کی راہ میں حائل ہوا اسے نکال پھینکا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا نے بھی ان سے صلح کرلی تھی۔ نہ انھیں اولاد سے شکایت ہوتی، نہ شوہر کو بیوی سے نہ بیوی کو شوہر سے شکوہ ہوتا، نہ کسی کی عداوت و محبّت ان کی راہ میں حائل ہوتی اور اگر امتحاناً کچھ درپیش بھی ہوتا تو اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔ خدا ہم سب کو اسلاف کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جسمانی امراض کا علاج

اگرچہ جسمانی امراض بھی خدا کی رحمت اور روحانی امراض کا علاج ہیں کہ جسمانی تکلیفات سے خدا عزّ وجلّ کی یاد آتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں و روگردانیاں یاد آتی ہیں اور جب تکلیف کی شدت سے بے چین ہو کر کوئی بندہ یا اللہ کہتا ہے تو اس کے گناہ مٹتے ہیں۔

احادیث کثیرہ موجود ہیں کہ مسلمان جسمانی تکلیف واذیت پر صبر کرنے سے گناہوں سے اس طرح صاف ہوتا ہے۔ جس طرح سونے کو بھٹی میں تپا کر میل صاف کیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم وترمذی وغیرہم)

نہ صرف مریض کو صبر پر اجر ملتا ہے بلکہ جو مسلمان مریض خاص طور پر اپنے روٹھے دوست واحباب، دوستوں کے دوستوں کی عیادت کرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ صبح کو عیادت کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جنّت کا ایک باغ اس کے لئے خاص کر دیا جاتا ہے (ترمذی وابوداؤد) بیماری اور تکلیف پر صبر یہ نہیں کہ علاج نہ کرے بلکہ صبر یہ ہے کہ آہ وفغاں اور خدا کی ناشکری سے بچے۔

بخار یا جاڑا بخار

بخار یا جاڑا بخار کے لئے ایک بار بِسْمِ اللّٰہ اور ایک سانس میں ۷ بار يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا پڑھ کر مریض کو پانی پر دم کر کے پلائے اور مریض پر دم کرے۔

دردِ سر

بِسْمِ اللّٰہ شریف انگشتِ شہادت سے درد کی جگہ لکھے اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ فوراً درد کافور ہو۔

امراضِ چشم

امراضِ چشم میں درودِ شفا، اس طرح پڑھے کہ سیدنا مُحمد پر پہنچے تو شہادت کی اُنگلی انگوٹھے کے ناخن کو ملا کر چوم کر آنکھوں سے لگائے رکھے۔ یہاں تک کہ درود شریف پورا پڑھ لے تب ہٹالے۔ اسی طرح ہر نماز کے بعد تین بار پڑھے۔ امراض چشم سے نجات ہو ہمیشہ ورد میں رکھے تو نابینائی سے محفوظ رہے۔ درودِ شفا، یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَآئِمًا اَبَدًا ط

مرض و تکلیف فوراً دور ہو

درود تاج تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً شفا ہو۔

بچوں کے امراض ــــــ سُوکھا، پسلی، جموگا، دُودھ نہ پینا

ان امراض میں آیۃ الکرسی شریف ۹ بار پڑھ کر بچے پر دم کرے اور پانی پر دم کر کے ایک دو قطرے بچے کو اور اس کی ماں کو پلائے۔ فوراً بچہ دودھ پیے۔ پسلی کے مرض میں تین روز اور جموگے میں سات روز، سوکھے میں گیارہ روز دم کرے اور دم کیا ہوا پانی بچے کو اور اس کی ماں کو پلائے اول آخر تین تین بار درودِ شفا، پڑھے۔

قے اور پیٹ کی دوسری بیماریاں

بچے بوڑھوں ہر کسی کو درود شفا، تین تین بار یا سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے اور مریض پر دم کرے فوراً شفاء ہو۔

نظرِ بد

نظرِ بد حق ہے اور مشہور ہے کہ نظر پتھر کو توڑ دیتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نظر انسان کو قبر میں اور جانور کو ہانڈی میں لے جاتی ہے یعنی نظر انسان اور جانور کو موت سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ اس کے لئے آیۃ الکرسی شریف ۱۱ بار پڑھ کر کلونجی پر دم کر کے کپڑے میں سی کر گلے میں ڈالے گائے، بھینس، بکری، گھوڑا، مرد، عورت، بچہ، بوڑھا ہر ایک نظرِ بد سے محفوظ رہے۔

رُوحانی امراض کا علاج

روحانی امراض مثلاً شوہر کی بدمزاجی و سخت گیری، ساس نندوں کی ایذا رسانی یا بیوی کی نافرمانی اور بہو کی بدزبانی۔ اولاد کی ماں باپ کے ساتھ نا اتفاقی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی، دوستوں کا روٹھ جانا، اپنوں کا دشمنی سے پیش آنا، افسران کا تعصب برتنا یہ سب رُوحانی صدمے ہیں جن کے لئے حدیث شریف میں فرمایا کہ بندے کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر اس کے گناہ کے سبب اور بہت تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیۃِ کریمۃ تلاوت فرمائی: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ۔

"جو تمہیں مصیبتیں پہنچیں وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔" (ترمذی)

لہٰذا جب انسان کو کوئی رُوحانی و جسمانی صدمہ پہنچے وہ اپنے عمل اور کیریکٹر کا جائزہ لے۔ پہلے اس خامی کو دور کرے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے، پھر تدارک کے لئے عمل کرے کہ جب ہر تکلیف گناہ کا بدلہ ہے اور گناہ چھوٹتا نہیں تو پھر علاج سے کیا حاصل۔ مریض کو پہلے مضر اشیاء غذا، پانی، ہوا جس سے بھی مرض

میں اضافہ کا اندیشہ ہو قریب نہ آنے دے پھر دوا کرے تو فائدہ جلد اور یقینی ہے۔

گھریلو زندگی میں یہ بھی خیال رکھئے کہ میرے چھوٹوں کو مجھ سے تکلیف اور بڑوں کو صدمہ نہ پہنچے اگرچہ وہ نافرمان اور ظالم ہوں۔ خود صبر کرے کہ اللہ تعالٰے صابروں کے ساتھ ہے۔ جو بڑا اپنے چھوٹوں کے قصور معاف کرنے کا عادی ہو وہ اُمید رکھے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے قصور معاف فرمادے گا۔ اگر وہ اپنے قصورواروں کو معاف نہیں کرتا تو خدا کے غضب سے ڈرے کہ اس کی پکڑ سخت ہے۔

بیوی شوہر کی خدمت کرتے وقت یہ خیال رکھے کہ مجھے تو خدا کی رضا درکار ہے اگر شوہر مجھے ایذا دیتا، میرے حقوق ادا نہیں کرتا تو یہ خدا تعالیٰ کا مجرم ہے۔ میں اس کا بدلہ اپنی ادا، اپنی زبان، اپنے عمل سے دے کر خود کیوں مجرم بنوں۔ میں تو خدا کی طرف سے اس کی خدمت پر مامور کی گئی ہوں۔ خدا تعالیٰ ہی سے اس کا اجر لینا ہے۔ ساس نندوں کے ساتھ اچھے سلوک سے بھی شوہر خوش ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ بعض لوگ اپنے ماں باپ کا خیال نہیں کرتے، ان کا حق ادا نہیں کرتے اس پر بھی وہ خدا کے مجرم ہیں۔ عورت کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کو خدا کی پکڑ اور سزا سے بچانے کے لئے سمجھائے، اپنے اور اس کے ماں باپ کے حقوق یاد دلائے ادائیگی کی طرف مائل کرے، اپنی محبت اور طرزِ عمل کا ثبوت اور خدا تعالیٰ کا واسطہ دیکر منوانے کی کوشش کرے، نہ مانے تو عملیات و تعویذات کی طرف توجہ دے کہ پھر یہ کام باعث ثواب ہوگا۔

یوں تو اس میں تمام اوراد و ظائف روحانی و جسمانی امراض کے علاج ہیں۔ انکی پابندی کرنے والا ہر شکایت سے محفوظ رہے گا۔ پھر بھی چند مخصوص اور آسان عمل تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ وقتِ ضرورت مرد، عورت یا بوڑھا اس پر عمل کرکے فائدہ حاصل کرسکے۔

دشمن کو دوست بنانے کا مجرب عمل

یہ دُعا، ۲۱ یوم قبل نمازِ فجر ۱۴۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے تین سانس میں تین گھونٹ خود پئے باقی پانی سب گھر والوں کو پلائے کہ سب آپس میں محبت سے رہیں اوّل آخر درود شریف تین تین بار (دُعا، یہ ہے)

اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ اَعْدَآئِیْ کَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ وَلَیِّنْھُمْ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ وَذَلِّلْھُمْ کَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَھِّرْھُمْ کَمَا قَھَّرْتَ اَبَا جَھْلٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ قٓ بِحَقِّ حٰمٓ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

نوٹ: اگر کسی دن فجر سے قبل نہ ہو سکے تو بعد نمازِ فجر قبل طلوع آفتاب پڑھے۔ پڑھتے وقت دشمن یا کسی اور کا نام لینے کی ضرورت نہیں صرف تصور کافی ہے۔

اگر شوہر کسی اور کی طرف مائل ہو

مذکورہ بالا دُعا، شوہر کے نام کے اعداد کے مطابق بعد نمازِ فجر پڑھے۔ اگر تعداد زیادہ ہو اور ایک دن میں نہ پڑھا جا سکے تو دو یا چار حصّے کر کے پڑھے۔ کچھ آج کچھ کل مگر ہر روز جتنا پڑھے اس کے اوّل و آخر درود شریف پڑھے اور پانی یا کسی میٹھی چیز یا نمک پر ہر روز دم کرتی جائے۔ وہ پانی یا شیرینی شوہر کو کھلائے۔ اگر نہ کھلا سکے تو

نمک بہتر ہے کہ ہانڈی میں ڈالا کرے۔ بیٹا، شوہر، ساس، نندیں بے حد محبت کریں۔

اگر بیوی نافرمان یا زبان دراز ہو تو یہ عمل کرے

سورۂ بقر: (الٓمٓ تا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ)

سات بار اور مندرجہ بالا دُعا، (یعنی اَللّٰھُمَّ سَخِّرۡلِیۡ الخ) ۴۱ بار سات یوم پڑھ کر پانی پر دم کرکے پانی تین سانس میں خود پئے اور چوتھا گھونٹ منہ میں لے کر اسی پانی میں لوٹ دے اور وہ پانی بیوی کو پلائے۔ اوّل و آخر درود شریف تین تین بار۔ خود پانی پیتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا نہ بھولے۔

یہی عمل دوستوں کی دشمنی ختم کرنے، افسران کے تعصب کو دور کرنے اور انکو مسخر کرنے کے لئے بھی مجرب ہے۔

نوٹ: جن کو کھانا پلانا ناممکن ہو اُن کا تصور کرکے پڑھے، جتنا تصور قوی ہوگا اتنی ہی جلد کامیابی ہوگی۔

اگر گاؤں یا محلّہ والے دشمن ہوں

سورۂ بقر دشمنوں کی تعداد کے مطابق رات کو تاریکی میں پڑھیں اور اتنی ہی بار نادِ علی پڑھیں۔ کوئی بھی دشمن غالب نہ آسکے، نہ نقصان پہنچا سکے۔

دُعاء قبول ہونے کے ذرائع

اوّل آخر درُود شریف

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر دُعاء کے اوّل آخر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود شریف بھیجے کہ درود خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے اور پروردگار کریم اس سے برتر کہ اوّل و آخر کو قبول فرمائے اور اوسط کو رد کرے۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دُعاء اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔ (بیہقی)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں اے عزیز دُعاء طائر ہے اور درود پر، طائر بے پر کیا اُڑ سکتا ہے۔ (احسنُ الدّعاء)

دُعاء میں حُسن پیدا کرو

حدیث: رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب میں حُسن پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھے انداز میں رزق عطا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ)

خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال کے تصوّر میں ڈوب کر دُعاء کرے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

اگر اس مُبارک تصوّر نے غلبہ کیا کہ زبان بند ہوگئی تو سُبحان اللہ، یہ خاموشی ہزار دُعاؤں سے زیادہ کام دے گی ورنہ اس قدر تو ضرور کہ مورثِ حیا وادب وخشوع وخضوع ہوگا کہ یہی روحِ دُعا ہے۔ دعاء بے اس کے تنِ بے جان اور تن بے جان سے اُمید جہالت۔ (احسنُ الدّعا)

دُعا میں شرم نہ کرو

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ دُعا میں تکبّر اور شرم سے بچئے۔ مثلاً تنہائی میں دُعا میں نہایت تضرع والحاح کر رہا ہے، اپنا منہ خوب گڑگڑانے کا بنا رہا ہے۔ اب کوئی آگیا تو اس حالت سے شرماکر موقوف کردیا۔ یہ سخت حماقت اور معاذ اللہ خدا تعالےٰ کی جناب میں تکبّر سے مشابہ ہے۔ اس کے حضور گڑگڑانا موجب ہزار عزت ہے، نہ کہ معاذ اللہ خلاف شان وشوکت۔ (احسنُ الدّعاء)

دُعا قبول نہ ہونے پر شکوہ کرنے والے

اکثر حضرات تلاوتِ قرآن پاک میں مصروف رہتے ہیں یا وقت کی تنگی کے سبب صرف یازدہ ورنہ پنجسورہ کی تلاوت ضرور کرتے اور ذکر و دعا میں مشغول رہتے ہیں پھر بھی دُعا نہ قبول ہونے کی شکایات بھی کرتے ہیں۔ اوّلاً تو یہ شکایت ہی بے جا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں یہ دُنیا کے کتے اس احکم الحاکمین کے در پر آتے ہی کب ہیں اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے۔ کل کا ہوتا آج ہو جائے ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیاؤ بے شرمو، ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار اپنے کچھ کام کو کہے اور تم ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے شرماؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں اور اگر کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا تو اصلاً محل شکایت نہ جانو گے کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانو کہ مالک علی الاطلاق عزّجلالہٗ کے کتنے حکم ٹالتے اور اپنی خواہش کو پورا کرانا چاہتے ہو کیسی بے حیائی ہے اور احمق پن۔

ان نافرمانیوں کے باوجود سر سے پاؤں تک ہر ہر رونگٹے میں صد ھزار نعمتیں،

بے حساب کرم و رحمتیں بے مانگے ملیں. اگر بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے. تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے. تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس دُعا نے رفع کی تو کیا جانے کہ اس دُعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے. قبول کی یہ تین صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی پچھلی سے اعلیٰ ہے. ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا. والعیاذ باللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ. اے خاکِ ذلیل، اے آب ناپاک، اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے اپنا پاک مقامی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں. لاکھ مرادیں اس فضل پر نثار، او بے صبر، ذرا بھیک مانگنا سیکھ. اس آستان رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب ملتا ہے بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے. یقین جان کہ اس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھرے گا. (احسنُ الدعاء)

دُعاء گو کو چاہیئے

اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو اور ہمیشہ کے لئے توبہ کرے حرام کمائی سے بچے، حرام غذا سے بچے. اگر کسی کا حق اس پر آتا ہو تو ادا کرے یا معاف کرالے. دشمنِ خدا و رسول سے دوستی نہ کرے کہ دشمن و بدگو کی دوستی بھی بارگاہِ الٰہی سے مقبولیت کا علاقہ منقطع کر دیتی ہے. اگرچہ خود تو بدگو نہیں، نہ کبھی توہین کی، نہ کبھی گستاخی، خدا اور رسول کا دل میں شبہ گزرا مگر ایسے لوگوں کی عزت کرنا، تعظیم سے پیش آنا اور انہیں پیر، امام، پیشوا، عالِم، عابد و زاہد جاننا ماننا، جنہوں نے گستاخیاں کیں اور کبھی توبہ نہ کی. یہ سب انہیں میں سے ہیں. ایسوں سے دوستی، ان سے محبت خدا و رسول کی بارگاہِ رفیع سے علاقہ مقبولیت کا منقطع کر دیتی ہے.

ضروری ہدایات

عام مسلمانوں خصوصاً عاملین کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے کے بعد ہر اوراد و وظائف کا اثر فوراً ظاہر ہوگا۔

(۱) مذہب اہلِ سنّت والجماعت پر قائم رہیں جس پر علمائے حرمین شریفین ہیں۔ خدا اور رسول کے دشمنوں کو اپنا دشمن اور مخالف جانیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو (معاذاللہ) دِل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ دین وایمان کی حفاظت اشد ضروری ہے۔ دین وایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑتا ہے۔ ان کی فکر سب سے زیادہ لازم ہے۔

(۲) نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ مردوں کو مسجد وجماعت کا التزام بھی واجب ہے۔ بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے۔ بے نماز وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً کھوئے بے نماز ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر بھی نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری ہی حرام قطعی ہے اور کوئی وسیلۂ رزق نماز کھو کر برکت نہیں لا سکتا۔

(۳) جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں ان کی ادائیگی ضروری ہے۔ سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں۔ زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں۔ کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمّہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ قضا نماز کی نیت یوں کریں کہ سب میں پہلی نماز فجر جو مجھ سے قضا ہوئی، اسی

طرح ظہر وغیرہ نیز ہر نماز میں نیت کریں۔ قضا میں فقط فرض اور وتر یعنی ہر دن اور رات کی ۲۰ رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

(۴) جتنے روزے بھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کرلئے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کرلی جائے اگلے قبول نہیں ہوتے۔

(۵) جو صاحبِ مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً حساب کرکے ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیا کریں۔ سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے۔

(۶) صاحبِ استطاعت پر حج بھی فرض ہے۔ اللہ عزوجل نے اس کی فرضیت بیان کرکے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ "اور جو کفر کرے تو اللہ جہان سے بے پرواہ ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تارکِ حج کو فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(۷) کذب، فحش، چغلی، غیبت، زنا، لواطت، ظلم، خیانت، ریا، تکبر اور ہر بُری خصلت سے بچیں۔

اعمال و وظائف میں ایک دو نہیں سینکڑوں کتابیں موجود ہیں۔ اور لوگ اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں نیز ہزاروں لوگ تلاوت قرآن مجید بھی کرتے ہیں پھر بھی اکثر ان میں وہ بھی ہیں جو دنیاوی تکلیفوں کی شکایات کرتے ہیں۔ ایسے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں:

(۱) اللہ و رسول کی محبت کا چراغ دل میں روشن ہو (۲) جو کچھ پڑھ رہا ہو اس کے فضائل و فوائد پر یقین محکم ہو (۳) پڑھنے والے کی زبان سے جو نکلے دل کی بھی وہی صدا ہو۔ جو ان باتوں پر عمل کرے گا اللہ و رسول کے وعدے سے اس کے لئے جنت ہے

بارہ۱۲ مہینے کے فضائل، نوافل و اشغال

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ الخ (ترجمہ) "بے شک مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں چار حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو (یعنی گناہوں سے بچو)"۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سال کے چار مہینوں کو اپنے لئے خاص فرما لیا اور باقی آٹھ مہینے اپنے بندوں کے لئے چھوڑ دیئے تاکہ ان آٹھ مہینوں میں خیر و شر کی جانچ کی جائے۔ گویا آٹھ مہینے امتحان کے لئے ہیں اور چار مہینے انعام و اکرام کے لئے کہ ان چار مہینوں میں مختصر عمل پر اجرِ عظیم عطا فرمایا جاتا ہے۔ وہ مبارک چار مہینے یہ ہیں: رجبُ المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام۔

سال کی اِبتدا و انتہا

ماہ محرم الحرام اسلامی سال کی ابتدا ہے اور ذی الحجہ سال کی انتہا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو آخر دن ذی الحجہ اور اول دن محرم الحرام کا روزہ رکھے وہ پورے سال کے روزے رکھنے والوں کے برابر ثواب پائے۔ چاہیئے کہ ذی الحجہ کی ۲۹ تاریخ کا روزہ رکھے، اگر ۲۹ کا چاند نہ ہو تو ۳۰ کو بھی روزہ رکھے پھر پہلی محرم الحرام کو۔

مُحرّمُ الحرام

یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مہینوں میں نیکی کا ثواب عظیم ہے مگر گناہ کا عذاب بھی اسی قدر ہے۔ مگر افسوس کہ اس مبارک مہینے میں ہر مسلمان بدعات، بد رسومات،

گناہ اور خرافات میں زیادہ مبتلا رہتے ہیں۔ شہر اور دیہات میں عورتوں کا سج بن کر گھروں سے نکلنا اور غیر محرموں کو دعوت نظارہ دینا اور خود غیر مردوں کو دیکھنا ہی معمولی گناہ نہیں، اس پر غضب یہ کہ دامن عصمت کی دھجیاں ہونا، غیر مسلموں سے اسلام کا مضحکہ اڑوانا۔ (والعیاذ باﷲِ)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ روافض کی اقتداء سے خود بچیں اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بچائیں۔ علم، تخت، تازیوں سے اہلِ سنت کو کوئی لگاؤ نہیں نہ دین میں اس کی کوئی اصلیت ہے، پھر باجہ وغیرہ تو یزیدی افعال ہیں۔ اور گناہ کبیرہ۔ ہاں نذر و نیاز کہ محمود و مقبول بارگاہ الٰہی ہے۔ خوب ایصالِ ثواب کریں، اپنے گھروں کے مردوں خصوصًا شہیدانِ کربلا و دیگر بزرگانِ دین کو کہ اس کا ثواب بہت ہے، اور جو ایصالِ ثواب کرے اس کو دس گنا اجر ملتا ہے۔

(اقبال احمد نوری)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے (صحیح مسلم)

عاشورہ محرم الحرام کی دسویں کو کہتے ہیں۔ اولیاء کرام فرماتے ہیں جو شخص عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف سورۂ انعام اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف سورۂ یٰسین شریف، اس کو ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

صفر المظفر

اکثر لوگ خصوصًا عورتیں ماہ صفر المظفر کو منحوس جانتی ہیں، کوئی نیا کام نہیں کرتیں اور انھیں میں کے کچھ جاہل آخری چہار شنبہ یعنی بدھ کو خوشی مناتے ہیں کہ حضور کو اس دن صحت ہوئی —— لیکن حقیقت یہ کہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

احادیث سے ثابت ہے کہ نہ یہ مہینہ منحوس ہے، نہ اس میں شادی کرنا منع، نہ مکان کی تعمیر کی ابتداء باعثِ تکلیف۔ صحیح یہ ہے کہ آخری چہارشنبہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں اضافہ ہوا تھا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رات کو عبادت میں گزاریں اور نوافل وتلاوتِ قرآن میں مصروف رہیں۔ (اقبال احمد نوری)

عاملین فرماتے ہیں کہ اس رات میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ــــ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کافرون پندرہ مرتبہ، ــــ دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ، ــــ تیسری رکعت میں سورۂ فلق پندرہ مرتبہ، ــــ اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس پندرہ مرتبہ پڑھیں پھر بعد سلام کے ــــ درود شریف ۷۰ مرتبہ، کلمۂ طیبہ ۷۰ مرتبہ، پھر درود شریف، صرف ۷ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور آل واصحاب کی ارواح کو بخشیں پھر اپنے لئے دُعا کریں جو حاجت ہو پوری ہو۔

ربیعُ الاوّل

یہ بڑا مُبارک مہینہ ہے۔ اس میں جتنی خوشی منائی جائے کم ہے۔ اگر میسّر ہو تو ہر روز غسل کریں، کپڑے بدلیں، عطر لگائیں، غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو ولادتِ سرکار کی خوشی منائیں اور خاص بارھویں شب کیا بلکہ پورے مہینے خوشی منائیں۔ ــــ رضائے الٰہی کے لئے وعظ، میلاد، نوافل وخیرات، تلاوت قرآن مجید میں پورا ماہ گزاریں تو کیوں نہ ان کی قبر پر تاقیامت رحمت کی بارش ہو۔

(اقبال احمد نوری)

ان ایام میں بکثرت درود شریف پڑھنا افضل ہے۔ یا درودِ جمعہ پڑھیں کہ اس

کا ثواب بے حد اور فوائد کثیر ہیں۔ (اعلیٰ حضرت)

ربیع الآخر

یہ مہینہ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے۔ اس ماہ کی ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱ ——— تاریخوں میں سے کسی شب کو صلوٰۃ غوثیہ پڑھے، اسی شب اس کی حاجت پوری ہو۔

ترکیبِ صلوٰۃِ غوثیہ

بعد نماز مغرب دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سلام کے بعد سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ گیارہ بار، پھر گیارہ بار حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

جمادی الاوّل ——— جمادی الآخر

ان دونوں مہینوں کی شروع تاریخوں میں جو عمل بھی عامل بننے کے لئے کیا جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ عمل ضرور کامیاب ہو اور عامل کے عملیات زود اثر ہوں۔

رَجَبُ المُرَجَّب

یہ برکت کا مہینہ ہے، اس کی ۲۷ ویں شب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور اسی موقع پر نماز فرض ہوئی۔ لہٰذا اس شب یا پہلی نصف شب کو قضاء عمری ادا کرنے اور نوافل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ اس ماہ کے ایک روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کا ثواب ہے۔ ۲۷، رجب کو روزہ رکھیں۔ سراج السالکین میں ہے کہ جو کوئی پہلی، ۷، ۲۷ ویں شب کو سورۂ طٰہٰ، الٓمٓ تنزیل اور یٰسین پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے آزاد کرے گا۔

شَعبَانُ المعظّم

رجب المرجب اللہ کا مہینہ ہے اور حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ شعبان میرا مہینہ ہے، جس نے اس کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا۔ جو اس ماہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد، ۷ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو، ۷۰ برس کی عبادت کا ثواب پائے۔ اس ماہ میں ایک رات شب براءۃ کے نام سے موسوم ہے جن مردوں، عورتوں کے ذمہ بالغ ہونے سے آج تک کی کوئی نماز نہیں ان کے لئے نوافل کی کثرت باعثِ قرب الٰہی ہے۔ اس رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی راتوں کی عبادت کے برابر ہے۔ اس شب بزرگوں کی قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرے کہ اس کے مُردے بخش دیئے جائیں گے اور بزرگوں سے فیض حاصل ہوگا۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس تاریخ کو ماں، باپ، دوست احباب، زن و شوہر ایک دوسرے سے اس کے حقوق کی معافی چاہے اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھے کہ اس کا بڑا اجر ہے۔ آتش بازی حرام ہے۔ اس سے سب بچیں۔

رمضانُ المبارک

یہ مہینہ جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ رجب المرجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبانُ المعظم میرا اور رمضان المبارک میری امت کا ہے کہ اس میں صرف فرض کی ادائیگی یعنی نماز پنجگانہ اور روزہ، زکوٰۃ دینا، ساتھ ہی تراویح کا پڑھنا ہر روز ایک ماہ کی عبادت و ریاضت کا ثواب اور اس پر گناہ سے بچنا ہر روز جہاد کا ثواب، اب اس کا دس گنا کر لو. گویا یہ مہینہ ایسا ہے جیسے کسان کھیتی کاٹ کر فصل بھر آرام سے بیٹھ کر کھاتا ہے، اسی طرح یہ مہینہ مسلمان کی کمائی کا ہے کہ اس ماہ کی کمائی سال بھر کام آنے والی ہے۔

شوّالُ المکرّم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عیدُ الفطر کے ۶ روزے اور رکھتے تو رمضان کے ۳۰ اور ۶، یہ تو ۳۶ ہوئے اب اس کا دس گنا کرو یعنی ۳۶۰ ہوئے گویا پورے سال کے روزوں کا اور سال بھر شب بیداری کا اور سال بھر جہاد کا اور سال بھر کی عبادت کا ثواب پائے

ذی قعدہ

یہ اللہ کا مہینہ ہے. اس میں فرائض کے علاوہ نوافل، خیر و خیرات، یتیموں، فقیروں و مسکینوں کو کھانا کھلانا، خصوصاً دینی طلباء کو نئے کپڑے بنانا، عزت و احترام کے ساتھ کھانا کھلانا، فصل کی چیزیں اس موقع پر جو بھی موجود ہوں اسی طرح تواضع کے ساتھ پیش کرنا جس طرح ملک کے عہدے داروں کی دعوت کی جاتی ہے تو اللہ ربُّ العزت تم کو بھی وہی چیز اسی عزت و احترام کے ساتھ کھلائے گا اور کبھی تمہار عزت اور دولت میں کمی نہ ہوگی اور دینی طالب علم حضرات کی خاطر تواضع کا اجر اللہ ربُّ العزت آخرت میں سات گنا دیگا کہ وہی جگہ کام آنے کی ہے یعنی آخرت۔

ذی الحجّہ

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت خدا کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے یعنی صاحبِ نصاب، وہ قربانی کریں اور جن کے پاس اتنی رقم ہے کہ حج کر سکتے ہیں تو وہ حج کا فریضہ پورا کریں۔
اگر وہ اس دولت سے حج نہ کریں تو وہ دولت ایسے لوگوں کی غربت و مفلسی کا سبب بھی بن سکتی ہے کہ اللہ رب العالمین نے دولت لوگوں کو اسی لئے دی ہے کہ اسی کے نام اور اس کے دین پر اور اللہ تعالیٰ کے راستے پر صرف کی جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ماہِ ذی الحجہ کی آخری شب میں زیادہ نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ:

پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف، سورۂ اخلاص ۳ مرتبہ،
دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف، سورۂ ناس ۳ مرتبہ،
تو ۳۶۰ قرآن کا ثواب پائے۔

تمت بالخیر

قرآنی سورتوں اور درود و دعا کے پیش نظر اس کتاب کی بار بار تصحیح کی گئی ہے۔

حضراتِ مصححین :۔ مفتی محمد اعجاز شاداب شریف نگری، مولانا خالد صاحب بستوی۔
مولانا محمد ادریس رحمانی۔ مولانا حامد دہلوی

کاتب حضرات : مولانا محمد یوسف علیم آبادی دہلی، حافظ ساجد حسن بجنوری، حافظ فرحت علی سہوانی